ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

جولائی 2020ء



”اور حج اور عمرہ کو اللہ (کی رضا) کے لئے پورا کرو۔ پھر اگر تم (کسی سبب سے حج اور عمرہ سے) روکے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے (ذبح کرو)۔ ...“

(سورۃ الحج 197:22)



عید الاضحیٰ پر قربانی کی اصل روح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”پس ہمیشہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اصل چیز تقویٰ ہے اور تقویٰ کی روح سے کی گئی قربانی خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور اس ظاہری قربانی میں دل میں تقویٰ رکھنے والے کا یہ اظہار ہے اور ہونا چاہیے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہوں اور جس طرح یہ جانور جو انسانوں کے مقابلے میں بہت معمولی چیز ہیں اس لیے ان کی قربانی دی جا رہی ہے، ایک ادنیٰ چیز کو اعلیٰ کے لیے قربان کیا جا رہا ہے اسی طرح میں بھی اس قربانی سے سبق لیتے ہوئے اپنے سے اعلیٰ چیز کے لیے، اعلیٰ مقاصد کے لیے ہر قربانی کرنے کے لیے تیار رہوں گا۔“

(خطبہ عید الاضحیٰ فرمودہ 12اگست 2019ء)



ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جولائی 2020ء جلد نمبر 49 شمارہ 6

فہرست مضامین

★ قرآن مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
★ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احباب جماعت کے نام پیغام	10
★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالفطر کا خلاصہ	11
★ دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے ازشعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا	13
★ حج بیت اللہ اور عیدالاضحیہ ازمکرم محمد محمود طاہر صاحب	14
★ کورونا کی وبا سے جڑے طبی، معاشرتی اور معاشی مسائل کے بارہ میں ماہرین کے ساتھ ایک نشست	16
★ کورونا وائرس کے مختلف ٹیسٹ: ایک اجمالی تعارف ازمکرم پروفیسر ڈاکٹر امّ الرزاق کارمائیکل صاحبہ	20
★ کورونا وائرس کی بیماری۔ مستند معلومات اور مفید احتیاطی تدابیر ازمکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب	21
★ نماز میں خشوع خضوع اور لذت پیدا کرنا بھی خدا کا ہی کام ہے ازشعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا	23
★ سائنس کی اساس قرآن کریم ہے ازمکرم قاضی محمد حارث صاحب	24
★ کورونا وائرس اور والدہ کی خدمت کے ایمان افروز نظارے ازمکرم مولانا وسیم احمد ظفر صاحب	26
★ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک فدائی، شفیق اور محنتی خادم سلسلہ مکرم منصور مظفر صاحب وفات پاگئے ازہدایت اللہ ہادیؔ	27
★ جماعت احمدیہ ہنڈورس کا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ 6-7 مارچ 2020ء ازمکرم ظاہر احمد صاحب	30
★ جماعت احمدیہ وان کا نیا نماز سینٹر Klienburg ازمکرم محمد زبیر منگلا صاحب	37
★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	41
★ تصاویر	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca



قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَكُمۡ حَتّٰى يَبۡلُغَ الۡهَدۡىُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنۡ كَانَ مِنۡكُمۡ مَّرِيۡضًا اَوۡ بِهٖۤ اَذًى مِّنۡ رَّاۡسِهٖ فَفِدۡيَةٌ مِّنۡ صِيَامٍ اَوۡ صَدَقَةٍ اَوۡ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ۪ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَةِ اِلَى الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَيۡسَرَ مِنَ الۡهَدۡىِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنۡ لَّمۡ يَكُنۡ اَهۡلُهٗ حَاضِرِى الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ o

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۫ وَاتَّقُوۡنِ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ o

(سورۃ البقرۃ 2: 197-198)

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کر دو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آ جاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کر دے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقوی اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقوی ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔



حدیث النبی ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِىۡ حَجَّةِ الۡوَدَاعِ، يَا اَيُّهَاالنَّاسُ! اَىُّ يَوۡمٍ هٰذَا؟ قَالُوۡا: هٰذَا يَوۡمٌ حَرَامٌ. قَالَ اَىُّ بَلَدٍهٰذَا؟ قَالُوۡابَلَدٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَاَىُّ شَهۡرٍ هٰذَا؟ قَالُوۡا شَهۡرٌ حَرَامٌ. قَالَ: اِنَّ اَمۡوَالَكُمۡ وَدِمَائَكُمۡ وَاَعۡرَاضَكُمۡ عَلَيۡكُمۡ حَرَامٌ كَحُرۡمَةِ يَوۡمِكُمۡ هٰذَا فِىۡ بَلَدِكُمۡ هٰذَا فِىۡ شَهۡرِكُمۡ هٰذَا ثُمَّ اَعَادَهَا مِرَارًاثُمَّ رَفَعَ رَاۡسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلۡ بَلَّغۡتُ مِرَارًا قَالَ: يَقُوۡلُ ابۡنِ عَبَّاسٍ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَوَصِيَّةٌ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا فَلۡيُبَلِّغِ الشَّاهِدُالۡغَائِبَ، لَا تَرۡجِعُوۡا بَعۡدِىۡ كُفَّارًا يَضۡرِبُ بَعۡضُكُمۡ رِقَابَ بَعۡضٍ.

(مسند احمد۔ جلد اول، صفحہ 230)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے۔ اس سوال کے جواب کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سنو تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ حضورؐ نے ھل بلغت کے الفاظ کئی بار دوہرائے۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خون ریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔



حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے

جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرا آستانہ کا پتھر★ ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں۔ اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اُس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کا آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔ اور اُس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے۔ اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا۔ اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے۔ بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر سجدہ زمین کے لئے نہیں۔ ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 100-101)

★ حاشیہ۔ خدا کا آستانہ مصدر فیوض ہے یعنی اُسی کے آستانہ سے ہر ایک فیض ملتا ہے۔ پس اسی کے لئے معبّرین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی خواب میں حجر اسود کو بوسہ دے تو علوم روحانیہ اُس کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حجر اسود سے مراد منبع علم و فیض ہے۔ منہ



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم مئی 2020ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم مئی 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اِس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گذشتہ دنوں وفات ہوئی۔ اِن میں سے ہر ایک مختلف پیشے سے منسلک تھا۔ مصروفیات اور تعلیمی معیار مختلف تھے لیکن ایک چیز مشترک تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہدِ بیعت کو نبھانے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے، حقوق العباد کا حق ادا کرنے والے تھے۔ اِن کے واقعات سن کر یہ یقین پیدا ہوتا ہے کہ اِس زمانے میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جڑ کر ہی بندے اور خدا کے درمیان حقیقی تعلق پیدا کرنے کا سلیقہ آ سکتا ہے۔

جن مرحومین کا ذکر میں نے کرنا ہے ان میں سے ایک ہمارے مبلغ سلسلہ ذوالفقار احمد دامانک صاحب ریجنل مبلغ انڈونیشیا ہیں۔ آپ 21 اپریل 2020ء کو 42 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحوم 24 مئی 1978ء کو نارتھ سماٹرا میں پیدا ہوئے۔ مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1944ء میں ان کے دادا کے ذریعے ہوا۔ ذوالفقار صاحب نے 1997ء سے 2002ء تک جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں تعلیم حاصل کی۔ پسماندگان میں ان کی اہلیہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اور ان کے چار بچے ہیں۔ مرحوم نہایت کامیاب اور محنتی مبلغ تھے۔ ہر ایک سے نرمی سے بات کرتے اور سب کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے۔ موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مبلغین میں شامل تھے جنہیں کثیر تعداد میں بیعتیں کروانے کی سعادت ملی۔ اس وجہ سے آپ کو جماعتی انتظام کے تحت 2018ء میں یہاں جلسے پر آنے کا بھی موقع ملا۔ گم شدہ مبائعین سے رابطے بحال کرنے کے سلسلے میں اِن کو کشتی کے ذریعے چھوٹے چھوٹے جزیروں میں جانا پڑتا تھا۔ مریض ہونے کے باوجود ہمت کرتے اور کہتے میرے اندر جب تک خدمت کی طاقت ہے میں آخری دم تک خدمت کرتا رہوں گا۔ ڈائلیسز (Dialysis) کی وجہ سے ہسپتال میں زیرِ علاج تھے۔ اس حالت میں ایک لوکل اجلاس میں شامل ہوئے کسی خادم نے پوچھا کہ اتنی تکلیف کیوں اٹھائی تو آپ نے یہی جواب دیا کہ اگرچہ میں بیمار ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ میں ہمیشہ خدمتِ دین کے کاموں میں مصروف رہوں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ہے وہ واقفِ زندگی کا جذبہ جو ہر ایک واقفِ زندگی میں ہونا چاہئے۔

مرحوم میں تبلیغی امور سرانجام دینے کا ایک خاص جذبہ تھا۔ داعیان اور لوکل مبلغین کے انتظامات خوش اسلوبی اور مہارت سے سرانجام دیتے۔ انہوں نے اپنے عہدِ بیعت اور وقف کے عہد کو خوبصورتی سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے ان کی اہلیہ اور بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خود ان کا کفیل بھی ہو۔

دوسرے مرحوم جن کا میں نے ذکر کرنا ہے وہ اسلام آباد پاکستان کے ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب ہیں جو کورونا وائرس کے سبب 18 اپریل 2020ء کو وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ سب بچے شادی شدہ اور اپنے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ مرحوم کے ددھیال اور ننھیال سب صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا شجرہ نسب حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ سے ملتا ہے۔ آپ کے دادا حضرت پیر مظہر الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نانا حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اکابر صحابہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

حضرت پیر مظہر الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدرسہ احمدیہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلاس فیلو ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ ڈاکٹر صاحب 1947ء میں تقسیمِ ہند کے وقت تقریباً ایک سال کی عمر میں اپنے خاندان کے ہمراہ قادیان سے ہجرت کر کے پہلے لاہور اور پھر میلسی ضلع وہاڑی میں آباد ہوئے۔ 1970ء میں نشتر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا اور چند سال بعد اسلام آباد چلے گئے جہاں سرکاری ہسپتال پولی کلینک میں ملازمت اختیار کی۔ کافی عرصہ خدمت کے بعد دو تین سال کے لئے ایران چلے گئے تھے اور اب گذشتہ پچیس تیس سال سے اسلام آباد میں بڑی کامیابی سے اپنا کلینک چلا رہے تھے۔ غریبوں کی بڑی خدمت کرتے تھے۔

امیر صاحب اسلام آباد لکھتے ہیں کہ مرحوم گزشتہ بارہ سال سے جماعت احمدیہ اسلام آباد میں قاضی کے منصب پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ کے فیصلے ہمیشہ قرآن و سنت کی روشنی میں ہوا کرتے تھے۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، پیار کرنے والے شفیق اور غریب پرور، ہردل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔ مخلوقِ خدا کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ جماعت کے غربا اور باقی نادار مریضوں کے لئے آپ کا کلینک ہمیشہ کھلا رہتا۔ بڑے نافع الناس وجود تھے۔ نوجوانی میں ڈاکٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد جب اپنے دادا حضرت پیر مظہر الحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نصیحت فرمائی کہ اپنے مریضوں کو دوا دینے کے علاوہ ان کے لئے دعا بھی کرنا۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ مجھے ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کئے ہوئے پچاس سال ہوئے ہیں اور میں پچاس سال سے اپنے دادا کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے مریضوں کا نہ صرف سستا علاج کرتا ہوں بلکہ ان کے لئے بلا ناغہ ہر روز دو نفل نماز پڑھتا اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ ہے وہ طریق جو ہمارے ہر ڈاکٹر، ہر طبیب کو اپنانا چاہئے۔ صرف اپنے پیشے میں مہارت پر ہی اعتماد نہ

رکھیں۔صرف دوائیوں پر ہی یقین نہ ہو بلکہ مریض کے ساتھ خوش اخلاقی سے بھی پیش آئیں۔ان کے لئے دعا بھی ضرور کریں۔

مرحوم کی اہلیہ عظمیٰ نقی صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔جلسہ سالانہ پر غیراز جماعت احباب کو خصوصاً گھر پر مدعو کرتے اور پرتکلف کھانوں سے ان کی تواضع کرتے۔آپ نے بہت سی بیعتیں بھی کروائیں اور بہت سے لوگوں کو احمدیت کی صداقت کے متعلق قائل بھی کیا۔زندہ خدا سے بہت گہرا تعلق تھا۔

مرحوم بے حد دعا گو تھے۔شادی بیاہ اور دیگر مواقع پر ہونے والی بدرسومات اور بدعات کے سخت خلاف تھے۔قرآن کریم کا گہرا عِلم رکھتے ، اکثر لمبی لمبی آیات زبانی یاد تھیں۔حضورِانور نے کئی احباب کے بیان کردہ واقعات پیش فرمائے جن سے عِلم ہوتا ہے کہ زندہ وقائم خدا مرحوم کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا تھا۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

اگلا ذکر مکرم غلام مصطفیٰ صاحب آف لندن حال ٹلفورڈ کا تھا۔ آپ25اپریل2020ءکو69برس کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. ۔مرحوم دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں رضا کارکارکن تھے۔

مرحوم نے 1986ء میں لندن آنے کے بعد وقف کی درخواست دی لیکن چونکہ تعلیم واجبی تھی اس لئے وقف تو منظور نہ ہوا لیکن ہمیشہ ایک واقفِ زندگی کی طرح کام کرتے رہے۔ابتدا میں خالی ہاتھ تھے لیکن پھر خدا نے برکت ڈالی اور وسیع کاروبار کے مالک بن گئے لیکن وقف کی روح ایسی تھی کہ اگر کاروبار کے سلسلے میں کہیں ملک سے باہر جانا ہوتا یا ویسے ہی لمبی چھٹی چاہئے ہوتی تو باقاعدہ رخصت لیتے تھے۔غرض واقفِ زندگی نہ ہوتے ہوئے بھی بڑی وفا کے ساتھ انہوں نے اللہ سے کیا ہوا اپنا عہد نبھایا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

اِن کی اہلیہ محمودہ مصطفیٰ صاحبہ لکھتی ہیں کہ مرحوم کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا تھا۔بے شمار اوصاف کے مالک ،ایک مخلص شوہر، باپ، بھائی اور دوست تھے۔دوراندیش اور بےلوث خدمت کرنے والے، بہادر، نڈر انسان تھے۔خلافت پر مرمٹنے والے تھے۔کہتے تھے کہ میں نے پاکستان میں بیعت کرنے کے بعد اپنے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں نے ہمیشہ خلافت کے نزدیک رہنا ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ اس وقت اِن کے پاس وسائل نہیں تھے لیکن انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ وعدہ پورا کیا۔مالی قربانی میں بھی بہت بڑھے ہوئے تھے۔اپنی ذات پر کنجوسی کی حد تک کم خرچ کرتے لیکن دوسروں پر خرچ کرنے سے پہلے کبھی سوچتے بھی نہیں تھے۔مختلف طریقوں سے اپنے رشتے داروں اور بہن بھائیوں کی مدد کرتے رہتے۔ہمیشہ اس کوشش میں رہتے کہ کہیں سے خلیفۃ المسیح کا تبرک مل جائے۔پھر تبرک کو لوگوں میں بھی تقسیم کرتے اور جلسے کے مہمانوں کے لئے بھی محفوظ رکھتے تا کہ انہیں بھی اس میں سے حصہ دے سکیں۔مہمان نوازی کی صفت بھی بہت بڑھی ہوئی تھی جلسے کے مہمانوں کی بھرپور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔

آخری علالت کے دوران کورونا وائرس کی شدت کو بڑی ہمت کے ساتھ برداشت کیا۔نہایت پختہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔تکلیف جب انتہائی بڑھ جاتی تو گھر والے کہتے کہ خلیفہ وقت کا پیغام ہے کہ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔جب ان کو یہ پیغام ملتا تو اچانک مطمئن ہو جاتے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِانور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے فرمایا کہ یہ لوگ شہداء میں شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔جس طرح انہوں نے خدا تعالیٰ اور اس کے دین کے ساتھ وفا کی اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر اِن سے پیار کا سلوک فرمائے۔اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو بھی اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ان کی نیکیاں اپنانے اور جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 08 مئی 2020ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 08 مئی 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج میں ایک بدری صحابی حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو سعد بن زید سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں آپؓ غلام بنا کر مکے میں بیچ دیئے گئے تھے۔ اولین اسلام قبول کرنے والوں میں آپؓ کا چھٹا نمبر تھا۔اولین اسلام قبول کرنے والوں کو کفارِ مکہ نے شدید ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔ اِن لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہنا کر سورج کی شدید دھوپ میں جھلسایا گیا۔کفار نے اِن کی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ اِن کی پیٹھ سے گوشت جاتا رہا لیکن دیگر اصحاب کی طرح حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کسی صورت اسلام سے انکار نہ کیا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام سے قبل حضرت خبابؓ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت میں سختی کا مادہ زیادہ تو تھا ہی مگر اسلام کی عداوت نے اسے اور بھی زیادہ کر دیا تھا۔وہ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے کہ غریب اور کم زور مسلمانوں کو تکالیف دے کر اسلام سے پھیر سکیں۔جب تمام تکالیف کے باوجود اِن ناتواں مسلمانوں کے پایہ ثبات میں لغزش نہ آئی تو عمر کو خیال گذرا کہ کیوں نہ اسلام کے بانی کا ہی خاتمہ کر دیا جائے۔اس خیال کے تابع تلوار تھامے آنحضرت ﷺ کی تلاش میں گھر سے نکلے۔راستے میں کسی نے پوچھا کہ عمر! کہاں جاتے ہو تو جواب دیا کہ محمد(ﷺ) کا کام تمام کرنے جا رہا ہوں۔اس نے کہا کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید مسلمان ہو چکے ہیں۔حضرت عمر نے فوراً اپنی بہن کے گھر کا رخ کیا۔ گھر کے نزدیک پہنچے تو حضرت خبابؓ کی خوش الحانی سے تلاوت کی آواز سنائی دی جس سے ان کا غصہ دوچند ہو گیا۔تیزی سے گھر میں داخل ہوئے لیکن آہٹ سن کر ان کی بہن نے قرآنی اوراق فوراً چھپا دیئے۔عمرؓ اندر داخل ہوئے اور للکار کر کہا کہ سنا ہے تم اپنے دین سے پھر گئے ہو اور یہ کہہ کر اپنے بہنوئی سے لپٹ گئے۔آپ کی بہن فاطمہ درمیان میں آئیں تو وہ بھی زخمی ہوئیں لیکن انہوں نے نہایت دلیری سے کہا کہ ہاں! ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور تم سے اب جو ہو سکتا ہے کر لو۔بہن کی بات سن کر عمر نے ان کی طرف دیکھا جو زخمی ہو چکی تھیں۔کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد عمر نے کہا کہ اچھا مجھے وہ کلام تو دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔پہلے تو فاطمہ نے اس خیال سے کہ عمر اوراقِ قرآنی کو ضائع نہ کر دیں انکار کیا۔لیکن عمر کے اصرار پر کہا کہ تم نجس ہو اور قرآن کو پاکیزگی کی حالت میں ہاتھ لگانا چاہئے پس پہلے تم غسل کر لو۔غسل کے بعد عمر نے قرآنی اوراق دیکھے تو یہ سورۃ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں۔انہوں نے مرعوب دل کے ساتھ انہیں پڑھنا شروع کیا ہر ہر لفظ دل پر اثر کرتا گیا اور عمر کی سوئی ہوئی فطرت بیدار ہو گئی۔آپ نے کہا کہ یہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے۔یہ الفاظ سن کر خبابؓ نے خدا کا شکر کیا اور بتایا کہ یہ سب رسول اللہ ﷺ کی دعا کا نتیجہ ہے کیونکہ ابھی کل ہی آپؐ یہ دعا کر رہے تھے کہ عمر بن الخطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل میں سے کوئی ایک ضرور اسلام کو عطا کر دے۔عمر

وہاں سے سیدھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دارِ ارقم پہنچے جہاں کا پتا آپ کو خبابؓ نے بتایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے آپ سے فرمایا کہ عمر کس ارادے سے آئے ہو۔ واللہ! میں دیکھتا ہوں کہ تم خدا کے عذاب کے لئے نہیں بنائے گئے۔ اس کے بعد عمر نے اسلام قبول کرلیا۔

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دفعہ اپنی تکالیف کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے وہ لوگ گذرے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص کے لئے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں اسے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس شخص کے دو ٹکڑے کردیئے جاتے۔ لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت ہڈیوں سے نوچ کر الگ کردیا جاتا لیکن یہ بات اس کو دین سے نہ روک سکتی تھی۔ پھر آپؐ نے اپنے مشن کی کامیابی نیز آئندہ آنے والی آسانیوں کا نقشہ کھینچ کر ان اصحاب کو تسلی دی اور صبر کی تلقین فرمائی۔

حضرت خبابؓ سے مروی ہے کہ ان کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمہ تھا جس کا آپ نے تقاضا کیا تو عاص بن وائل نے کہا کہ وہ قرض تب تک ادا نہیں کرے گا جب تک خباب محمد (ﷺ) کا انکار نہ کریں۔ خبابؓ نے فرمایا کہ اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوسکتی خواہ وہ مرکر پھر زندہ ہی کیوں نہ ہوجائے۔ عاص بن وائل نے خباب کی بات کا تمسخر کرتے ہوئے کہا کہ جب میں مرکر پھر اپنے مال اور اولاد کے پاس آؤں گا تب تیرا قرض ادا کردوں گا۔ اِس پر سورہ مریم کی آیات 78 تا 81 نازل ہوئیں جن میں ایسا قول کہنے والوں کے لئے عذاب کی وعید ہے۔

حضرت خبابؓ لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ اِن سے بہت الفت رکھتے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے۔ ان کی مالکہ کو علم ہوا تو اس بدبخت عورت نے آپؓ کے سر پر گرم گرم لوہا رکھ کر انہیں اذیت دینا شروع کردی۔ جب یہ بات آپ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے دعا کی جس کے نتیجے میں اس عورت کے سر میں ایسی بیماری ہوئی کہ اسے سر پر داغ لگوانے پڑے چنانچہ وہ حضرت خبابؓ سے ہی اپنے سر پر گرم لوہا لگواتی تھی۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خبابؓ کو پہنچنے والے مصائب کے متعلق ان سے پوچھا۔ کفارِ مکہ کی ایذارسانیوں کو یاد کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ ایک دفعہ لوگوں نے آگ جلائی اور اس آگ میں مجھے ڈال دیا۔ ایک شخص میرے سینے پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوگیا۔ پس میری کمر تھی کہ جس نے اس آگ کو ٹھنڈا کیا۔ جب آپؓ نے کمر سے کپڑا اٹھایا تو وہ برص کی طرح سفید تھی۔

حضورِانور نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض اقتباس پیش فرمائے جن میں حضرت خبابؓ کی اِن تکالیف کا درد بھرا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ خبابؓ کی کمر ننگی ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ پیٹھ کا چمڑا انسانوں جیسا نہیں بلکہ جانوروں جیسا ہے تو وہ گھبرا گئے۔ جب خبابؓ سے دریافت کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ یہ یادگار ہے اس وقت کی جب ہم نومسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے۔

جب اسلام کی ترقی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اِن قربانیوں کا صلہ کس طرح دیا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ اپنے عہدِ خلافت میں حضرت عمرؓ مکہ تشریف لائے تو شہر کے بڑے بڑے رسا ان سے ملنے کے لئے آئے۔ ان کا خیال تھا کہ اب وہ اپنی گم شدہ عزت کو دوبارہ حاصل کرسکیں گے۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت بلالؓ آگئے اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے اول الایمان غلام آتے چلے گئے۔ یہ سب وہ لوگ تھے جو اِن رؤسا یا ان کے آباء کے غلام رہ چکے تھے۔ حضرت عمرؓ نے پرانے ایمان لانے والے ہر غلام کی آمد پر ان کا استقبال کیا، اپنے قریب جگہ دی اور ان رؤسا کو پیچھے ہٹاتے گئے۔ یہاں تک کہ وہ جوتیوں تک جا پہنچے اس بات سے ان کے دل کو سخت چوٹ لگی۔ وہ سب رؤسا کمرے سے باہر نکل آئے اور آپس میں شکوہ کرنے لگے ان ہی میں سے ایک نوجوان نے کہا کہ اگر تم سوچو تو یہ ہمارے باپ دادا کا قصور تھا جس کی آج ہمیں سزا ملی۔ خدا نے جب اپنا رسول مبعوث فرمایا تو ہمارے باپ دادا نے اس کی مخالفت کی اور ان غلاموں نے اس کو قبول کیا اور ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں۔

یہ نوجوان رؤسا حضرت عمرؓ کے پاس دوبارہ آئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا معاف کرنا کہ میں مجبور تھا یہ لوگ شاید تمہارے غلام ہوں گے لیکن یہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں معزز لوگ تھے۔ ان نوجوان رؤسا نے کہا ہم جانتے ہیں یہ ہمارا ہی قصور تھا اور پھر انہوں نے اس کے کفارے کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور شمال کی طرف اشارہ کردیا جہاں اسلامی افواج جنگوں میں مشغول تھیں۔ چنانچہ وہ رئیس زادے وہاں سے اٹھے اور جنگوں میں شامل ہونے کے لئے چل پڑے اور ان میں سے ایک بھی زندہ واپس نہیں آیا یوں انہوں نے اپنے خاندانوں کے نام پر سے داغِ ذلت مٹادیا۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد آنحضور ﷺ نے حضرت خبابؓ کی مؤاخات آزاد کردہ غلام حضرت تمیمؓ کے ساتھ قائم فرمائی۔ آپؓ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ حضرت خبابؓ طویل اور شدید علالت میں مبتلا رہے اور 37 ہجری میں 73 برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنگِ صفین سے واپس لوٹے تو حضرت خبابؓ کی قبر پر دعا کی کہ اللہ! خباب پر رحم فرمائے وہ اپنی خوشی سے اسلام لائے اور ایک مجاہد کی سی زندگی گذاری۔ جسمانی طور پر وہ آزمائے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

خلاصہ خطبہ فرمودہ 22 مئی 2020ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 مئی 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو ان سب احمدیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے گرنے اور چوٹ لگنے پر بڑے غیر معمولی جذبات کا اظہار کیا اور بڑی تڑپ سے دعائیں کیں۔ اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی خاطر آپس کی محبت اور بالخصوص خلیفۂ وقت سے اخلاص و وفا کی یہ مثال صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں ہی ملتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ جملہ مجھے بہت اچھا لگتا ہے کہ خلیفۂ وقت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ یہ دوطرفہ محبت خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔ آپ لوگوں کی دعاؤں ہی کی قبولیت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زخم غیر معمولی طور پر جلد مندمل ہوگئے یہ امر ڈاکٹرز کے لئے بھی حیران کن ہے۔ اِس چوٹ کی وجہ سے مجھے سریانی نسخے کے مطابق تیار کردہ مرہم عیسیٰ اور ہومیوپیتھک کریم کینڈولا (Calendula) لگانے کا اتفاق ہوا۔ اصل فضل تو خدا تعالیٰ کا ہے وہی شافی ہے، لیکن ان ادویات کا اس لئے ذکر کردیا کہ بعض دفعہ ضرورت پڑ جاتی ہے تو دوسروں کو بھی فائدہ ہوجائے۔

اب یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوٹ کے بد اثرات جلد دور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی اصل طاقت ہے جو دعاؤں سے ملتا

ہے۔ کچھ عرصہ ہوا میرے کندھے اور بازوں میں شدید درد تھا، ہاتھ اٹھانا مشکل تھا۔ تب بھی خدا تعالیٰ نے دعاؤں کے طفیل چند دنوں میں آرام عطا فرمایا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جو ہمیں ہر وقت مانگنا چاہئے اور اس کے آگے جھکنا چاہئے۔

آج کل لاک ڈاؤن کی وجہ سے جو حالات ہیں اس سبب سے احبابِ جماعت کو اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی خاص توجہ پیدا ہوئی ہے۔ گھروں میں باجماعت نماز، درسوں وغیرہ کا اہتمام ہو رہا ہے۔ پھر اسی دوران رمضان بھی آ گیا جس میں لوگوں کو عبادات کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ اب لاک ڈاؤن میں ہونے والی نرمی سے متعلق یاد رکھیں کہ مختلف حکومتوں نے اِن پابندیوں میں نرمی کے ساتھ جو شرائط لگائی ہیں اس پر ہر احمدی کو کاربند ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لاک ڈاؤن میں نرمی یا رمضان کے ختم ہوجانے سے عبادات اور نیکیوں کے سلسلے کو ختم نہیں ہونا چاہئے۔ نماز باجماعت اور چند منٹ کے درسوں کا اہتمام جاری رہنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف بھی توجہ رکھیں۔ عورتیں گھروں میں نمازوں کا خاص اہتمام کریں تا کہ بچے اپنے سامنے نمونہ دیکھنے والے ہوں۔ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر پاک تبدیلی پیدا کرنے کے عہد کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ ان لوگوں میں شمار ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مشکلات میں گرفتار ہوں تو اللہ کی طرف جھکتے ہیں اور جب مشکل دور ہو جائے تو خدا کو بھول جاتے ہیں۔

آج کل لوگ اس تلاش میں لگے ہوئے ہیں کہ یہ کورونا وائرس طبعی حادثہ ہے یا عذابِ الٰہی ہے۔ مومن کا یہ کام نہیں کہ اِن باتوں میں الجھے۔ اس کا کام یہ ہے کہ پہلے سے بڑھ کر لرزاں و ترساں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے اور اپنے اچھے انجام کے لئے دعا کرے۔ جب اللہ تعالیٰ نے طاعون کو نشان کے طور پر ظاہر ہونے کی واضح خبر دی تھی اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بے چین ہو ہو کر دنیا کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ بند دروازوں کے پیچھے آپؑ کی دعاؤں کی کیفیت سننے والے بیان کرتے ہیں کہ اس طرح شدتِ گریہ کی آوازیں آ رہی ہوتی تھیں جیسے ہنڈیا ابل رہی ہو۔

بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ایک مضمون بعنوان ’حوادثِ طبعی یا عذابِ الٰہی‘ کو آج کل کی اِس وبا سے ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مضمون میں اصل قابلِ غور بات یہ ہے کہ آپ نے واضح لکھا ہے کہ اِس میں جماعت احمدیہ کے لئے تنبیہ اور بشارت کے پہلو ہیں۔ تنبیہ یہ کہ صرف احمدیت کا عنوان بچانے کے لئے کافی نہیں بلکہ تقویٰ کی شرط بھی ساتھ لگی ہوئی ہے اور بشارت کا پہلو یہ کہ جماعت میں جو عملی کمزوریاں آ چکی ہوں گی، بڑی تیزی کے ساتھ احمدی ان کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ میں گذشتہ خطبات میں بیان کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح فرمان کے مطابق آپؑ کے زمانے کے بعد آفات اور بلاؤں کی تعداد بڑھی ہے۔ بعض دفعہ ایمان والے بھی اس قانونِ قدرت کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں لیکن ان کا مقام شہید کا ہوتا ہے۔ پس اِن ایام میں خاص طور پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افرادِ جماعت عبادتوں اور خدمتِ خلق کی طرف توجہ دے رہے ہیں اس بارے میں ہر جگہ سے اچھی خبریں آ رہی ہیں۔ گذشتہ دنوں کینیڈا میں ایک خاتون کو رات دو بجے اپنے بیمار بیٹے کے لئے دوا کی ضرورت پڑی تو ہر جگہ سے انکار ہو گیا تب خدام کی ہیلپ لائن پر موجود خادم نے پچاس کلومیٹر کا سفر کر کے اس خاتون کو دوا لا کر دی۔ خاتون کا کہنا ہے کہ اس خادم کے اِس فعل کی وجہ سے مجھے خدا کے ہونے کا یقین ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے مطابق ہمیں خدمتِ خلق کے اس معیار کو قائم رکھنا چاہئے۔ دوسروں کی کمزوریوں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں کس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ چاہئے کہ ہر شخص تہجد میں اٹھنے کی کوشش کرے اور پانچ وقت کی نمازوں میں بھی قنوت ملا دیں۔ عاداتِ انسانی کو شائستہ کرے اور خدا کو ناراض کرنے والی باتوں سے توبہ کرے۔ اخلاق کی درستی کے ساتھ اپنے مقدور کے موافق صدقات کا دینا بھی اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف چھوڑ دو۔ ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ فرمایا میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے۔ فرمایا مناسب ہے کہ ان ابتلا کے دنوں میں اپنے نفس کو مار کر تقویٰ اختیار کریں۔ دانش مندی، حِلم اور درگزر کے ملکے کو بڑھاؤ۔ نادان سے نادان کی باتوں کا جواب بھی متانت اور سلامت روی سے دو۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم پر یہ بات واضح فرمائی کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چل کر ہی ہو سکتی ہے اور ہمیں بار بار یہ نصیحت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کی راہ کو نہ چھوڑو۔ آنحضور ﷺ کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے اور آپؐ کی اتباع چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا رہے گوہرِ مقصود اس کے ہاتھ نہیں آ سکتا۔

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر آنحضرت ﷺ کے حقیقی متبعین میں شامل ہیں ہماری بقا اسی میں ہے کہ آپؐ کے اسوہ کو اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ اپنانے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور نے اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے ایک احمدی خاتون محترمہ رمضان بی بی صاحبہ کا بالخصوص ذکر فرمایا جنہیں گذشتہ دنوں توہینِ رسالت کی دفعہ لگا کر جیل میں ڈال دیا گیا۔ اِس خاندان نے 2002ء میں بیعت کی تھی۔ اِن خاتون کے خاوند نے لکھا ہے کہ ہم قربانی سے نہیں ڈرتے اور نہ جیل جانے کا غم ہے۔ ہمیں اگر غم ہے تو اس بات کا کہ جس رسول ﷺ کی عزت اور ناموس کی خاطر ہم مرمٹنے والے ہیں اس کی توہین کا ہم پر الزام لگایا گیا ہے۔ فرمایا کہ اِن کو بھی اور ان اسیران کو بھی جنہیں اِس الزام میں سزائے موت سنائی گئی ہے ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی معجزانہ رہائی کا سامان پیدا فرمائے۔ عدلیہ اور حکومت کو بھی توفیق دے کہ وہ انصاف پر قائم ہوں۔

حضورِ انور نے بعض دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا خدا کرے کہ ہم اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ ہمارے گھر پیار اور محبت کے نمونے ہوں۔ جو بچے اپنے ماں باپ کے آپس کے جھگڑوں سے پریشان ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ اس کے علاوہ حضورِ انور نے تمام واقفینِ زندگی اور خدمت کرنے والے احباب، واقفینِ نو، شہدائے احمدیت اور ان کے خاندانوں، بچیوں کے رشتوں اور دنیا کے موجودہ معاشی حالات کے سبب مسائل میں گھرے افراد نیز عالمِ اسلام کے لئے بھی خصوصی دعا کی طرف توجہ دلائی۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض دعائیں دہرائیں اور انہیں پڑھنے کی تلقین کرنے کے بعد فرمایا

کہ یہ اِس رمضان کا آخری جمعہ ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ رمضان میں ہم سے جو نیک کام ہوئے اور جو نیک تبدیلیاں پیدا ہوئیں ہم ان کو جاری رکھنے والے ہوں۔

خطبہ ثانیہ سے پیشتر حضورِانور نے برطانیہ میں عیدالفطر سے متعلق ابہام دور کرتے ہوئے فرمایا کہ ان شاء اللہ عیدالفطر اتوار چوبیس تاریخ کو ہوگی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 29 مئی 2020ء

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29 مئی 2020ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعے پر فرمایا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ جس کام اور مقصد کے لئے میں انہیں بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اِس صدق و وفا اور تعلق و محبت کے بے شمار واقعات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگیوں میں ہمیں ملتے ہیں۔ پرانے احمدی گھرانوں میں اس تعلق کی روایات چلی آ رہی ہیں اور یہ واقعات جماعتی لٹریچر کا حصہ بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دنیا سے رخصت ہونے کی خبر پا کر جماعت کی تسلی کے لئے سلسلہ خلافت کی خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آپؑ کی وفات کے بعد جماعت میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔ خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت و مؤدت کا تعلق ہی جماعت کی اکائی، وحدت اور ترقی کی ضمانت ہے۔ یہ تعلق جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے سچا ہونے کی دلیل ہے بجز خدا تعالیٰ کے کوئی پیدا کر ہی نہیں سکتا۔ نظامِ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کے اس تعلق میں نئے، پرانے، دُور و نزدیک رہنے والے تمام احمدی شامل ہیں۔ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افرادِ جماعت اس اخلاص و وفا کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد سے آج 112 برس مکمل ہونے کے باوجود افرادِ جماعت کا خلافت سے ارادت و مؤدت کا رشتہ اسی طرح قائم ہے۔ اس وقت میں بعض ایسے ہی واقعات کا ذکر کروں گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت کے ایام میں افرادِ جماعت کی طرف سے عیادت کے بکثرت خطوط موصول ہوئے۔ اُن خطوط میں عشاقِ خلافت نے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کیا۔ ایڈیٹر صاحب البدر نے اُن میں سے بعض خطوط اقتباس کئے ہیں۔

حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا تعالیٰ حضورؓ سے دعا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اے مولا! تو ہماری عرض قبول کر اور ہمارے امام کو نوح کی سی عمر عطا کر۔

مدراس سے برادر محمد حسن صاحب نے لکھا کہ حضور کی صحت کی خبر پڑھ کر اس قدر خوشی ہوئی جس کا اندازہ میرا مولا کریم خدا ہی جانتا ہے۔ حضرت ابوعبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نصیحت کی درخواست کی تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی ایسی چیز کرنے کی ہے جو آپؓ کر نہ چکے ہوں، اب تو حفظِ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ پینسٹھ سال کی عمر میں آپؓ نے قرآن کریم حفظ کر لیا۔

خلافتِ ثانیہ میں جب شدھی کی تحریک نے زور پکڑا تو 1923ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احمدیوں کو اپنے خرچ پر وقف کی تحریک کی۔ اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ، سرکاری ملازمین اور تاجر حضرات بڑھ چڑھ کر اُن علاقوں میں دعوتِ الی اللہ کرتے رہے۔ ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی کے دو بیٹے بی۔ اے کے طالبِ علم تھے۔ آپ نے حضور کی خدمت میں ان دونوں سمیت اپنے تیسرے بیٹے کو بھی اس خدمت کے لئے پیش کرنے کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر میرے دس بیٹے ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا۔

1924ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یورپ کے سفر پر تشریف لے گئے تو احبابِ جماعت اس عارضی جدائی سے ہی بے چین ہو گئے۔ سرگودھا کے ایک نوجوان حضور کی تحریک کو سن کر جوشِ تبلیغ میں بغیر پاسپورٹ کے افغانستان جا پہنچے۔ وہاں قید ہوئے تو جیل خانے میں تبلیغ شروع کر دی۔ کئی ماہ بعد جب ہندوستان واپسی ہوئی تو باوجود اس کے کہ اُن کی والدہ زندہ تھیں لیکن وہ اس بات پر آمادہ تھے کہ والدہ سے ملے بنا بغرض تبلیغ حضور کے بتائے ہوئے کسی بھی ملک روانہ ہو جائیں۔

خلافتِ ثالثہ میں ایک امریکی خاتون سسٹر نعیمہ لطیف کے عشقِ خلافت کا یہ عالم تھا کہ جب حضور نے دورہ امریکہ کے موقعے پر ایک یونی ورسٹی میں پردے کی اہمیت بیان فرمائی تو اس خاتون نے اسی وقت حجاب لے لیا۔ اُس زمانے میں یہ اپنے علاقے میں واحد خاتون تھیں جو اسلامی پردے میں نظر آتی تھیں۔

1974ء کے ناگفتہ بہ حالات میں مہر مختار احمد صاحب آف باگڑ سرگانہ شدید مخالفت کے باعث ربوہ تشریف لے آئے اور یہاں ٹھیکے پر کھیتی باڑی شروع کر دی۔ حضورؒ نے علاقے کو یوں خالی چھوڑ آنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تو آپ نے فوراً واپسی کا ارادہ کیا۔ ٹھیکے دار سے رقم واپس نہ ملنے پر کھڑی فصل چھوڑ کر اپنے علاقے میں واپس چلے گئے اور اپنی سابقہ زمین مہنگے داموں دوبارہ خرید کر وہیں آباد ہو گئے۔

خلافتِ رابعہ میں پرانے واقفین کی قربانیوں کے نتیجے میں افریقہ میں ایسی عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوئیں کہ وہاں کے مقامی اہلِ بصیرت بھی حیران رہ گئے۔

پاکستان کے متعلق ایک موقعے پر حضورؒ نے فرمایا کہ میں نے انہیں بعض اخلاقی خامیوں کی طرف توجہ دلائی تھی تو وہاں سے خطوط آنے لگے کہ ہم میں واقعی یہ اخلاقی خرابی پیدا ہو گئی تھی اور اب ہم اُسے دور کرتے ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ ان خطوط سے میرا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔ جماعت میں نیکی کی آواز پر لبیک کہنے کا یہ مادہ صداقت کی اصل روح ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورِ خلافت میں 2004ء کے دورۂ نائجیریا کے متعلق فرمایا کہ اُن لوگوں نے کبھی خلیفۂ وقت کو نہیں دیکھا تھا۔ جب براہِ راست خلیفہ وقت کو دیکھا تو والہانہ محبت کا اظہار کیا۔ واپسی کے وقت بعض خواتین اور لوگ اتنے جذباتی تھے اور اس طرح تڑپ رہے تھے کہ حیرت ہوتی تھی۔

حضورِانور نے اپنے دورۂ افریقہ 2008ء کے بعض واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا گھانا کے لوگوں میں یوں بھی صبر بہت ہے لیکن 2008ء کے جلسے میں رہائش کی تنگی کے باوجود اُن لوگوں نے بے پناہ صبر کا مظاہرہ کیا۔ برکینا فاسو کی جماعت جو اتنی پرانی بھی نہیں، انہوں نے بھی اخلاص و محبت کا لازوال نمونہ دکھایا۔ گھانا کے جلسے پر

برکینا فاسو کے لگ بھگ تین ہزار افراد کو کھانا نہ مل سکا۔ جب اُن سے معذرت کی گئی تو انہوں نے خلیفۃ المسیح کی موجودگی کے تناظر میں بڑے عمدہ عزم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کا کیا ہے، وہ تو روز ہی کھاتے ہیں، اصل میں تو ہم یہاں جس مقصد کے لئے آئے تھے وہ ہم نے حاصل کرلیا۔ حضورِانور نے فرمایا کہ وہ غریب لوگ تھے کیا کھانا کھاتے ہوں گے۔ غربت کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے بعض ایک ہی جوڑا پہنے رکھتے تھے۔ اس سب کے باوجود ایسی محبت خدا تعالیٰ کے علاوہ کون پیدا کرسکتا ہے۔

گھانا کے خلافت جوبلی کے جلسے میں عورتوں کی تعداد تقریباً پچاس ہزار تھی۔ وہ سب خلافت سے اخلاص ووفا کا اظہار کررہے تھے۔ اُن کی محبت۔ اُن کی آنکھوں، اُن کے رویوں، اُن کی شکلوں اور چہروں سے ٹپک رہی تھی۔

2004ء میں بینن سے بذریعہ سڑک نائیجیریا جاتے ہوئے ایک نوتعمیر شدہ مسجد کو دیکھنے کے لئے رکے تو وقت کی کمی کے باعث مصافحہ ممکن نہ تھا۔ لیکن وہاں سینکڑوں مرد وخواتین مصافحے کے لئے لپکے جاتے تھے۔ ایک خاتون کو جب کسی نے پیچھے ہٹایا تو وہ اس قدر غصے میں آئی کہ لگتا تھا کہ وہ اس شخص کو اٹھا کر باہر پھینک دے گی کہ تم ہوتے کون ہو جو میرے اور خلیفہ وقت کے درمیان حائل ہوجاؤ۔

امریکہ کو دنیا سمجھتی ہے کہ وہاں صرف مادی سوچ رکھنے والے لوگ ہیں۔ لیکن وہاں کی جماعت میں بھی بڑا اخلاص ہے۔ میرے دوروں کے دوران نوجوان ڈیوٹی دینے والوں نے اپنے کاروباروں اور نوکریوں کا نقصان کرکے ڈیوٹیاں دیں۔

حضورِانور نے کینیڈا، اردن، بلغاریہ، بینن، فرانس، مالی، گیمبیا، تاجکستان، ترکی، میسی ڈونیا، ہونڈورس، مراکش، یمن، تیونس غرض دنیا بھر سے افرادِ جماعت کی خلافت احمدیہ سے عشق ومحبت اور اخلاص و وفا کے بعض واقعات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں جو اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ دلوں میں اخلاص ووفا کا تعلق اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اور کوئی دنیاوی طاقت اسے چھین نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتا دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے اکثریت کو اِن وعدوں کو پورا ہوتا دیکھنے کی توفیق ملے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِانور نے ایم ٹی اے کی نشریات میں جدت سے متعلق اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام دنیا میں پھیلائے گا۔ ایم ٹی اے کے چینلز 27 مئی، یومِ خلافت سے ایک نئی ترتیب کے ساتھ شروع کئے گئے ہیں۔ نئے نظام کے ساتھ دنیا بھر کو مختلف ریجنز کے اعتبار سے ایم۔ ٹی۔ اے کے آٹھ چینلز میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ حضورِانور نے اِن تمام آٹھ چینلز کی تفصیل پیش کرنے کے بعد دعا کی کہ یہ جو نظام بنایا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور ایم ٹی اے کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کا حقیقی پیغام دنیا تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 05، 12، 27 مئی، 05 جون 2020ء)

مضطر کی دعا خدا جلد سنتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف طریقوں سے بندوں کو جو دعا کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ کہا ہے کہ میں تمہارے قریب آجاتا ہوں، اس میں صرف رمضان کے مہینہ کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ جو بھی بے چین ہو اور بے قرار ہو کر میری طرف دعا کرتے ہوئے آتا ہے، میں اس کی دعا سنتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ

(سورۃ النمل 27: 63) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور تکلیف دور کر دیتا ہے۔ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ط (سورۃ النمل 27: 63) اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے جو یہ سب کچھ کرسکتا ہے؟

یعنی کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مضطر کی دعا سنتا ہے۔ اُس کی تکلیفوں کو دُور کرتا ہے جب اُس کو ایک شخص اضطراری حالت میں پکارے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ اس آیت کے حوالے سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بے قراروں کی دعا سنتا ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 259)

سکوتِ ساز کے لمحے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس سلمہا اللہ تعالیٰ

ہمہ دم اپنی آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے
فضا ہی بلکہ ساری شبنمی محسوس ہوتی ہے

وہ دل جو گرمیٔ جذبات سے سرگرم رہتا تھا
اب اس پر برف کی تہہ سی جمی محسوس ہوتی ہے

نظر میں گھومتے جب ہیں سکوتِ ساز کے لمحے
تو اپنی نبض بھی اس پل تھمی محسوس ہوتی ہے

جہاں فرقت ہمارے بیچ میں حائل ہے صدیوں کی
وہیں پہ ایک قربت باہمی محسوس ہوتی ہے

نہ جانے کیا کیا میں نے نہ جانے کیا ہوا مجھ سے
مزاجِ دوستاں میں برہمی محسوس ہوتی ہے

لگائے لاکھ کوئی خود پہ صبر و ضبط کے پہرے
اذیت درد کی تو لازمی محسوس ہوتی ہے

بہت سے زخم پہلے بھی لگے جو بھر گئے لیکن
کسک جو دل میں اب ہے دائمی محسوس ہوتی ہے

عجب احساسِ تنہائی اتر آیا مرے دل میں
مجھے تو آج اپنی بھی کمی محسوس ہوتی ہے

بیماری کے ایام میں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

پیغام احباب جماعت کے نام

جمعۃ المبارک مورخہ 15 مئی 2020ء

مورخہ 15 مئی 2020 بروز جمعۃ المبارک امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد نہیں فرمایا۔ تاہم اس موقعے پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کے نام ایک پیغام ارشاد فرمایا جسے محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ایم۔ٹی۔اے کے توسط سے احبابِ جماعت کے سامنے پیش کیا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ الودود بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’مجھے افسوس ہے کہ آج میں جمعہ نہیں پڑھا سکوں گا کیونکہ گزشتہ دنوں گھر کے صحن میں چلتے ہوئے میٹ (Mat) سے پاؤں کو ٹھوکر لگنے کی وجہ سے پاؤں پھسلا جس کی وجہ سے پکی جگہ پر گرنے سے ماتھے اور ناک پر کافی چوٹ آئی ہے اس لئے جمعہ پڑھانا مشکل ہے۔ ڈاکٹر کا بھی یہی مشورہ ہے کہ آرام کیا جائے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور اگلے جمعہ کو ان شاء اللہ حاضر ہوسکوں۔

نیز اب رمضان کا آخری عشرہ ہے اس میں جماعت کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے بچائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ پاکستان میں تو آج کل سیاستدان بھی اور میڈیا بھی جماعت کی مخالفت میں بہت تیز ہوئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر سیاست کھیل رہے ہیں۔ اور احمدیوں کو بہت زیادہ اس بنیاد پر نشانہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اور پوری قوم کو اُن کے اس کھیل کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ بہرحال اُن کے ہر حملے کے جواب میں ہمارا کام دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہے۔ رمضان کے اس آخری عشرہ میں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور عاجزانہ دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا رحم اور فضل مانگیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘

اس کے بعد محترم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی میڈیکل رپورٹ سے احباب جماعت کو مطلع کیا۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق اطلاع

’’بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گرنے سے ماتھے اور گھٹنے پر چوٹیں آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ تمام سطحی رہی ہیں۔ اور ماتھے اور باقی اعضا میں کوئی گہری چوٹ نہیں آئی۔ کچھ سُوجن یعنی کہ ورم باقی ہے لیکن وہ آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ کامل شفا ہو جائے گی۔ حضور بِنا تکلیف کے چل پھر رہے ہیں اور عمومی حالت بہت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ درخواست کی تھی کہ کچھ دن آرام فرمائیں اور جمعہ بھی نہ پڑھائیں جو حضورِانور نے ازراہِ شفقت منظور فرمالی۔ جزاکم اللہ‘‘

احباب جماعت اپنے نہایت شفیق اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اَللّٰھم اذھِبِ البَاسِ رَبَ النَاسِ اِشفِ اَنتَ الشافِی لا شِفاءَ اِلا شِفاءُکَ شِفاءً کَامِلاً عَاجِلاً لا یُغَادِرُ سَقَماً

اَللّٰھم ایِدِ اِمَامِنَا بِرُوحِ القُدُسِ وَکُن مَعَہ حَیثُ ما کَانَ وَانصُرہ نَصراً عزِیزاً

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 15 مئی 2020ء)

توبہ کے حقیقی معانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعالِ بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بدکام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے، رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ قبول کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اُس پر فضل کرتا ہے، لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پروا۔

دیکھو یہ خدا تعالیٰ کے فیضان کے لینے کی راہیں ہیں۔ اب دروازے کھلے ہیں تو سورج کی روشنی برابر اندر آ رہی ہے اور ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہے، لیکن اگر ابھی اس مکان کے تمام دروازے بند کر دیئے جاویں تو ظاہر ہے کہ روشنی آنی موقوف ہو جاوے گی، اور بجائے روشنی کے ظلمت آ جاوے گی۔ پس اسی طرح سے دل کے دروازے بند کرنے سے تاریکی ذنوب اور جرائم آ موجود ہوتی ہے۔ اور اس طرح انسان خدا کی رحمت اور فضل کے فیوض سے بہت دُور جا پڑتا ہے۔ پس چاہئے کہ توبہ استغفار منتر جنتر کی طرح نہ پڑھو۔ بلکہ اُن کے مفہوم اور معانی کو مدنظر رکھ کر تڑپ اور سچی پیاس سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرو۔ توبہ میں ایک مخفی عہد بھی ہوتا ہے کہ فلاں گناہ میں کرتا تھا۔ اب آئندہ وہ گناہ نہیں کروں گا۔ اصل میں انسان کی خدا تعالیٰ پردہ پوشی کرتا ہے، کیونکہ وہ ستار ہے۔ بہت سے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ستاری نے ہی نیک بنا رکھا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالیٰ ستاری نہ فرماوے تو پتہ لگ جاوے کہ انسان میں کیا کیا گند پوشیدہ ہیں۔

(ملفوظات۔ جلد پنجم، صفحہ 608)

انسان کو خدا کے حقوق اور خدا کے بندوں کے حقوق کا صحیح فہم ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے پھر ہماری عیدیں حقیقی عیدیں بن جائیں گی۔

تمام احمدی احباب، اسیران کی رہائی، امت مسلمہ اور تمام دنیا کے لئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ 24 مئی 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ، یوکے میں مورخہ 24 مئی 2020ء کو خطبہ عید الفطر ارشاد فرمایا۔ جو کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

تعوذ وتشہد وتسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عید کے موقع پر یہ بیان فرمایا تھا کہ عید منانے والوں کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ رواج کے مطابق نسل در نسل دیکھتے ہوئے عید مناتے ہیں۔ کچھ اس لئے عید مناتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا اور رسول کا حکم ہے عید مناؤ۔ عید اصل میں خوشی کا نام ہے اور خوشی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کسی کام میں کامیابی حاصل کرتا ہے اگر کامیابی نہیں تو کون عقل مند ہے جو خوش ہوگا بلکہ الٹا ناکامی پر روئے گا۔ عید کو بھی ہمیں اسی طرح دیکھنا ہوگا۔ جو عید مناتا ہے اصل میں وہ اپنی کامیابی کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے۔ جب دعویٰ ہے تو ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ کیا حقیقی کامیابی ملی ہے اور کیا اسے حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ عید منائے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک دن عید کا مقرر کر کے اس دن اچھے کپڑے پہن لیں، کھانا پینا اچھا کر لیں، شور شرابا، دعوت کر لیں، رشتہ داروں کو کھانا کھلا دیں۔ اور ان سب چیزوں پر ہم کچھ نہ کچھ خرچ بھی کرتے ہیں۔ اب سوچنے والی بات ہے کہ جس عید پر ہم خرچ کرتے ہیں تو کیا وہ کچھ دے بھی جاتی ہے کہ نہیں۔ اگر وہ کچھ دے کر نہیں جاتی تو وہ عید نہیں ہو سکتی۔ عید تو وہ ہے جو ہمیں کچھ دے کر جائے۔ حقیقی عید وہ باطنی، دلی اور اندرونی عید ہے جو روح کو سیراب کر کے کچھ دے کر جائے۔ ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی دولت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ یہی حقیقی عید ہے کیوں کہ اس میں کامیابی نظر آتی ہے۔ عید اس لئے رکھی ہے تا کہ خوشخبری دے کہ روزے قبول ہو گئے۔ کیا حقیقت میں روزے قبول ہو گئے؟ واقعی خدا نے اپنی عبادت کی توفیق دی؟ کیا پتہ جس عبادت کی توفیق ملی قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں؟ ایک دفعہ ایک شخص نے جلدی جلدی نماز پڑھی تو رسول ﷺ نے اسے فرمایا دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تمہاری نماز قبول نہیں ہوئی۔ اس نے پھر جلدی جلدی پڑھی آپؐ نے پھر فرمایا کہ پھر پڑھو۔ اُس نے پھر پڑھی۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ پھر پڑھو۔ اِس پر اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں کس طرح نماز پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ آہستگی اور سکون سے نماز سے پڑھو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ حقوق العباد ادا نہیں کرتے، اُن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ روزوں میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد اگر ادا نہیں کئے تو کس طرح روزے قبول ہوئے؟ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو بیماری اور مجبوری کی وجہ سے روزوں سے رخصت ہے چونکہ وہ باقی فرائض خدا کا خوف رکھتے ہوئے ادا کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ اُن کو ثواب سے محروم نہیں رکھتا۔ ایسے لوگ عید بھی اللہ تعالیٰ کا خوف کرتے ہوئے منا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے کھاتے میں حقیقی عید کی خوشیاں لکھ رہا ہوتا ہے۔ بعض لوگ روزے کی طاقت ہونے کے باوجود روزے نہیں رکھتے، اور افطاری شوق سے کرتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ میں نے روزہ نہیں رکھا، نمازیں بھی کاروبار کی وجہ سے نہیں پڑھیں، نیند کی وجہ سے نوافل بھی نہیں پڑھے، اور اب اگر افطاری بھی نہ کھاؤں تو بالکل ہی کافر ہو جاؤں گا۔ یہ ایک لطیفہ ہے جو پرانے زمانے سے پھیلا ہوا ہے۔ لیکن حقیقت میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں اور ایسے لوگ عید والے دن سب سے پہلے شامل ہوتے ہیں حالانکہ اُن کو عید منانے کا ادراک ہے ہی نہیں۔ ہمیں اپنے دلوں پر غور کرنا چاہئے۔ یہ غور کرنا چاہئے کہ ہماری عید کیسی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیدیں عموماً تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک جس نے رب سے ملنے کی کوشش کی، اس کے بندوں کی خدمت کی، دل کی صفائی کے ساتھ خدا اور اس کے بندوں کے ساتھ صلح کی اور سب کچھ خدا کے لئے ہی کیا۔ دکھاوے کے روزوں کی اللہ تعالیٰ جزا نہیں دیتا۔ اس لئے اگر روزے رکھے کہ لوگ کہیں کہ بڑا روزے دار ہے، ایسے شخص کو اللہ جزا نہیں دیتا۔ جس نے ذکرِ الٰہی محض خدا کے لئے کیا، کوئی بھی کام محض خدا کو راضی کرنے کے لئے کیا ہے تو پھر ایسے شخص نے اپنے خدا کو پا لیا اور اُس کی جدائی کی گھڑیاں ختم ہو گئیں۔ عاشق اپنے معشوق کی صحبت میں بیٹھ گیا۔ ایسے بندوں کی آج بھی عید ہے اور کل بھی۔ بلکہ ایسے بندوں کی ہمیشہ عید ہوتی ہے جو خدا کا قرب حاصل کرنے والے ہیں۔ بعض لوگوں کی غربت کی انتہا ہوتی ہے، دنیاوی لحاظ سے خراب حالت ہوتی ہے، دیکھنے والا سمجھ نہیں سکتا کہ عید منا رہے ہیں۔ اچھے کپڑے پہننے والا اور اچھے کھانے کھانے والا کہتا ہے کہ یہ بھی کوئی عید ہے۔ حالانکہ عید اُن کی ہی ہے جب کہ دنیا دار لوگ اپنے زُعم میں اچھے کھانوں کو حقیقی عید سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت کمزور نظر آنے والے انسان کو خدا اپنے پاس سے کھلا رہا ہوتا ہے۔ دنیا دار کہے گا سوکھی روٹی خدا کھلا رہا ہے؟ غریب سمجھتا ہے کہ یہ روٹی بھی خدا کے فضل سے ہی مل رہی ہے اور اس پر وہ خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ اس سے خدا کے اور قریب ہوتا ہے یہی مسکینی اور غربت خدا کی شکر گزاری اس مقام تک لے جاتی ہے جو عید کا اصل مقصد ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا دار وقتی خوشی کا سامان کر کے پھر بے چینی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ لیکن مسکین شخص دائمی عید کے سامان پیدا کر رہا ہوتا ہے جو اگلے جہان میں بھی عید کے سامان پیدا کرتی ہے۔ یہ عیدیں جو ہیں اللہ کی رضا پانے والے اُن مقرب

بندوں کی ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ جن کے ظاہری لباس بھی اچھے ہیں جو سنتِ نبویؐ کے مطابق اچھی خوشبو بھی لگاتے ہیں، ظاہری عزت و زینت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی باطنی طور پر حاصل ہوتا ہے۔ جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے خود خیر حاصل کرتے ہیں وہاں بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو کئی طرح سے نوازتا ہے، کسی کو اپنا قرب اس طرح عطا کرتا ہے کہ اسے کانٹوں سے گزارتا ہوا اپنے پاس بلاتا ہے۔ اور کسی کو پھولوں کی سیج سے بھی اپنے پاس بلاتا ہے۔ وہ بے وقوف ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ کانٹوں سے آنے والا ہی خدا رسیدہ ہے اور وہ بھی بے وقوف ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ پھولوں کی سیج سے آنے والا ہی خدا رسیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ہیں اُس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہندو نے یہ اعتراض کیا کہ میں نے سنا ہے مرزا صاحب پلاؤ اور بادام بھی کھا لیتے ہیں اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بادام اور پلاؤ پاک، طیب اور جائز ہیں۔ اس کے چہرہ سے یہ تاثر ملتا تھا کہ بزرگی کا یہی معیار ہے کہ ایسی عمدہ چیزیں نہ کھائی جائیں۔ دنیا میں لوگوں نے سمجھ لیا ہے کہ دنیا سے بالکل کٹ جائیں۔ اصل میں اللہ کی رضا ہونی چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ غربت سے گزار کر قرب دینا چاہے تو اس امتحان سے بھی گزریں۔ نبی اکرم ﷺ کو جو قرب حاصل ہوا ہے، وہ کسی کو حاصل نہیں ہوا، اور نہ ہوگا۔ صرف فاقے کرنے سے ہی خدا کا قرب حاصل نہیں ہوتا۔ بعض فاقے کرنے والے انسان خدا سے کچھ تعلق نہیں رکھتے، اور لاکھوں اچھے کھانے والے بھی خدا سے تعلق سے محروم ہیں۔ یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ امارت یا غربت سے یہ محبت نہیں ملتی ہے۔ یہ محبت خدا کی رضا کو مقدم رکھنے سے ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چمکیلے سانپ کو دیکھ کر خوش ہونے والا اُس کے زہر سے مر جاتا ہے۔ یہی مثال اس شخص کی ہوتی ہے جو خوش ہوتا ہے اور خدا رسیدہ لوگوں سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ لیکن یہ نادانی اور غفلت کی خوشی ہوتی ہے۔ جو لوگ صرف اپنی اور اپنے قریبیوں کی خوشیوں میں ہی خوشی منا رہے ہوتے ہیں اور خدا کی رضا منظور نظر نہیں ہوتی، وہ اپنی دنیا اور عاقبت خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ اور کچھ پاتے نہیں ایسے لوگوں کی حقیقی عید نہیں کہلا سکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بعض نیک، خدا رسیدہ اور مخلوق کے حقوق ادا کرنے والے لوگ ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ ہم عید منا رہے ہیں۔ اور کچھ وہ لوگ بھی ہیں، جنہیں حقیقی عید نصیب نہیں ہوئی۔ اور وہ بھی سمجھتے ہیں ہم عید منا رہے ہیں۔ لیکن ایک تیسری قسم بھی ہے جو ان دونوں سے مختلف ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں ہم گناہگار ہیں، دل میں خیال کرتے ہیں کہ روزے تو رکھے، لیکن حق ادا نہیں کیا، شرمندگی ہے، نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور شرمندہ ہیں کہ اللہ کی بتائی ہوئی شرطوں کے مطابق نماز ادا نہیں کر سکے۔ آج بھی رسم اور لوگوں کو دکھانے کے لئے رسم اور عمدہ لباس پہن کر آ گیا ہوں، مگر اس کا دل رو رہا ہوتا ہے۔ اس کا دماغ پریشان ہوتا ہے، اُس کی ایک نظر اپنے بھائیوں پر پڑتی ہے اور ایک اپنے پر۔ ہر لقمہ جس کو کھانے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے اس کے حلق سے نہیں اترتا، کپڑے دیکھ کر روتا ہے کہ کاش میرا اندر رونا بھی صاف ہوتا۔ ہر بار جب نگاہ دوڑاتا ہے تو ندامت سے سر جھکا لیتا ہے۔ دل اپنے گناہوں کی وجہ سے ندامت اور شرمندگی سے پُر ہوتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ اس مجلس میں میں ہی ایسا ہوں۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ نفس ملامت کرتا ہے کہ کیا تمہارے عمل ہیں، اللہ کی طرف جھکتا ہے، ندامت محسوس کرتا ہے، اور یہ احساس اُسے بے چین کر دیتا ہے، تو خدا اس کے پاس بھاگ کر آ جاتا ہے۔ اللہ اپنے بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اُس شخص سے جس کی اونٹنی صحرا میں گم گئی ہو اور وہ دوبارہ مل جائے۔ اللہ تعالیٰ انسان کی حسرت اور ندامت کو جانتا ہے۔ وہ بندہ جس کے پاؤں نہیں ندامت کا اظہار کر رہا ہے گرا ہوا ہے اسے اٹھاتا ہوں اپنے پاس لے آتا ہوں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اگر پہلی قسم نہیں تو تیسری قسم میں ہی شامل ہو جائیں۔ یہ بھی کوئی ایسی قسم نہیں جس سے انسان کا مقام گر رہا ہو۔ کامل حسرت، کامل عجز، کامل غم اور کامل دکھ جو انسان پر طاری ہو جائے تو وہ خدا کا ہو جاتا ہے۔ ان میں سے بننے کی کوشش کریں جنہوں نے اللہ کو پا لیا یا، ان میں سے کم از کم بن جائیں جو ندامت کریں اور جان کو رنج کی وجہ سے ایسا ہلاک کریں کہ عرش کا مالک خود چل کر آئے اور انہیں اٹھا کر محبت کے مقام پر بٹھائے۔ یہی عید ہے جو حقیقی خوشیاں دینے والی ہے، جو خرچ کروانے کے بجائے انعامات سے نوازتی ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ دوسری قسم کے لوگوں کو بھی حقیقی عید کا ادراک پیدا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انسان کو، خدا کے حقوق اور خدا کے بندوں کے حقوق کا، صحیح فہم ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ہماری عیدیں حقیقی عیدیں بن جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا کریں ان تمام احمدیوں کے لئے جن کو مذہب کے نام پر تکالیف دی جا رہی ہیں، اسیران کی جلد رہائی کے لئے دعا کریں تا کہ وہ بھی آزادی سے عید کر سکیں، امت مسلمہ کے لئے بہت دعا کریں، سارے لوگوں کے لئے دعا کریں کہ دنیا کے لیڈر اپنی عارضی تسکین کی وجہ سے دنیا کو تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں، اس وبا کی وجہ سے بجائے اللہ کے نزدیک ہونے کے اللہ کے غضب کو مزید بھڑکا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعے ساری دنیا کے احمدی اس دعا میں شامل ہوئے۔ اس کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سب کو عید مبارک! دنیا میں رہنے والے سب احمدیوں کو عید مبارک!! سب کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ عید مبارک۔ السلام علیکم

(روزنامہ الفضل لندن 29 مئی 2020ء)

درمدحِ سیدیؐ

مکرم نجیب اللہ خاں ایازؔ صاحب، مربی سلسلہ کینیڈا

تیرگی میں بھی اُجالا سا ہے
آدمی کیا ہے، اِک دِیا سا ہے
فصلِ گل اس کے دم قدم سے ہے
وہ بہاروں کا پیشوا سا ہے
رنگ و خوشبو کا استعارہ ہے
حسن و خوبی کی انتہا سا ہے
ہر سخن چاشنی ملایا ہوا
اور لہجہ بھلا بھلا سا ہے
مسکراتا ہے ہر گھڑی لیکن
غم زدوں کا الم شناسا ہے
اِک حیا ہے خرام میں اُس کے
نرم گفتار، خوش ادا سا ہے
اُس کے عشاق اُس کے شیدائی
اور وہ اُن پر فدا فدا سا ہے
سایۂ لطف، برگ و بارِ کرم
اُس حسیں شجر کا یہ خاصہ ہے
چشمۂ فیض ہر ادا اُس کی
اُس کا ہو جائے جو بھی پیاسا ہے

قسط پنجم

دعوت الی اللہ میں حکمت کے تقاضے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اگر آپ اس مضمون کو پیشِ نظر رکھیں تو آپ میں سے ہر آدمی ایک بہترین داعی الی اللہ بن سکتا ہے۔ ...

پس میں تمام احبابِ جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمام دنیا کے انسانوں کو خدائے حیی وقیوم کی طرف بلائیں۔ ...

تم میں سے ہر ایک مبلغ ہے اور ہر ایک خدا کے حضور اس بات کا جواب دہ ہوگا۔ تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں تم بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد مصطفیٰ ﷺ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 1983ء بحوالہ خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 2، صفحہ 130)

قرآنِ کریم نے جہاں اللہ کی طرف بلانے کی ہدایت فرمائی ہے وہاں جو ترتیب قائم فرمائی ہے اس میں ایک بہت ہی گہری حکمت پوشیدہ ہے۔ ...

یہ ایک عجیب بات ہے کہ سب سے پہلے اللہ کی طرف بلانے کا حکم دیا اور اس میں کسی مذہب کا نام نہیں لیا۔ پھر عمل صالح کی تلقین فرمائی تب بھی کسی مذہب کا نام بیچ میں نہیں آتا۔ آخر پر فرمایا کہ ان دو شرطوں کو پورا کرنے کے بعد یہ کہو کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 فروری 1983ء بحوالہ خطباتِ طاہرؒ۔ جلد 2، صفحہ 143)

شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا



حج بیت اللہ اور عید الاضحیٰ

مکرم محمد محمود طاہر صاحب ایم اے

ارکانِ اسلام میں چوتھا رکن حج ہے ۔ حج کی فرضیت اور مناسک کا تفصیلی تذکرہ قرآن کریم میں آیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج فرما کر اس کے مناسک پر عملدرآمد کی سنت بھی امت کے لئے جاری فرمادی ہے۔ سورۃ آل عمران آیت 98 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ اس کے گھر کا حج کریں یعنی جو بھی اس گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

سورۃ الحج آیت 28 میں فرمایا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کر دے وہ تیرے پاس پاپیادہ آئیں گے اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی تکان سے دبلی ہوگئی ہو۔ وہ سواریاں اور چیزیں ہر گہرے اور دور کے راستے سے آئیں گی۔

حج کے مناسک کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت 159 میں فرمایا کہ یقیناً صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 196 تا 201 میں مناسک حج کا تفصیل سے بیان موجود ہے۔

حج کی حکمت اور فلسفہ بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاعِ نفس کر کے تعشق باللہ اور محبتِ الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محبّ جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور اپنا دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے اس کا طواف کرنے والا بالکل نزع ثیاب کر کے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا انکی اپنی مرضی باقی نہیں رہی۔ وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔''

(البدر۔ مورخہ 10 رجنوری 1907ء صفحہ 15)

حج کے لئے مالی استطاعت، صحت، راستے کا امن ہونا ضروری ہے گویا یہ مشروط فرض ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص خواہ تنگی مال یا راستہ کی خرابی یا ضعف و بیماری کی وجہ سے حج نہیں کر سکتا اور نیت رکھتا ہے کہ روک دور ہو تو حج کروں وہ ایسا ہی ہے گویا اس نے حج کیا۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 4 رمئی 1922ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''چوتھا حکم حج کا ہے۔ اگر سفر کرنے کے لئے مال ہو، راستہ میں کوئی خطرہ نہ ہو، بال بچوں کی نگرانی اور حفاظت کا سامان ہو سکتا ہو تو زندگی میں ایک دفعہ حج کرنے کا حکم ہے۔''

(الازہار لذوات الخمار، صفحہ 24)

پھر فرمایا:

''اگر خدا تعالیٰ کسی کو توفیق دے تو حج کرے اس کے لئے کئی شرطیں ہیں مثلاً مال ہو، رستہ میں امن ہو اور اگر عورت ہو تو اس کے ساتھ اس کا خاوند یا بیٹا یا بھتیجا یا ایسا کوئی اور رشتہ دار محرم جانے والا ہو۔'' (الازہار لذوات الخمار، صفحہ 47)

سن 6 ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر حج کے قصد سے نکلے تھے لیکن آپؐ کو حج اور عمرہ سے روک دیا گیا اور آپؐ نے حج اور عمرہ نہیں فرمایا اور صلح کا معاہدہ کیا اور جو قربانیوں کے جانور آپؐ لے کر گئے تھے آپؐ نے وہ قربانی کے جانور ذبح کر دیئے اور آپؐ کی سنت میں صحابہ نے بھی اپنے جانور قربان کر دیئے۔ آپؐ حج سے روکے گئے تو آپؐ نے حج نہیں فرمایا بلکہ امن کے راستہ کو اختیار فرمایا۔ آپؐ کے اس عمل نے آئندہ عظیم الشان فتوحات کے دروازے کھولے۔

عید الاضحیٰ یا قربانی کی عید

10 رذی الحج کو عید الاضحیٰ منائی جاتی ہے۔ اس کو قربانی کی عید بھی کہتے ہیں اور برصغیر میں اسے بڑی عید بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عید قربانی کے جذبے کو اجاگر کرنے والی اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی رؤیا میں اپنے بیٹے اسماعیلؑ کو ذبح کرتے دیکھا اور پھر یہ رؤیا ظاہری طور پر پوری کرنے چلے تو آپؑ نے اپنے فرمانبردار بیٹے کو بھی اس کے لئے تیار پایا۔ تب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تو اپنی رؤیا پہلے ہی پوری کر چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عید الاضحیٰ کے روز طریق تھا کہ آپؐ عید سے پہلے کچھ نہ کھاتے جب کہ عید الفطر پر کچھ کھا کر نماز عید کے لئے جایا کرتے تھے۔ عید الاضحیٰ پر قربانی کا جانور ذبح ہونے پر اس کا گوشت کھاتے۔ آپؐ کا یہ بھی طریق تھا کہ آپؐ عیدگاہ پر جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ آپؐ دو جانور ذبح کرتے ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنی امت کی طرف سے پیش کرتے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''دلوں کی پاکیزگی سچی قربانی ہے۔ گوشت اور خون سچی قربانی نہیں جس جگہ عام لوگ جانوروں کی قربانی کرتے ہیں خاص لوگ دلوں کو ذبح کرتے ہیں مگر خدا نے یہ قربانیاں بھی بند نہیں کیں تا معلوم ہو کہ ان قربانیوں کا بھی انسان سے تعلق ہے۔''

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 424)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید الاضحیٰ کے روز نفلی روزہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق ثابت ہے کہ آپؐ صحت کی حالت میں قربانی کر کے کھاتے تھے۔ تاہم یہ کوئی ایسا روزہ نہیں کہ کوئی نہ رکھے تو گنہگار ہو جائے۔ یہ کوئی فرض نہیں بلکہ نفلی روزہ اور مستحب ہے۔ جو رکھ سکتا ہو رکھے مگر جو بیمار، بوڑھا یا دوسرا بھی نہ رکھ سکے وہ مکلّف نہیں اور نہ رکھنے سے گناہگار نہیں ہوگا۔ ... میں نے صحت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس پر عمل کرتے دیکھا ہے۔'' (خطباتِ محمودؓ، جلد 2، صفحہ 263)

قربانی کے جانور کے لئے یہ شرائط ہیں کہ وہ بے عیب ہو۔ لنگڑا، بیمار کان کٹا یا پورا سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ اس کے علاوہ صحت مند ہو۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور تین دن

جاری رہتا ہے۔ قربانی کا گوشت خود بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ عزیزوں اور غریبوں کو بھی دینا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''قربانیوں کے گوشت کے متعلق یہ حکم ہے کہ یہ صدقہ نہیں ہوتا۔ چاہئے کہ خود کھائیں، دوستوں کو دیں، چاہے سکھا بھی لیں۔ امیر غریبوں کو دیں۔ غریب امیروں کو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے لیکن محض امیروں کو دینا اسلام کو قطع کرنا ہے اور محض غریبوں کو دینا اور امیروں کو نہ دینا اسلام میں درست نہیں۔ امیروں کے غریبوں اور غریبوں کے امیروں کو دینے سے محبت بڑھتی ہے اور مذہب کی غرض جو محبت پھیلانا ہے پوری ہوتی ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 17/اگست 1922ء)

کیا دوسروں کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہے؟

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غرباءِ امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اس طریق کے مطابق میرا قاعدہ یہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 17/اگست 1922ء)

قربانی کے گوشت کی تقسیم میں بالخصوص غریبوں اور کمزوروں کو تلاش کر کے ان کو دیا جائے تا اللہ کے پیار کی نظر ہم پر پڑے۔ اس کی تلقین کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ سب کو یاد دلاتا ہوں کہ اپنے غریب بھائیوں اور کمزوروں اور بے چاروں کو اپنی قربانی میں ضرور یاد رکھیں۔ اپنے عزیز و اقرباء کے لئے اپنے لئے بھی 1/3 حصہ بے شک رکھیں اور خرچ کریں مگر کچھ حصہ جماعت کے سپرد کریں کہ وہ غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کرا سکے اور کچھ حصہ خود اپنے تعلق رکھنے والے یا اپنے سے نہ تعلق رکھنے والے ان غریبوں میں تقسیم کریں جن پر آپ کی نظر پڑے۔ اگر ان کی نظر غریبوں کو تلاش کر کے ان کی کمزوریوں پر ان کو دور کرنے کی خاطر پڑے یعنی ان کی مالی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے، ان کی بے چارگیوں کو دور کرنے لئے ان پر پڑے گی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ کی نظر آپ پر پڑے گی اور آپ کی کمزوریوں کو خدا دور فرمائے گا۔ پس بہت بڑا سودا ہے۔ غریبوں کو تلاش کرنا اور تلاش کر کے ان تک پہنچنا اس بات کو دعوت دیتا ہے کہ اللہ آپ کو تلاش کرے اور آپ تک پہنچے اور ایسا ضرور ہوگا۔'' (خطباتِ طاہرؒ (عیدین) صفحہ 642)

قربانی کی حقیقی روح کو سمجھنا بھی بے حد ضروری ہے۔ قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں بلکہ تمہارے دلوں کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28/نومبر 2009ء کے خطبہ عیدالاضحیٰ میں ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ایک دور دراز کے غریب آدمی کا حج صرف اس کی حج کی نیت پر اس لئے قبول کر لیا تھا کہ اس نے اپنے حج کے لئے جمع کئے ہوئے کئی سالوں کے زادِ راہ کو اپنے ہمسائے کی بھوک مٹانے اور اس کا حق ادا کرنے کے لئے قربان کر دیا تھا۔ پس یہ مقام خدا تعالیٰ نے قربانیاں کرنے والوں کو دیا اور یہ مقام سارا سال بھی دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے ایک مومن کو ملتا رہتا ہے۔ پس یہ وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اپنے قول و فعل میں قائم کرتے ہیں اور یہی عمل صالح ہیں جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتے ہیں اس مضمون کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ یاد رکھو کہ قربانیوں کے گوشت اور خون اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔''

حضور انور نے فرمایا:

''آج عیدالاضحیٰ منانا ہم سب کے لئے اس عہد کی تجدید کا دن ہونا چاہئے کہ اے خدا حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے تیری رضا کے حصول کے لئے جس طرح کی قربانی کا معیار قائم کیا ہم بھی اسی طرح کی قربانی کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، ہم تیرا قرب پانے کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ذرا سا بھی خیال دل میں لائے بغیر ہر وقت تیار ہیں۔ ہماری خواہشات ہماری قربانی پر حاوی نہیں ہوں گی۔''

حضور انور نے پھر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دعاؤں کو سنتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری نسل میں سے میں وہ عظیم نبی مبعوث کرنے والا ہوں جس نے پھر قربانیوں کے نئے باب رقم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر حضرت اسماعیلؑ کی نسل میں سے ایک ایسا وجود پیدا فرمایا جو کسی محدود قوم کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کی اصلاح کے لئے اور توحید دلوں میں بٹھانے کے لئے آیا۔ آج سب سے زیادہ جس نبی کا نام روزانہ لے کر اس پر درود بھیجا جاتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے کیونکہ آپؐ پر درود کی ہی وجہ سے آج ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کو بھی یاد رکھا جاتا ہے اور وہ بھی اس درود کا حصہ بن گئے ہیں۔''

حضور انور نے آخر میں فرمایا:

''اے احمدیو اور راہِ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے پیاروں تم خوش ہو کہ تمہارے پیارے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ پس اس عید پر پھر یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر صرف ایک مقصد کو سامنے رکھیں گے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرتے چلے جانا، اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرتے چلے جانا، اپنے دلوں کو تقویٰ سے بھرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرتے چلے جانا ہے، اپنے اندر اتحاد اور یکجہتی کے نئے معیار قائم کرتے چلے جانا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اصل روح کی قربانی ہے اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایہ اور آثار کے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 3/دسمبر 2009ء صفحہ 1، 12)

اقوالِ زرّیں

☆ اگر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے تو تصور کریں کہ ہر لمحہ کتنا خوش قسمت ہو جائے۔

☆ اللہ کا قرب شرافت اور عاجزی کے ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

☆ توازن ہمیشہ ایک خوش باش زندگی کی بنیاد ہوتا ہے، اُسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں تا کہ حال اور مستقبل ہمیشہ روشن رہے۔

☆ اگر ہم سچائی سے چھپتے ہیں تو ہمیں جھوٹ کی مصاحبت میں رہنا پڑے گا۔

(روزنامہ الفضل لندن۔ 25 مئی 2020ء)



کورونا کی وبا سے جڑے طبی، معاشرتی اور معاشی مسائل کے بارے میں ڈاکٹر فہیم یونس اور پروفیسر ڈاکٹر عاطف میاں کے ساتھ ایک نشست

اردو خلاصہ وتدوین: مکرم ڈاکٹر طارق احمد مرزا صاحب، آسٹریلیا

مؤرخہ 25 اپریل 2020ء کو معروف ماہر متعدی امراض ڈاکٹر فہیم یونس صاحب اور عالمی شہرت یافتہ ماہر معاشیات پروفیسر ڈاکٹر میاں عاطف صاحب کے ساتھ ایک معلوماتی نشست کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نشست انٹرنیٹ کے ذریعہ منعقد کردہ ایک سیمینار کی شکل میں تھی جسے ویب یعنی کہ انٹرنیٹ کی مناسبت سے اصطلاحاً ویبی نار (Webinar) کہا جاتا ہے۔

اس پروگرام کا مقصد عوام الناس میں کورونا کی وبا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے طبی، معاشرتی اور معاشی مسائل اور ان کے حل سے متعلق معلومات بہم پہنچانے کے علاوہ نادار متاثرین کے لئے عطیات جمع کرنا بھی تھا۔

اس نشست کی میزبانی کے فرائض کینیڈا سے تعلق رکھنے والے سپورٹس نیوز کاسٹر۔اینکر اور مبصر مکرم عدنان ورک صاحب نے سرانجام دیئے جو کینیڈا کے معروف صحافی اور مصنف محمد زکریا ورک صاحب کے صاحبزادے اور کینیڈا کے مختلف ٹی وی چینلز سے وابستہ ہیں۔

ڈاکٹر فہیم یونس صاحب کا مختصر تعارف



ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر فہیم یونس امریکہ میں یونیورسٹی آف میری لینڈ ہیلتھ سسٹم کے لئے بطور سربراہ شعبہ متعدی امراض کام کر رہے ہیں۔ آپ ہسپتال کے چیف کوالٹی کنٹرول آفیسر بھی ہیں۔ سماجی اور فلاحی بہبود کے لئے نمایاں خدمات بجالانے کے اعتراف میں آپ کو صدر بارک اوباما کی انتظامیہ نے 2008ء میں صدارتی ایوارڈ (Presidential Service Award) سے نوازا۔ آپ کے ساتھی ڈاکٹروں نے آپ کو دو مرتبہ بالٹی مور میگزین کے سالانہ ٹاپ ڈاکٹر (Top Doc) ایوارڈ کے لئے منتخب کیا۔

پروگرام کے پہلے سوال، جو کہ دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک کی نسبت امریکہ میں کورونا کے مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجوہات کے بارہ میں تھا، کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر فہیم یونس نے کہا کہ کورونا کی خبر تو ابتدا میں ہی مل گئی تھی لیکن فروری تک لوگوں کی توجہ سپر بال (Super Ball)، سیاسی اور سماجی ریلیوں اور سرگرمیوں کی طرف مبذول رہی۔ اُس دوران کورونا خاموشی سے ملک کے اندر داخل ہو چکا تھا۔ یہ انتہائی اہم وقت تھا جو بدقسمتی سے ہم نے گنوا دیا۔

دوسری وجہ سیر و سیاحت کے سفر ہیں۔ ہر سال امریکہ میں تقریباً 80 ملین لوگ سیاحت کی غرض سے آتے ہیں۔ اور ووہان (Wuhan) سے شروع ہونے والے کورونا وائرس کو امریکہ میں لانے والے زیادہ تر لوگ یورپ سے آئے تھے۔

تیسری اور بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے امید گھڑ کر لی تھی کہ سب ٹھیک رہے گا۔ جب مقابلہ کورونا وائرس سے ہو تو امیدیں گھڑ کے، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہنا بہت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

لیکن میں لوگوں کو اِن باتوں پر مورد الزام نہیں ٹھہراتا۔ کورونا وائرس یونہی در آیا اور اسے معمولی سمجھ لیا گیا، بجائے اس کے کہ اس کے خلاف بھرپور تیاری کی جاتی مگر ایسا نہیں ہوا۔

جن ملکوں میں سارس (Severe acute respiratory syndrome (SARS) پھیلا تھا تو انہوں نے فوراً سبق حاصل کر لیا تھا اور اب ہمیں بھی جلدی سبق مل گیا ہے!

ویکسین کی تیاری اور دستیابی کے حوالے سے لوگوں میں پائی جانے والی بیتابی کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر فہیم یونس صاحب نے بتایا کہ ہر کام کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ مثلاً انڈر گریجوایٹ کورس عموماً چار سال کا ہوتا ہے۔ کوئی طالب علم بہت ہی زیادہ قابل ہو تب بھی کم از کم دو سال تو لگ ہی جائیں گے۔ لیکن اگر آپ اُس سے یہ توقع رکھیں کہ وہ چھ ماہ کے اندر گریجویٹ بن جائے، تو ایسا نہیں ہوتا۔

کسی دوا کے تیار ہونے میں عموماً پانچ تا دس سال لگ جاتے ہیں۔ ویکسین کی تیاری بھی اس سے کم وقت نہیں لے گی۔

سارس (SARS) کی ویکسین کے بارہ میں بتا دوں کہ سائنسدان اس کی ویکسین تقریباً تیار کر چکے تھے لیکن تب تک یہ وائرس کہیں غائب ہو چکا تھا۔

اگر اٹھارہ مہینوں میں ویکسین بن جائے تو یہ محیر العقول بات ہوگی۔

ویکسین بن بھی جائے تو دیکھنا پڑتا ہے کہ کیا محفوظ بھی ہے یا نہیں۔ اور پھر یہ کہ کیا یہ مؤثر بھی ہے یا نہیں۔ مؤثر ویکسین وہ ہوتی ہے جو کم از کم ایک سال تک بیماری کے خلاف بچاؤ کا کام دے۔

ماسک (Mask) پہننے سے متعلق ایک سوال پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ عام ماسک پہننا کافی ہے۔ این 95- پہننے کی ضرورت نہیں، وہ کلینکل سٹاف کے لئے ضروری ہے۔

ماسک پہننے کا اصل مقصد دوسروں کو خود سے محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔

جب ہم کھانستے ہیں تو ہمارے مونہہ سے تین ہزار (3,000) کے لگ بھگ بلبلے (Droplets) خارج ہوتے ہیں جن میں وائرس موجود ہو سکتا ہے۔ اور جب ہم چھینکتے ہیں تو چالیس ہزار (40,000) بلبلے خارج کرتے ہیں جو چھ فٹ بلکہ اس سے بھی دُور اڑ اڑ کر پہنچ جاتے ہیں۔

تو ماسک پہننا بہت ضروری ہے۔ پابندیاں نرم کرنے کے ساتھ یہ لازمی کر دینا چاہئے کہ کوئی بھی فرد ماسک پہنے بغیر باہر نہ نکلے۔

ایشیا، مثلاً ہانگ کانگ میں آپ دیکھیں گے کہ عموماً لوگ ماسک پہن کر باہر پھرتے ہیں۔ انہوں نے سارس کی وبا کے ایام سے اس عادت کو اپنا لیا ہے۔

یاد رکھیں کہ ابتدا میں کورونا وائرس کے حامل بیس تا چالیس فیصد افراد میں مرض کی کوئی علامت ظاہر نہیں ہوتیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم صحت مند ہیں، ہم کیوں ماسک پہنیں۔ یہ رجحان بالکل غلط ہے۔ کیونکہ وہ اس ابتدائی دَور میں دوسروں کو وائرس لگا رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے سب کو ماسک پہننا چاہئے۔

کورونا ٹیسٹ کے حوالے سے ڈاکٹر فہیم یونس صاحب نے کہا کہ جس طرح میڈیا کے ذریعہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ ایک ہزار ٹیسٹ یا ایک ملین ٹیسٹ دستیاب کر دیئے گئے ہیں، یہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کیا کافی تعداد میں ٹیسٹ دستیاب ہیں یا نہیں؟۔ کافی (Adequate) کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی ماں اپنے بچے کو لے کر ڈاکٹر کے پاس چلی جائے اور کہے کہ بچے کا کورونا ٹیسٹ کر دیں، تو اسی وقت اس کا کورونا ٹیسٹ کر دیا جانا ممکن ہو۔ یہ ہے ٹیسٹ کی تعداد کا کافی ہونا۔ محض کوئی مخصوص تعداد بتا دینا تسلی بخش بات نہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اسی طرح ساٹھ سال یا اس سے بڑی عمر کے افراد یا کمزور قوت مدافعت رکھنے والے افراد کے لئے بھی ہر وقت یہ ٹیسٹ کافی تعداد میں دستیاب ہونے چاہئیں۔ اور اِن کے ساتھ ملنے جلنے والوں کے لئے بھی۔ اور انہیں یہ سمجھانا بھی ضروری ہے کہ ٹیسٹ مثبت آنے پر انہیں قرنطینہ میں رہنا ہوگا۔ اور اِن کے ملنے جلنے والے سب کا بھی ٹیسٹ ہوگا۔ اسی طرح اِس کے پھیلاؤ کو روکا جا سکتا ہے۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ ٹیسٹ کرنا کیوں ضروری ہے؟ تو ڈاکٹر صاحب نے بارش کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ جب بارش ہوتی ہے تو آپ نظر آتی ہے اس لئے آپ کو پتہ چل جاتا ہے کہ بارش ہے، تب آپ چھتری تان لیتے ہیں۔ لیکن وائرس خالی آنکھ سے نظر نہیں آتا، اُس کا پتہ ٹیسٹ سے ہی چلتا ہے تو متاثرہ شخص کی نشاندہی کرنا اور دوسروں کو اُس وائرس سے محفوظ رکھنے کے لئے ٹیسٹ کرنا بہت ضروری ہے۔ وائرس کی بارش نہیں ہوتی بلکہ ژالہ باری ہو رہی ہوتی ہے۔

کیا کورونا وبا کی دوسری لہر بھی آ سکتی ہے؟۔ اس سوال کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے ڈاکٹر فہیم یونس نے کہا کہ ایسا ہونا بعید از قیاس نہیں۔ وبائیں عموماً پورا ٹورنامنٹ کھیلا کرتی ہیں نہ کہ ایک میچ!

موجودہ لہر کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ چھ ماہ جاری رہتی ہے یا دو سال۔ تاہم اتنا ضرور ہے کہ عوام کی تربیت ہو گئی ہے کہ کس طرح مکمل یا جزوی لاک ڈاؤن کیا جاتا ہے، احتیاطی تدابیر پر بہر کیف عمل کرنا بے حد ضروری ہے، وغیرہ۔

اسی طرح شعبہ صحت سے تعلق رکھنے والوں کی معلومات میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ساتھ مختلف ادویات آزمائی جا رہی ہیں، ویکسین پر بھی کام جاری ہے تو امید ہے کہ ان سب باتوں کی بدولت ہم اس وبا کی دوسری لہر سے نبٹنے کے لئے بہتر کارکردگی دکھانے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر عاطف رحمٰن میاں کا مختصر تعارف



پروفیسر ڈاکٹر عاطف رحمٰن میاں کا شمار دنیا کے چوٹی کے ماہرینِ مالیات و معاشیات میں ہوتا ہے۔ آپ پرنسٹن یونیورسٹی امریکہ میں میکرو اکنامکس (Macro-economics) اور فنانس کے پروفیسر ہیں۔ آپ ماضی میں شکاگو، برکلے اور کیلیفورنیا کی یونیورسٹیوں میں بھی اکنامکس کے فاضل استاد رہ چکے ہیں۔ ان دنوں آپ جولیئس رابنوِز (Julius-Rabinowitz) سنٹر فار پبلک پالیسی اینڈ فنانس Center for Public Policy and Finance کے ڈائریکٹر کے طور پر بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ شریک مصنف اور مصنف کے طور پر دو کتابوں، نیز متعدد مستند تحقیقی مضامین کے خالق ہیں۔ 2014ء میں عالمی مالیاتی ادارہ آئی ایم ایف International Monetary Fund (IMF) نے آپ کا شمار دنیا کے ابھرتے ہوئے ان 25 ماہرین معاشیات میں کیا ہے جو مستقبل میں دنیا کی مالیات اور معاشیات سے متعلق سوچ اور نظریات کو نئی جہتیں عطا کرنے والے ہوں گے۔

پروگرام میں اپنی گفتگو کے آغاز میں کورونا کے ہاتھوں چند ہی ہفتوں میں ہر طرح کے کاروبار کے ٹھپ ہو جانے اور اس کی وجہ سے بے شمار افراد کے روزگار چھن جانے سے پیدا ہونے والے مالی اور معاشی بحران پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر عاطف میاں نے کہا کہ پہلی بات جو یاد رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ایک ناقابلِ تصور کائنات میں بس رہے ہیں۔ اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ کوئی بھی ماہر مالیات یا معاشی تجزیہ نگار خواہ کتنا بھی قابل کیوں نہ تھا، بالکل بھی اندازہ نہیں کر سکا تھا کہ اس قسم کی صورت حال پیش آنے والی ہے۔

چنانچہ ایک نادیدہ دشمن نے ہماری معاشیات کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا، اور (امریکہ میں۔ ناقل) 26 ملین افراد کی ملازمتیں اب تک داؤ پر لگ چکی ہیں۔

موجودہ بحران کا تقابلی موازنہ کرنے کے لئے 2008ء کے مالیاتی بحران کو دیکھیں، جسے دِی گریٹ رِی سیشن (The Great Recession) کہا جاتا ہے، تو موجودہ صورت حال اس سے کہیں زیادہ سنگین ہو چکی ہے۔

پروفیسر عاطف میاں نے کہا کہ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کر کیا سکتے ہیں؟

آپ نے بتایا کہ اس سلسلہ میں پہلی اور سب سے اہم بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ ہم نے حواس باختہ نہیں ہونا۔

اس ساری صورت حال کا اچھا پہلو یہ ہے کہ ہمیں علم ہے کہ (یہ عارضی ہے،) اس نے بالآخر چلے جانا ہے۔ یہ تعین تو نہیں کیا جا سکتا کہ یہ صورت حال کب ختم ہوگی۔ لیکن اس نے جانا ضرور ہے۔ لہٰذا حواس باختہ ہونے کی بجائے تیاری پکڑنے اور منظم ہونے کی ضرورت ہے۔

اس کے لئے تیاری اور تنظیم کیسے کی جاتی ہے، اس کے لئے میں جانوروں کی مثال دوں گا، اُن جانوروں کی جو کڑا موسم آنے پر خود کو مردہ بنا کر Hibernation کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ اُن جانوروں کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ وقت باہر نکلنے کے لئے موزوں نہیں، ابھی موسم سازگار نہیں۔

جب جانور اس حالت میں چلے جاتے ہیں تو بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوتے ہیں، حالانکہ وہ مردہ نہیں ہوتے وہ محض اپنی ضروریاتِ زندگی کے ذخیرہ کو بچا رہے ہوتے ہیں۔ خود کو تبدیلی کے لئے تیار کر رہے ہوتے ہیں۔ پھر جب موسم بدلتا ہے تو وہ دوبارہ متحرک ہو جاتے ہیں اور پچھلی حالت کی نسبت زیادہ طاقتور بن کر ابھرتے ہیں۔

بالکل اسی طرح یہی وقت ہے کہ ہماری معیشت بھی خود پر یہی حالت طاری کر لے۔ چنانچہ ہماری اولین ترجیح اِس وقت انسانی زندگیوں کو ضائع ہونے سے بچانے کی ہونی چاہئے۔

اس کے لئے اِس وقت بنیادی ضروریاتِ زندگی کی فراہمی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔لوگوں کو خوراک، ادویات اور چھت دستیاب کر کے دینا ہوگا۔

اسی طرح اس بات کو بھی یقینی بنانا ہوگا کہ جب کہ پوری قوم اس Hibernation حالت میں چلی جاتی ہے تو اِس کی وجہ سے اُس پر پڑنے والے بداثرات دائمی نوعیت اختیار نہ کر سکیں۔(اور یہ صورت حال عارضی ہی رہے۔)

اس کا مطلب واضح کرنے کے لئے میں یہ مثال دینا چاہوں گا کہ جب کوئی ملازم موجودہ صورت حال کے ختم ہوجانے پر واپس اپنے کام پر آنا چاہے تو مالک اور ملازم دونوں کو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

کام کے بارہ میں ادارہ اور اس کا ملازم دونوں مشترکہ طور پر بہت سارے کاموں کے علم کے حامل بن چکے ہوتے ہیں، لہٰذا اُس فائدہ مند باہمی تعلق کا تسلسل برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ہاؤسنگ کے شعبہ میں بھی اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ لوگوں کو گھروں سے بے دخل کر کے اُن کی زندگی ہمیشہ کے لئے اجیرن نہ کی جاسکے۔

فیڈرل گورنمنٹ کو لوکل اور سٹیٹ گورنمنٹس کے لئے فنڈ زبھی جاری کرنے ہوں گے تاکہ وہ اپنے معمولات زندگی جاری رکھ سکیں۔ کیونکہ یہ وقت ایسا ہے جس میں اُن کی ریونیو آمدن کم اور اخراجات زیادہ ہو چکے ہیں۔ایسا کر کے لوگوں کو دائمی بے دخلی سے بچایا جاسکتا ہے۔

پروفیسر عاطف میاں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جیسا کہ انہوں نے پہلے کہا کہ ہم ایک ناقابلِ تصور کائنات کے باسی ہیں تو اس کی زد میں ہمارا قانونی نظام بھی آتا ہے۔اور موجودہ حالات کے تناظر میں قانونی پیچیدگیوں سے آپ کا بار بار واسطہ پڑنا معمول بن سکتا ہے۔

خاص کر ہم موجودہ حالات سے انجان بن کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

عام طور پر کئے جانے والے مالی معاہدات کو لے لیں۔جب کوئی شخص قرض لیتا ہے تو معاہدہ کی رو سے قانوناً وہ اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ حالات خواہ کچھ بھی ہوں اس نے مقررہ وقت پر قرض واپس کرنا ہے۔لیکن اب موجودہ حالات کی وجہ سے، جن کا پہلے سے اندازہ نہیں تھا، آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حالات کچھ بھی نہیں ہوں۔(اور معاہدہ پر اسی طرح سے عمل ہوگا۔ناقل)

اس لئے آپ کو اپنی معیشت چلانے کے لئے مالی معاہدات کی تشکیلِ نو اور اُن کی شرائط پر نظر ثانی کرنے کی بہت زیادہ ضرورت پیش آئے گی۔اور مستقبل میں بھی اِس عمل کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا پڑے گا۔

پروفیسر عاطف میاں نے کہا کہ اس وقت COVID-19 سے جڑے معاشی بحران کا جو ہاتھی کمرے کے اندر گھس آیا ہے اُسے باہر نکالنے کے لئے ہم نے تا حال کچھ نہیں کیا۔اس کی مزید تفصیل اگر کوئی جاننے کا خواہش مند ہو تو میں اسے سوال و جواب کے سیشن میں بیان کر سکتا ہوں لیکن سرِ دست میں اتنا کہوں گا کہ اس سلسلہ میں پہلا مرحلہ ہاتھی کے سر اور درمیانی دھڑ کو کمرے سے باہر نکالنا ہے۔ اور اِس سے میری مراد حد سے زیادہ پائی جانے والی عدم مساوات کا خاتمہ ہے۔ اِس کے بغیر موجودہ وقت میں معیشت کے پہیے کو واپس اپنے ڈگر پر لانا بہت ہی دشوار ہوگا۔

اس سوال کے جواب میں کہ دنیا کی مختلف حکومتوں کے جاری کردہ امدادی پیکج (Stimulus Packages) کے لئے رقومات کہاں سے آتی ہیں اور کب تک یہ بار اٹھایا جاسکتا ہے؟ کیونکہ چھوٹے کاروبار کو زیادہ ہی خطرہ لاحق رہتا ہے، پروفیسر عاطف میاں نے امریکی تناظر کے حوالہ سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ کے لئے اچھی خبر یہ ہے کہ وہ اس وقت اس پوزیشن میں ہے کہ وہ دنیا بھر کے مقابلے میں سب سے اچھے اور دیر تک جاری رہ سکنے والے امدادی پیکجز کا با آسانی متحمل ہوسکتا ہے۔اسے یہ فوقیت بھی حاصل ہے کہ وہ دنیا کے کسی بھی دیگر ملک کی نسبت زیادہ سے زیادہ قرضے بھی لے سکتا ہے اور اس پر اپنے اخراجات کو محدود کرنے کی شرط بھی عائد نہیں کی جاسکتی، جیسا کہ عموماً قرضوں اور ان پر چڑھنے والے سود کی ادائیگیوں کو مدنظر رکھ کر عموماً یہ شرطیں لگادی جاتی ہیں۔

امریکہ کو یہ فوقیت کیسے حاصل ہوئی؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ سالہا سال کے عمل کے نتیجہ میں ہمارے جملہ ادارے خوب مستحکم ہو چکے ہیں۔پس یہی اصل وقت ہے کہ امریکہ اپنی اس طاقت اور فضیلت کو استعمال میں لائے۔امریکہ کو خرچ کرنے سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

تاہم میں کہوں گا کہ اول تو (حکومت کو) دل کھول کر رقم خرچ کرنے کی ضرورت ہے۔اور دوم یہ کہ رقم درست مد میں خرچ کی جائے۔درست مد میں رقم خرچ کرنے کا اصل مطلب یہ ہے کہ یہ رقم اس طبقہ کو محفوظ و مامون رکھنے پر خرچ کی جائے جس کا سب سے زیادہ متاثر ہونے کا خدشہ ہو۔اس طرح سے رقم خرچ کر کے ہم اس بنیادی اصول کو تقویت دے رہے ہوں گے کہ موجودہ بحران میں ہم سب اکٹھے ہیں۔اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ ملکی معیشت کی اکائیوں کی صورت آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔

لہٰذا ہمارا کام حکمت کے ساتھ مالی تنگی کے شکار افراد، بے روزگاروں، مالی تنگی کے شکار چھوٹے کاروباری طبقہ کو اوپر اٹھانا ہونا چاہئے۔نہ کہ پہلے سے کسی مراعات یافتہ گروہ کی گرتی ہوئی ساکھ بحال کرنے (Bail Out) میں رقم لگا دینا۔اور یہ مؤخر الذکر نکتہ بہت ہی اہم ہے۔میں اس پر شروع سے ہی زور دیتا چلا آیا ہوں۔اسی طریق کو اپنا کر ہم اس ہاتھی کو بڑی آسانی سے کمرے سے باہر نکال کر سکتے ہیں۔امریکہ کے پاس ایسا کرنے کے جملہ وسائل و ذرائع وافر مقدار میں موجود ہیں۔

اسی طرح سے چونکہ موجودہ بحران کورونا وائرس کی وجہ سے ہے تو اس پر تحقیق، ٹیسٹنگ، علاج، ویکسین، طبی سہولیات وغیرہ کے لئے بھی بھاری فنڈز دستیاب کر کے دینا بھی ضروری ہے جو کہ امریکہ جیسے مضبوط مالی ساکھ کے حامل ملک کے لئے کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہونا چاہئے۔

کاروبار کھلے رکھنے کے حوالہ سے دنیا کے مختلف ملکوں میں اور پھر امریکہ کی مختلف ریاستوں میں بھی ایک دوسرے سے جداگانہ پابندیاں عائد ہیں۔ان میں سے کون سی ریاست ٹھیک کر رہی ہے اور کون سی غلط کر رہی ہے۔اس حوالے سے عاطف میاں نے کہا کہ اس کا جواب امریکہ کے لئے مختلف ہوگا اور بنگلہ دیش جیسے کسی ملک کے لئے مختلف ہوگا۔امریکہ کو غریب ممالک کی نسبت بہت زیادہ سہولیتیں دستیاب ہیں۔اس لئے امریکہ خوش قسمت ہے کہ یہ وہ کچھ کر سکتا ہے جو مثال کے طور پر بنگلہ دیش کرنے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ نہ ہی امریکہ کو اتنے سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے جو بنگلہ دیش، انڈیا وغیرہ کو اٹھانے پڑ گئے ہیں۔

مگر خیر، بنیادی سوال یہ نہیں ہے کہ کاروبار کو کھول دیا جانا چاہئے یا نہیں۔ بلکہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کاروبار کھولنے کے بارہ میں ہم نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟ پھر یہ کہ اس منصوبہ کے مطابق ہم نے کیا تیاری کی ہے؟ اور اگر کوئی ہنگامی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو اس کے لئے بھی کوئی منصوبہ (Contingency Plan) تیار کر لیا گیا ہے یا نہیں؟

کاروبار، دکانیں وغیرہ کھولنے کا بڑا دارومدار ہماری کورونا کے

ٹیسٹ کرنے کی صلاحیت اور کورونا کیسز کے پھیلنے کی شرح ''آر (R)'' پر منحصر ہے۔

(جسے طبی اصطلاح میں '' آر (R) '' ریپروڈکشن نمبر Reproduction Number کہتے ہیں یعنی وہ طریقہ جس کے ذریعے کسی بیماری کی پھیلنے کی صلاحیت کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔ناقل)

اگر تو یہ شرح بہت ہی کم، یعنی کہ ایک سے کم ہے، تو ترجیحی بنیادوں پر بعض کاروباروں کو کھولنے کی اجازت دے دینی چاہئے۔ لیکن اس کے بعد بھی مریضوں کی شرح پر نظر رکھیں، اگر تعداد بڑھتی نظر آئے تو ترجیحات پر نظرِ ثانی کر لیں، پھر سے پابندیاں لگا دیں۔ اسی طرح سے پھر چلتے جائیں۔ وسائل تو موجود ہی ہیں، انہیں استعمال میں لانے کا وقت ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں پروفیسر عاطف میاں نے کہا کہ چھوٹے بزنس ڈیجیٹل ٹیکنالوجی Digital Technology کے ذریعہ بھی اپنا کاروبار جاری رکھ سکتے ہیں۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ پابندیاں نرم ہوں تو سب سے پہلے چھوٹے تاجروں کو اجازت ملنی چاہئے کہ وہ اپنا کاروبار کھولیں۔

حکومت کی طرف سے مستحق افراد کو کوپن (Coupon) جاری کئے جاسکتے ہیں جن کے بدلے وہ مقامی تاجروں سے ضروری اشیائے صرف حاصل کرسکیں۔ اس سے مقامی گاہک اور مقامی دکانداروں، دونوں کا فائدہ ہوگا۔ یہ کوپن حکومت کے امدادی پیکج کا حصہ ہوں۔

آخر پر آپ نے اس امر پر زور دیا کہ موجودہ حالات میں عالمی برادری کا ایک مستحکم اور مالدار رکن ہونے کی حیثیت سے امریکہ ایک مثالی کردار ادا کرسکتا ہے۔ اگر دنیا کے غریب ترین ممالک قرضوں میں جکڑے ہوئے ہیں تو وہ انہیں اس بوجھ سے آزاد کرواسکتا ہے، اس طرح سے دنیا بھر سے اُس نے جو کچھ کمایا وہ دنیا کو واپس لوٹا سکتا ہے۔ یہی وقت ہے امریکہ کے لئے اصل طاقت اور بڑائی دکھانے کا۔

اگر امریکہ ایسا کرتا ہے تو وہ دنیا کے دل جیت کر ایسے سیاسی اور جغرافیائی فوائد حاصل کرسکے گا جو دائمی اور پائیدار نوعیت کے ہوں گے۔

لیکن اگر دیگر ممالک یہ دیکھ رہے ہوں کہ اس بحران سے دو چار ہوکر امریکہ تو خود اپنی معیشت نہیں سنبھال سکتا، اپنا ہیلتھ سسٹم مؤثر طریق پر نہیں چلا سکتا تو اِس صورت میں دنیا میں اس کی قائم ساکھ کو سخت دھچکا لگے گا۔

مستقبل میں اس قسم کے اور پروگرام بھی منعقد کئے جائیں گے، جس کے لئے پیشگی سوالات بھی بھجوائے جاسکتے ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے قارئین کرام اس پروگرام کی ریکارڈنگ دیکھنے اور سننے کے لئے درج ذیل لنکس میں سے کسی ایک پر کلِک کر کے مستفید ہوسکتے ہیں:

https://usa.humanity first.org/hf-events/covid-19-game-changer-for-life/

https://www.youtube.com/w-2atch?v=apALxTVjSso

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔11 مئی 2020ء)

ولادت باسعادت

عزیزم امان سراج ایاز سلمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نجیب اللہ خاں ایاز صاحب مربی سلسلہ سیکرٹری محترم امیر صاحب کینیڈا اور محترمہ ڈاکٹر ساجدہ شاہدہ صاحبہ کو مورخہ 21 جون 2020ء فرزندِ ارجمند سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت وعنایت اس بچے کا نام ''امان سراج ایاز'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ نو کی مبارک سکیم میں شامل ہیں۔

عزیزم امان سراج ایاز سلمہ، مکرم رانا شوکت محمود صاحب اور محترمہ سائرہ شوکت صاحبہ آف ناگویا جاپان کے پوتے، مکرم سرفراز احمد خاں صاحب اور محترمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ آف وان کینیڈا کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت سے نومولود عزیزم امان سراج ایاز سلمہ کی درازیٔ عمر، خادم دین اور خلافت کے فدائی ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مقروض کے معاملہ میں ایک انتباہ

مقروض جھوٹ بولتا اور وعدہ خلافی کرتا ہے

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں کسی کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارہ میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک شخص جب مقروض ہوجاتا ہے تو بات کرتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرکے خلاف ورزی کرتا ہے۔

(صحیح بخاری. کتاب الاستقراض واداء الدیون باب من استعاذمن الدین)

(بحوالہ کتاب تلقینِ عمل صفحات 373/369 ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ۔5 نومبر 2011ء، صفحہ 3)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جماعت جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی مرکزی انتظام کے تحت کروانا چاہتے ہیں، وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقم جلد از جلد شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا کو بھجوادیں تاکہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں اُن کی طرف سے قربانی کا انتظام کرادیا جائے۔

قربانی کا بکرا: 150.00 ڈالر

قربانی گائے: 65.00 ڈالر

(ایک گائے میں سات حصے ہوسکتے ہیں۔455=7x6)

خالد محمود نعیم

نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

کورونا وائرس کے اینٹی جن اور اینٹی باڈی ٹیسٹ اور ہرڈ امیونٹی

مکرم پروفیسر ڈاکٹر اُمّ الرزاق کارمائیکل صاحبہ

یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

آج کل دنیا میں کورونا وائرس کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کے بارہ میں بہت ہی زیادہ معلومات سوشل میڈیا، ٹی وی اور اخبارات وغیرہ کے ذریعے دنیا کو دی جارہی ہیں اور ضرورت سے زیادہ معلومات لوگوں کے ذہنوں میں شبہات پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔لوگ کورونا وائرس کے ٹیسٹ کی بات کرتے ہیں۔ اِس بیماری کی تشخیص کے لئے یا کہنا چاہئے کہ اس سے متعلق مختلف قسم کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔ ہم نے اپنے قارئین کے لئے کچھ معلومات اکٹھی کی ہیں جنہیں یہاں عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اِس بیماری کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔ آمین

Antigen Test (اینٹی جن ٹیسٹ)

کورونا وائرس انسان کے حلق میں اکٹھا ہوجاتا ہے اور اپنے بے حد پتلے بنچوں کی مدد سے انسان کے خلیات میں داخل ہوکر بیماری پیدا کرتا ہے جسے COVID-19 کا نام دیا گیا ہے۔ وائرس Protein یعنی لحمیات سے بنا ہوتا ہے۔ اینٹی جن ٹیسٹ کے لئے حلق سے ایک پتلی سی ڈنڈی (Swab) کے ذریعے کچھ مواد اکٹھا کرلیا جاتا ہے۔ اِس مواد کو ایک جراثیم سے پاک لفافے میں ڈال کر لیبارٹری میں لے جایا جاتا ہے۔ وہاں پر خاص مشینوں کے ذریعے کورونا وائرس کی لحمیات یعنی اینٹی جن کا سراغ لگایا جاتا ہے۔ لحمیات ڈی این اے (DNA) پر پائے جاتے ہیں۔ ایک خاص مشین کے ذریعے کورونا وائرس کے ڈی این اے کی لاکھوں کاپیاں بنا کر اِن کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ اِس طرح سے اِن مریضوں میں بیماری کی تشخیص کی جاتی ہے جن کو COVID-19 ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔ اینٹی جن ٹیسٹ کے ذریعے بیماری کی تشخیص کی جاتی ہے۔

Antibody Tests (اینٹی باڈی ٹیسٹ)

جب کورونا وائرس جسم میں داخل ہوتا ہے تو جسم کے مدافعتی نظام کو حرکت میں لاتا ہے۔ وائرس کی اینٹی جن کو ختم کرنے کے لئے جسم بھی کئی طرح کے مدافعتی مادے پیدا کرتا ہے۔ انسانی جسم میں خون کے اندر سفید جرثومے (WBC) ہوتے ہیں جن کا کام مدافعتی خلیات اور مادے پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اِس طرح انسانی جسم کسی بھی وائرس یا جرثومے کا مقابلہ کرتا ہے۔ انسان کا جسم کئی قسم کی اینٹی باڈیز بنا سکتا ہے۔ ان کو امیونوگلوبن (Immunoglobins) کہا جاتا ہے۔ جب کورونا وائرس انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے تو سات دن کے اندر اندر امیونوگلوبن ایم جس کو آئی جی ایم کہا جاتا ہے انسانی جسم میں پیدا ہوجاتی ہے اور وائرس کا مقابلہ کرتی ہے۔ جیسے جیسے وائرس کم ہونے لگتا ہے۔ آئی جی ایم کی مقدار بھی کم ہوجاتی ہے اور جب مریض پوری طرح تندرست ہوجاتا ہے تو آئی جی ایم بھی جسم سے غائب ہوجاتی ہے۔

اِس دوران انسانی جسم ایک اور طرح کی امیونوگلوبن بھی بناتا ہے۔ جس کو آئی جی جی کہا جاتا ہے۔ آئی جی جی (IGG) وائرس کے حملے کے 14 دن بعد جسم میں بنتی ہے اور لمبے عرصے تک انسانی جسم میں رہتی ہے۔ آئی جی جی کے ذریعے انسانی جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور انسان وائرس کے حملے سے محفوظ رہتا ہے۔

سائنس دانوں نے آئی جی جی کی بنیاد پر اینٹی باڈی ٹیسٹ بنایا ہے۔ جس سے یہ تشخیص ہوسکتی ہے کہ آیا کوئی شخص اس بیماری سے گزر چکا ہے اور اس کا جسم آئندہ اِس وائرس کے حملے کا مقابلہ کرسکتا ہی نہیں۔

Vaccination یا ٹیکہ

ٹیکے کے ذریعے انسانی جسم میں وائرس کی بہت ہی تھوڑی سی مقدار داخل کردی جاتی ہے۔ یہ مقدار انسان کے مدافعتی نظام کو ہوشیار کردیتی ہے اور انسانی جسم آئی جی ایم اور آئی جی جی بنانے لگتا ہے۔ مگر وائرس کی مقدار اتنی تھوڑی ہوتی ہے یا وائرس کا ایسا حصہ جسم میں داخل کیا جاتا ہے، جس سے انسان کو بیماری نہ ہوسکے۔ یہ ہی بنیاد ہے جس پر بچوں کو Measles، Mumps اور روبیلا کے ٹیکے بچپن میں لگائے جاتے ہیں۔ اِن ٹیکوں کے ذریعے بچوں میں قوتِ مدافعت پیدا ہوجاتی ہے اور بڑے ہوکر وہ بیماری کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔

Herd Immunity

(ہرڈ امیونٹی اجتماعی قوتِ مدافعت)

جب آبادی کے بڑے حصے میں مدافعتی نظام پیدا ہوجائے تو اِس کو ہرڈ امیونٹی کہا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں وائرس ایک آدمی سے دوسرے کو بیماری نہیں دے سکتا کیونکہ آبادی کا زیادہ تر حصہ وائرس کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوچکا ہوتا ہے۔

اِس لئے آج دنیا کے سائنسدان اس کوشش میں ہیں کہ ایک Vaccine یا ٹیکہ ایجاد کرلیں تاکہ کورونا وائرس کے خلاف زیادہ تر لوگوں میں اینٹی باڈیز پیدا ہوجائیں اور وہ بیماری کا مقابلہ کرسکیں۔

آج کل سائنسدان اینٹی باڈی ٹیسٹ بھی بنانے کی تگ و دو میں ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کا ٹیسٹ کرکے معلوم کیا جاسکے کہ کتنے افراد میں اس وائرس کے خلاف اینٹی باڈیز تشکیل پاچکی ہیں لہٰذا انہیں اب کورونا سے خطرہ نہیں۔ ایسے لوگوں کو ویکسین کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔ اس ٹیسٹ کی اہمیت اس لئے بھی بہت زیادہ ہے کیونکہ آبادی کی غالب اکثریت کے ٹیسٹ کرکے ان سے حاصل ہونے والے نتائج کی بنیاد پر یہ فیصلہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے کہ حکومتی احکامات کی بنا پر عائد کئے جانے والے لاک ڈاؤن (Lockdown) کو کب ختم کیا جائے۔

خدا تعالیٰ اس وبا کے دنوں میں ہم سب پر رحم کرے اور ہمیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل لندن۔ یکم مئی 2020ء)

کورونا وائرس کی بیماری۔ مستند معلومات اور مفید احتیاطی تدابیر

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

دسمبر 2019ء میں چین کے شہر Wuhan سے ایک نئی بیماری کی وباء شروع ہوئی۔ اور اس تیز رفتاری کے ساتھ یہ وباء دنیا بھر میں پھیلتی جا رہی ہے کہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) اسے عوام الناس کے لئے عالمی سطح کی ہنگامی صورت حال قرار دے چکی ہے۔ ایک خاص قسم کے کورونا وائرس سے پھیلنے والی اس بیماری کا نام COVID-19 ہے۔ جو اب تک کی معلومات کے مطابق انسانوں سے انسانوں میں منتقل ہوتی ہے۔ اس وباء کے نتیجے میں اکثر ممالک میں گھروں سے باہر تمام سرگرمیاں معطل ہو چکی ہیں۔

اجتماعات، جلسوں اور ہر قسم کی Gatherings پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ تعلیمی ادارے، کاروباری مراکز اور دفاتر وغیرہ سب بند ہیں۔ کئی ممالک میں Lock Down اور کرفیو تک کی نوبت آ چکی ہے اور لوگ گھروں میں محصور ہیں۔ دنیا بھر میں ہر روز ہزاروں نئے لوگ اس بیماری سے متاثر ہو رہے ہیں اور ہلاکتوں کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ حکومتی سربراہان بھی عملاً یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ

حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ تواب ہے

یہ بیماری آخر ہے کیا؟ کیسے پھیلتی ہے؟ کن لوگوں کو متاثر کرتی ہے؟ اس کا علاج کیا ہے؟ اور اس سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر کیا ہیں؟ موجودہ حالات میں اِس بارہ میں مستند معلومات کا ہونا ہم سب کے لئے نہایت ضروری ہے۔

یہ بیماری ایک خاص قسم کے کورونا وائرس سے پیدا ہوتی ہے۔ جو نہایت تیزی سے پھیلنے والا جراثیم ہے۔ اور بہت تھوڑے وقت میں انسانوں کو بیمار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ وائرس ان چھوٹے قطروں سے پھیلتا ہے جو کہ وائرس سے متاثرہ لوگوں کے چھینکنے اور کھانسنے یا سانس لینے کی وجہ سے ہوا میں پھیل جاتے ہیں اور مختلف اشیاء کی سطحوں پر بھی کافی دیر تک موجود رہتے ہیں۔ ایسے شخص کے ساتھ ہاتھ ملانے، گلے ملنے یا وائرس سے آلودہ مقامات پر ہاتھ لگانے سے وائرس آپ کے جسم پر منتقل ہو جاتا ہے اور جب آپ اپنے ہاتھ سے آنکھیں، ناک یا منہ یا چہرے کا کوئی اور حصہ چھوتے ہیں تو یہ وائرس آنکھوں کی جھلیوں، ناک یا منہ کے راستے آپ کے حلق اور پھر سانس کی نالی سے ہوتا ہوا پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔ وائرس انسانی جسم میں داخل ہونے کے بعد بیماری کی علامات بعض لوگوں میں دو روز بعد ظاہر ہو جاتی ہیں لیکن بعض میں کچھ دنوں بعد، یہاں تک کہ کچھ لوگوں میں تو پندرہ دن گزرنے کے بعد ہی ابتدائی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ گویا یہ ضروری نہیں کہ وائرس سے متاثرہ شخص کا پندرہ دنوں تک بظاہر علم ہو سکے۔ اس لئے ہمیں ہر شخص سے ملنے میں احتیاط کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ بظاہر تندرست دکھائی دینے والا شخص، خود وائرس سے متاثر ہو چکا ہو جس کا اُسے بھی علم نہ ہو، اور وہ اب وائرس پھیلانے کا موجب بن رہا ہو۔ وائرس سے متاثرہ شخص کو ابتدائی طور پر بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ اِس کے علاوہ جسم میں درد اور کمزوری وغیرہ بھی اس کی علامات میں شامل ہیں۔ نیز کچھ مریضوں کو نزلہ، زکام، چھینکوں یا متلی، قے، پتلے پاخانوں کی شکایت بھی ہو سکتی ہے۔

تاہم اگر کسی شخص کو یہ علامات خصوصاً بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی ہو تو اسے گھر پر ہی رہنا چاہئے۔ جس حد تک ممکن ہو اپنے گھر کے اندر بھی گھر کے دوسرے افراد سے خود کو علیحدہ کر لینا چاہئے اور جلد سے جلد اپنے ڈاکٹر، قریبی ہسپتال یا حکومت کی طرف سے مشتہر کئے گئے نمبروں پر بذریعہ فون رابطہ کرنا چاہئے۔ اور پھر ان کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرنا چاہئے۔ ان علامات کی صورت میں اگر کورونا وائرس کی بیماری کا شبہ ہو تو پھر اس کا لیبارٹری ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ رپورٹ عموماً ایک دو روز میں مل جاتی ہے۔

اگر آپ کو بیماری کا شبہ ہو یا رپورٹ اگر پازیٹو Positive ہو اور تکلیف زیادہ نہ ہو تو پھر گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اکثر مریضوں میں یہ بیماری ہفتہ دس دن بعد خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ مریض کو گھر پر ہی رہتے ہوئے خود کو دوسرے اہل خانہ سے علیحدگی اختیار کر کے صرف کچھ احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ مکمل آرام، ٹھنڈی حالت کی بجائے گرم یا نیم گرم حالت میں کھانا پینا، بھاپ لینا، مجوزہ ہومیو ادویات وغیرہ سب فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔ بخار کے لئے Paracetamol استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اور Brufen دوائی لینے سے منع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کھانسی کا شربت اور دیگر علامات کے لحاظ سے ان کی دوائی استعمال کی جاتی ہے۔ 80 فیصد سے زائد لوگوں میں یہ بیماری آگے نہیں بڑھتی۔ لیکن بہت تھوڑے مریضوں میں یہ بیماری شدت بھی اختیار کر سکتی ہے جس کے نتیجہ میں سونگھنے کی حس ختم ہو جانا، نمونیا کی شکل، سانس لینے میں شدید دشواری، سینے میں درد یا بعض دیگر پیچیدگیاں رونما ہو سکتی ہیں، اس صورت میں ہسپتال میں داخل ہونے اور آکسیجن یا مصنوعی تنفس کی مشینوں کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ اس بیماری کا کوئی قطعی علاج ابھی تک معلوم نہیں کیا جا سکا اگرچہ بہت سی دوائیوں کو علاج کے لئے آزمایا جا رہا ہے اور بعض مریضوں میں بعض دوائیوں کے استعمال سے ان کے تندرست ہو جانے کا مشاہدہ بھی کیا جا رہا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ جلد کسی دوائی کے یقینی مفید ہونے کے بارہ میں حتمی رائے قائم ہو سکے گی۔ اِس وقت اکثر مریضوں میں علاج زیادہ تر علامات کے علاج پر ہی مشتمل ہے۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ اس بیماری میں مبتلا اکثر مریض جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں اور 100 بیمار لوگوں میں سے صرف چند افراد میں ہی یہ بیماری جان لیوا ثابت ہو رہی ہے۔ لیکن یہ وائرس ان افراد میں زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے جن کی قوتِ مدافعت کم ہوتی ہے مثلاً عمر رسیدہ افراد، ذیابیطس، دل کی تکلیف یا کینسر جیسی بیماریوں کے مریض یا تمباکو نوشی کرنے والے افراد اور پھیپھڑوں کی کسی بیماری میں مبتلا افراد وغیرہ۔

مختلف بیماریوں سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے یا ویکسینز (Vaccines) دریافت کی جا چکی ہیں۔ بعض وائرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی ویکسینز (Vaccines) بھی موجود ہیں جن کا نہایت کامیابی سے ان بیماریوں سے بچاؤ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن چونکہ کورونا وائرس کی یہ قسم اور اس سے پیدا ہونے

والی بیماری چند ماہ پہلے ہی ظاہر ہوئی ہے۔اس لئے سائنسدان مسلسل اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں لیکن تاحال اس بیماری سے بچاؤ کے لئے ویکسین (Vaccine) بنانے میں انہیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوسکی۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہومیو ماہرین کے مشورہ سے جو ہومیو ادویات حفظِ ماتقدم کے طور پر تجویز فرمائی ہیں ان کا باقاعدگی سے استعمال اس بیماری کی وباء کے دنوں میں سب احباب کو ضرور کرنا چاہئے۔

چونکہ اس بیماری سے بچاؤ کے لئے کوئی ویکسین (Vaccine) نہیں ہے اور معین علاج بھی ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا اس لئے احتیاطی تدابیر اختیار کر کے ہی ہم اس بیماری سے ایک حد تک اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں Phyical Distancing یعنی سماجی فاصلہ رکھنا، بیماری سے بچاؤ کے لئے نہایت اہم ہے۔ سماجی فاصلہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ حتی الوسع گھروں میں رہیں، مصافحہ یا معانقہ سے گریز کریں۔ دوسرے شخص سے کم از کم ایک میٹر یا تین فٹ فاصلہ رکھیں، مجمع سے بچیں، غیر ضروری سفر سے اجتناب کریں، خواتین اور بچے گھر پر رہیں، بچے کھیل کے لئے بھی باہر نہ جائیں، بازاروں میں جانے سے اجتناب کریں۔ کسی جنازہ کی صورت میں بھی اپنی شرکت کو محدود رکھیں۔ معمولی مرض کی صورت میں ہسپتال کا رخ نہ کریں۔ اگر ہسپتال جانا بھی پڑے تو بنیادی تحفظ ماسک، سینیٹائزر Sanetizer، دستانے Gloves پہن کر جائیں اور مریض کے ساتھ ایک سے زیادہ افراد نہ ہوں۔

ہاتھوں اور چہرہ کی صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔ صابن کے ساتھ کم از کم بیس سیکنڈ تک دن میں کئی مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئیں۔ خاص طور پر کھانسنے یا چھینک آنے کے بعد، کھانا کھانے سے پہلے، واش روم کے استعمال کے بعد، کرنسی نوٹوں کے لین دین کے بعد یا جب بھی آپ کو ہاتھ صاف نہ محسوس ہوں۔ اپنی آنکھ، ناک یا منہ کو چھونے سے اجتناب کریں۔ دروازوں کے ہینڈل، لائٹ سوئچ، سیڑھیوں کے سہاروں Stair Railing، کرسی، میز وغیرہ کو چھونے کے بعد ہاتھ صابن سے دھولیں۔ ہاتھوں پر Hand Sanitizer جس میں الکحل شامل ہو کا استعمال بھی مفید ہے۔

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہماری اس طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

’’گو مصافحوں سے تعلق بڑھتا ہے، محبت بڑھتی ہے، لیکن آج کل اس بیماری کی وجہ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ مزید فرمایا: آج کل جو ڈاکٹرز احتیاط بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہاتھ اور چہرہ صاف رکھیں۔ ہاتھ اگر گندے ہیں تو چہرے پر ہاتھ نہ لگائیں اور ہاتھوں پر سینیٹائزر (Sanitizer) لگا کر رکھیں یا دھوتے رہیں۔ لیکن مسلمانوں کے لئے ہمارے لئے اگر کوئی پانچ وقت کا نمازی ہے اور پانچ وقت باقاعدہ وضو بھی کر رہے ہیں، ناک میں پانی بھی چڑھا رہے ہیں، اس سے ناک صاف ہو رہا ہے اور صحیح طرح وضو کیا جا رہا ہے تو یہ صفائی کا ایک ایسا اعلیٰ معیار ہے جو سینیٹائزر (Sanitizer) کی کمی کو پورا کر دیتا ہے۔

بہر حال جو وضو ہے اور اگر صحیح طرح وضو کیا جائے تو ظاہری صفائی بھی ہے اور انسان جب وضو جو کرے گا اور پھر نماز بھی پڑھے گا تو یہ ایک روحانی صفائی کا بھی ذریعہ بن جاتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 6 مارچ 2020ء)

Respiratory Hygiene کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ کھانستے یا چھینکتے وقت بعض باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

اپنی کہنی، آستین، یا ٹشو پیپر Tissue Paper میں کھانسیں یا چھینکیں اور استعمال شدہ ٹشو پیپر Tissue Paper کو صحیح طریقہ سے Dust bin میں تلف کیجئے۔ اس کو دوبارہ استعمال نہ کریں۔

جہاں تک ممکن ہو چہرے پر ماسک پہنا جائے۔ کچھ ہفتے پہلے تک یہی خیال کیا جاتا تھا کہ یہ وائرس ہوا میں معلق نہیں رہتا اس لئے کہا جاتا تھا کہ اگر آپ صحت مند ہیں تو عام طور پر ماسک کا استعمال آپ کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا۔ لیکن بعد کے مشاہدات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ وائرس ہوا میں بھی کچھ دیر تک رہتا ہے اس لئے اب ہر شخص کو ماسک پہننے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ خاص طور پر اگر آپ کو نزلہ زکام کی علامات ہیں یا آپ کورونا کے مریض ہیں یا آپ کو کسی کے بہت قریب بیٹھنا ناگریز ہے یا آپ کسی ناگزیر ضرورت سے بازار وغیرہ گئے ہیں یا آپ طبی عملہ میں سے ہیں تو عام سرجیکل ماسک پہن سکتے ہیں۔ N-95 ماسک کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب طبی عملہ انتہائی نگہداشت یا Special Care Unit میں کام کر رہا ہو یا کوئی خاص پروسیجر Procedure کیا جا رہا ہو۔

عام سرجیکل ڈسپوزیبل ماسک پہننے سے پہلے ہاتھ صابن سے اچھی طرح دھولیں، ماسک کے رُخ کا درست تعین کرنے کے بعد ماسک پہنیں اور پھر اس کی بیرونی سطح کو ہاتھ نہ لگائیں۔ ایک ماسک کا کئی دنوں تک استعمال درست نہیں، اگر گندہ یا گیلا نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ ایک دن تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

استعمال کے بعد ماسک کو صحیح طریق پر ڈسٹ بن میں تلف کریں۔ اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھا کر بھی اس بیماری سے بچنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

اس مقصد کے لئے متوازن غذا استعمال کرنی چاہئے۔ گویا غذا ملی جلی چیزوں پر مشتمل ہو اور اس میں پھلوں مثلاً مالٹے، مسمی، لیموں اور سبزیوں کا زیادہ استعمال کریں۔ آٹھ سے دس گلاس پانی روزانہ پئیں۔

بہتر ہے کہ نیم گرم پانی ایک گھنٹے یا آدھے پونے گھنٹے بعد ایک دو گھونٹ پی لیا جائے۔ پھر روزانہ گھر کے اندر واک Walk یا کوئی ورزش کی جائے۔ نیز اپنے آرام پر بھی توجہ دینی چاہئے۔

اس بارہ میں ہمیں پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہئے:

’’اپنے جسم کی قوت مدافعت بڑھانے کے لئے اپنے آرام کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ بچوں کو بھی عادت ڈالیں کہ جلدی سوئیں اور جلدی اٹھیں اور آٹھ نو گھنٹے کی نیند پوری کر کے جلدی اٹھیں۔ پھر بازاری چیزیں کھانے سے بھی پرہیز کریں۔ ان سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ خاص طور پر یہ جو چپس (Chips) وغیرہ کے پیکٹ ہیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 20 مارچ 2020ء)

جسم میں اگر کسی چیز کی کمی ہے مثلاً وٹامن بی، سی، ڈی، تھائیرائڈ ہارمون Thyroid Hormones تو اسے دُور کرنے کے لئے دوائی یا غذا استعمال کی جائے، کوئی مستقل بیماری ہے تو اس کا علاج بھی باقاعدگی سے جاری رکھا جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ چونکہ پھیپھڑوں کی بیماری ہے اس لئے تمباکو نوشی سے مکمل پرہیز کیا جائے۔

یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ اس بارہ میں افواہوں پر کان نہ دھریں، نہ ہی سنی سنائی بات آگے پھیلائیں۔ حکومتی اور جماعتی ہدایات پر پورے طور پر عمل کریں۔ تازہ معلومات حاصل کرنے کے مستند ذرائع آپ کے علم میں ہونے چاہئیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائیزیشن کی ہیلپ لائن Help Line اس غرض کے لئے نہایت مفید ہے۔

ہمارے پیارے امام نے اس وباء کے ذکر کے ساتھ ہمیں خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

(باقی صفحہ 40)

نماز میں خشوع وخضوع اور لذت کا پیدا کرنا بھی خدا کا ہی کام ہے

بعض لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ نماز میں خشوع وخضوع پیدا نہیں ہوتا اس لئے نماز میں لذت محسوس نہیں ہوتی۔اس کا حل بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

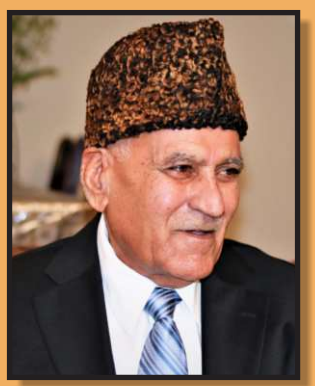
اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون (سورالماعون 107 :5-6) یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے مگر جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہوسکتا اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات، غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔

(ملفوظات۔جلد 5، صفحہ 403)

نماز کیا چیز ہے؟ نماز دراصل رب العزت سے دعا ہے۔جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ وبکا کی لذت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے، پیدا ہو جائے گی۔اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اسی طرح بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔

(ملفوظات۔جلد 2، صفحہ 615)

شعبہ تربیت جماعت احمدیہ کینیڈا



سائنس کی اساس قرآن کریم ہے

مکرم قاضی محمد حارث صاحب، ٹرانٹو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ علم میں اضافہ کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے، غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں علم کو بڑھانے کی دعا سکھائی گئی ہے اور یہ فرمایا کہ ''یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔'' (سورۃ طٰہٰ 115:20)

علم ایک وسیع اور جامع لفظ ہے جس میں ہر قسم کا علم شامل ہے اس میں دین اور دنیا کے علم کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ علوم کو انسان نے اپنے مفاد کی خاطر خود تقسیم کیا ہے اور اسے دینی یا دنیاوی علوم کا نام دیا ہے۔ حالانکہ علم دینی ہو یا دنیاوی، علم تو محض علم ہی ہے۔ کیونکہ ہر قسم کے علم کی اساس دین ہی ہے۔ اس لئے ہر قسم کا علم دینی ہے۔ مظاہر کائنات کا مطالعہ یا ان کی کھوج لگانا دنیاوی نہیں، دینی ہے بلکہ اصل دین تو ہے ہی یہ کہ اس کائنات کا کھوج لگا کر اور اس پر غور و فکر کر کے بنی نوع انسان کی زندگی کو آسان بنایا جائے۔ لیکن انسان اپنے مخصوص اغراض و مقاصد کے حصول کی خاطر علم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ ایک علم الادیان اور دوسرا علم الابدان۔ حالانکہ دونوں کا اصل ایک ہی ہے اور وہ ہے قرآن کریم۔ اس مضمون میں یہ ثابت کرنے کی سعی و کوشش کی گئی ہے کہ قرآن کریم وہ عظیم اور مبسوط کتاب ہے جو علم کا خزانہ اور منبع ہے اور انسان کی راہنمائی کرتی ہے اور یہ ہر قسم کے علم کی اساس ہے۔

عام تاثر یہ اُبھرتا ہے کہ علم الادیان کا حصول اجر و ثواب کا موجب ہے۔ جب کہ علم الابدان مذہب اور روحانیت سے دُور لے جاتا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ تو کسی مخصوص علم کی نشاندہی نہیں کرتیں، آپؐ فرماتے ہیں:

علم حاصل کرو خواہ تمہیں سمندر کی گہرائیوں میں جانا پڑے۔

(بحارالانوار۔277/71)

پھر فرمایا: علم مومن کی گم کی شدہ شئے ہے۔ علم مومن کی میراث ہے۔

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ۔ حدیث220)

احادیث مبارکہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم کو صرف علم ہی سمجھتے تھے اور اس میں تخصیص نہیں فرماتے تھے۔ یہ بھی مشہور واقع ہے کہ غزوہ بدر کے بعد قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ آیا تو قیدیوں سے کہا گیا کہ کہ جو مسلمان بچوں کو علم سکھا دے وہ آزاد ہے۔ کیا کفار نے مسلمان بچوں کو دین سکھانا تھا؟ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم کو تقسیم نہیں کرتے تھے اور علم سے ان کی مراد صرف علم ہی تھا۔

یہ دینی یا دنیاوی علوم کی تقسیم بعد کی بات ہے جس کی بنا پر اسلام کے تمام مکاتب فکر یا فرقوں نے جتنے بھی مدارس یا جامعات قائم کئے۔ اُن میں ہر مکتبہ فکر یا فرقہ اپنے نظریات اور خیالات کے مطابق تعلیم دینے لگا اور اُس کو دینی تعلیم کا نام دیا اور کسی بھی مدرسہ یا جامعہ کے طالب علم نے کوئی ایجاد نہیں کی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جب کوئی سائنسی ایجاد ہوئی ہے مثلاً ذرائع نقل و حمل، رسل و رسائل یا آمد و رفت میں ترقی ہوئی تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں اس کی پہلے سے خبر دے دی گئی تھی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب علمائے دین جانتے تھے کہ قرآن کریم میں یہ خبر ہے اور ایسا ہونا ہی ہے کیونکہ قرآن کریم کی خبر تو برحق ہے تو کسی دینی مدرسہ یا جامعہ سے فارغ التحصیل عالم یا فاضل نے اسے پورا کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ یہ ایجادات ان لوگوں کے ذریعہ کیوں پوری ہوئیں جن کو مسلمان مردود اور جہنمی قرار دیتے ہیں یا لادین کہتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں لیکن اسلام کی حقانیت اللہ تعالیٰ، اُن کے ذریعہ ثابت کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی وعدہ ہے۔ جس نے کوشش کی اس نے پالیا فرمایا:

''اور انسان کو وہی ملتا ہے جس کی کوشش کرتا ہے۔''

(سورۃ النجم 40:53)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے لفظ 'انسان' فرمایا ہے 'مسلم' نہیں فرمایا۔ تمام بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اس کا وعدہ سب کے لئے ہے اور وہ اپنے وعدہ کے مطابق اُس شخص کو نوازتا ہے جو اُس کے حکم پر شعوری یا غیر شعوری طور پر عمل کرتا ہے۔ اور اسلام کے علمبردار دوسروں کی محنت و کاوش پر اتراتے ہیں کہ اسلام نے یہ چودہ، پندرہ سو سال پہلے خبر دے دی تھی۔ مختلف مفسرین نے اپنے اپنے انداز میں قرآن مجید کی تشریح کی ہے اور سب کا نکتہ نگاہ الگ الگ ہے کیونکہ ہر مفسر اپنے مکتبہ فکر یا دائرے میں رہ کر قرآن کریم کی تشریح کرتا ہے۔ اس پر کسی شاعر نے کہا ہے

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

کوئی مفسر یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ اس کی تفسیر الہامی ہے، جب الہامی نہیں تو ظاہر ہے کہ اس کا ذاتی یا اس کے مکتبہ فکر یا فرقہ جس سے وہ تعلق رکھتا ہے یہ اس کا نظریہ ہے جس سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور وہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔

اسلام میں مختلف لوگوں نے مختلف پہلوؤں سے قرآن کریم کی تفاسیر کی ہیں۔ بعضوں نے علم تعبیر رویا کا سہارا لیا، بعضوں نے علم الہندسہ سے بعض نتائج اخذ کئے۔ بعضوں نے علم الحدیث کو ہی معیار قرار دیا۔ فقہائے اربعہ نے فقہی پہلوؤں سے بحث کی ہے اور علم الرائے کو بھی تفسیر میں جگہ دی ہے۔

قرآن کریم کے علوم و معارف اس کی شان و شوکت کے مطابق بیان کرنا صرف خدا تعالیٰ کی راہنمائی اور تائید سے ممکن ہے۔ کسی انسان کا محض اپنی کوشش سے مزکی بن جانا ممکن نہیں ہے۔

ذاتی رائے بسا اوقات لاعلمی، عدم واقفیت اور عدم تجربہ کی وجہ سے درست ثابت نہیں ہوتی۔

ایک مشہور واقع ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ لوگ کھجوروں کو پیچھ یا کٹ لگا رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو؟ کٹ لگانے والوں نے سمجھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کٹ لگانے سے شاید منع فرمایا ہے، انہوں نے کٹ نہ لگائے اس سال کھجوروں پر پھل کم پڑا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا میں کاشتکار نہیں ہوں مجھے کیا معلوم کہ اس طرح پھل کم پڑتا ہے جو تم بہتر جانتے ہو اسی طرح کیا کرو اور لوگوں نے پھر سے کٹ لگانے شروع کر دیئے۔ عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ذاتی رائے میں اختلاف ہو سکتا ہے۔

جو لوگ علوم جدیدہ سے واقف ہیں وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں قرآن کریم تمام علوم وفنون کا کامل طور پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔کیا سائنس، کیا ٹیکنالوجی، کیا صنعت وحرفت، کیا مدنی سیاست وریاست ، کیا اقتصادیات کیا شماریات وغیرہ سب ہی قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔

اب انتہائی مختصر طور پر جائزہ لیتے ہیں کہ کیسے سائنس قرآن پاک کی تفسیر کر رہی ہے۔سورۃ تکویر میں آتا ہے۔

'' اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں آوارہ چھوڑ دی جائیں گی۔'' (سورہ التکویر 5:81)

اس سے یہ مراد ہے کہ ان کی قدر و قیمت کم ہو جائے گی۔اونٹ کو صحرا کا جہاز کہتے ہیں۔صحرا میں یہ باقی تمام جانوروں کی نسبت بار برداری اور سواری کے لئے تیز رفتار ہے اسی لئے اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے لیکن قرآن کریم اعلان کر رہا ہے کہ اس کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔مفسرین نے اس بات پر غور نہیں کیا اور نہ ہی کوئی عملی قدم اٹھایا کہ کیسے اور کیوں اونٹ کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔اب کہہ رہے ہیں کہ اس آیت میں ریل گاڑی، موٹر کار اور جہاز وغیرہ کا ذکر ہے۔ ٹھیک ہے تو پھر یہ بات ماننی چاہئے کہ سائنس کی اساس قرآن کریم ہی ہے۔پھر دینی مدارس اور جامعات میں سائنسی علوم کیوں نہیں پڑھائے جاتے۔کیا علمائیں چاہتے کہ قرآنی کریم کی پیش خبریاں پوری ہوں۔قرآن پاک میں جو سائنسی پیش خبریاں بیان کی گئی ہیں وہ تو اٹل حقیقت ہیں۔جو بہر حال اپنے وقت پر پوری ہونی ہی ہیں اور روز بروز پوری ہوتی رہیں گی۔قرآن کریم ایک کامل کتاب اور تمام دنیا اور آخرت تک کے لئے کامل ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ دین کے علمبردار سائنسی علوم کی تعلیم وتدریس کو اپنے مدارس اور جامعات میں ممنوع قرار دیتے ہیں۔اور سائنسی علوم اپنے شاگردوں کو نہیں پڑھاتے ۔بے شمار پیش خبریاں قرآن کریم میں موجود ہیں جن میں سے مضمون کی طوالت کی وجہ سے چند ایک کا ذکر مختصراً کیا جا سکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔''

(سورۃ التکویر 6:81)

یہ ایک پیش گوئی ہے جو ہمارے سامنے پوری ہوئی ہے۔دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ہوگا جو اس کی گواہی نہ دے۔

موجودہ دور میں چڑیا گھر کی شکل میں پوری ہوئی اور ہر ملک میں ہزاروں کی تعداد میں بچے، بوڑھے، عورت مرد چڑیا گھروں میں سیر کے لئے جاتے ہیں اور جنگلی، وحشی اور خونخوار جانوروں کو قریب سے دیکھتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں اور وہ ان کے لئے تفریح کا سامان مہیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور جب دریاؤں کو نکال کر دوسرے دریاؤں یا نہروں میں ملا دیا جائے گا۔'' (سورہ التکویر 7:81)

جو ہمیں نہر زبیدہ یا نہر سویز کی شکل میں اور دنیا کے مختلف ممالک میں نہری نظام کی شکل میں نظر آتا ہے۔

تکمیل اشاعت دین کے لئے قرآن کریم میں ایک عظیم الشان پیش گوئی کا ذکر ہے۔جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلق رکھتی ہے۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکمیل دین کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔جیسا کہ امام مہدی کے زمانہ کے بارہ میں ارشاد ہے۔

''اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔''

(سورہ التکویر 11:81)

جس کا آغاز پریس کی ایجاد سے ہوا اور اب پریس اور میڈیا اپنے عروج پر ہے۔اور آج کی دنیا ذرائع ابلاغ کے بغیر ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔دنیا کا انتظام وانصرام ابلاغیات پر ہی منحصر ہے۔

اسی طرح نو زائیدہ زندہ گاڑی جانے والی لڑکی کے متعلق قوانین بنے اور اس کو جرم قرار دیا گیا۔

علم فلکیات کے بارہ میں آیا ہے آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔یعنی فضا میں دوسرے سیاروں تک رسائی حاصل ہوگی۔جیسے چاند کی تسخیر، فضائی اسٹیشن قائم کرنا وغیرہ۔

جس کا ذکر سورۃ الرحمٰن میں بیان ہوا ہے۔

''اے جن وانس کے گروہ! اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھاؤ تم دلیل (طاقت) کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے۔'' (سورالرحمٰن 34:55)

اسی طرح ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کا ذکر ہے۔

''تم دونوں پر آگ کے شعلے برسائے جائیں گے اور ایک طرح کا دھواں بھی۔پس تم دونوں بدلہ نہ لے سکو گے۔''

(سورۃ الرحمٰن 36:55)

پھر قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں علوم وفنون کا ذکر ہے خاص طور پر سورۃ النجم، سورۃ المرسلٰت، سورۃ عبس، سورۃ الطارق اور سورۃ الاحقاف وغیرہ شامل ہیں۔ان میں انسان کی پیدائش کی مکمل تفصیل دی گئی ہے جو موجودہ سائنس نے حرف بحرف سچ ثابت کر دی ہے۔پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ سورج اور چاند سے دن رات اور سال کا حساب ہوتا ہے۔حساب سائنس ہی کی ایک شاخ ہے اس کی تعلیم بھی قرآن کریم میں موجود ہے اور اس کی روشنی میں کیلنڈر بنایا جاتا ہے، نمازوں کے اوقات مقرر کئے جاتے ہیں اور روزوں اور حج کا تعین ہوتا ہے۔الغرض تمام سائنسی علوم، قرآن کریم کے تابع ہیں اور اُن علوم کے حصول کے بغیر قرآن کریم کو سمجھا نہیں جا سکتا کیونکہ یہ علوم، قرآن کریم کی ہی تفسیر کر رہے ہیں اور اِن علوم، جن کو سائنسی علوم یا دنیاوی علوم کہہ کر مسلمان شجرِ ممنوعہ قرار دیتے ہیں اور اپنے مدرسوں اور جامعات کو ان سے پاک رکھتے ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ان علوم کے بغیر قرآن کریم میں مخفی حقائق کو جاننا نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

''اللہ کے نزدیک حیوانات سے بھی بدتر وہ لوگ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔'' (سورۃ الانفال 23:8)

یہ ہمارا فرض تھا کہ بنی نوع انسان کے آرام اور سہولت کے لئے نت نئی ایجادات کرتے اور اپنی حفاظت، امن اور سکون کے لئے سامان پیدا کرتے۔

جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہمہ وقت چوکس رہنے کا حکم فرمایا تھا۔

''اور جہاں تک تمہیں توفیق ہو ان کے لئے تیاری رکھو۔کچھ قوت جمع کر کے اور کچھ سرحدوں پر گھوڑے باندھ کر۔اس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی مرعوب کرو گے۔'' (سورۃ الانفال 61:8)

دنیا میں امن کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لینے سے نہیں ہوتا بلکہ دنیا میں امن تبھی قائم ہو سکتا ہے اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے کہ جدید اسلحہ سے دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہو۔لیکن ان مدرسوں اور جامعات کے فارغ التحصیل علماء حضرات نے سائنسی علوم کو اُمت مسلمہ پر حرام کر دیا اور جدید علوم سے بے بہرہ رہ گئے۔ بلکہ ان مدرسوں اور جامعات نے مسلمانوں کو فرقہ در فرقہ اور گروہ در گروہ تقسیم کر کے ان کی قوت اور طاقت کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیر دیا ہے۔اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے واضح حکم کی نافرمانی کی ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پرگندہ مت ہو۔'' (سورۃ آل عمران 104:3)

(باقی صفحہ 40)



کورونا وائرس اور والدہ کی خدمت کے ایمان افروز نظارے

مکرم مولانا وسیم احمد ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ برازیل

اللہ تعالیٰ نے والدین اور بالخصوص والدہ کی خدمت کا بہت بڑا درجہ اور ثواب رکھا ہے۔ اور جو اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر ایسے وقت میں والدین کی خدمت پر کمربستہ ہوتے ہیں جب اپنی کمزوری یا مجبوری کی وجہ سے وہ خود اپنی ضروریات پوری نہ کرسکیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظریں اُن پر پڑتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی حفاظت کرتا اور ان کے لئے مشکل کشا بن جاتا ہے اور بسا اوقات ان کے لئے حیرت انگیز نشانات دکھاتا ہے۔ حدیث میں ایک واقعہ کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ ایک موقع پر جب تین اشخاص ایک غار میں پتھر کے آجانے کے سبب پھنس گئے تو اُن کی رہائی کی ایک بڑی وجہ ایک شخص کی اپنے والدین کی خدمت کے صدقے خدا تعالیٰ کے حضور التجا تھی۔

آج خاکسار تحدیثِ نعمت کے طور پر اسی قسم کے واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم لطیف احمد طاہر صاحب آسٹن، امریکہ میں رہتے ہیں، وہ بتاتے ہیں کہ مارچ میں جب کورونا وائرس کے پھیلاؤ کی وجہ سے ان کے شہر میں بھی سب کاروبار بند ہوگیا اور لوگوں کو گھروں میں رہنے کی تلقین ہوئی تو انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ ان دنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے والدہ (مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ) کے پاس نیویارک چلے جائیں۔ باوجود اس کے کہ نیویارک میں سب سے زیادہ کیسز ہو رہے تھے، اور بہت سے لوگ منع بھی کر رہے تھے، وہ نیویارک آ گئے اور 15 دن کے قریب والدہ کے پاس رہے اور 29 مارچ کو بخیر و عافیت واپس اپنے گھر آسٹن پہنچ گئے۔ خاکسار کے دوسرے بھائی مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری ضیافت نیویارک جماعت جن کی عمر 65 سال ہے جو والدہ کے پاس رہتے ہیں اور لطیف بھائی بھی ان کے پاس مقیم رہے۔ چنانچہ نعیم بھائی حسب معمول مہمان نوازی کے علاوہ بزرگ والدہ کی دیکھ بھال کرتے رہے جب کہ والدہ ماجدہ کی عمر ماشاءاللہ 96 سال کے لگ بھگ ہے، اُن کے پاس ہی ساتھ والے پلنگ پر سوتے اور ضرورت پڑنے پر انہیں پکڑ کر اٹھاتے اور کھانا وغیرہ کھلاتے رہے، حالانکہ بھائی کو کورونا وائرس کا حملہ ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی علامات پوری طرح سامنے نہیں آئی تھیں، جس کی وجہ سے وہ حسب معمول والدہ کی خدمت کا فریضہ بجالاتے رہے۔ جس دن بڑے بھائی کی واپسی تھی، اُس دن طبیعت زیادہ خراب ہونے پر اندازہ ہوا کہ وائرس کا حملہ ہو چکا ہے۔ اُس وقت انہوں نے امی جان کے پاس جانے سے احتیاط شروع کی۔ لیکن اُس وقت تک دیر ہو چکی تھی، بڑے بھائی تو اس مہلک وائرس سے محفوظ رہے، جن کی عمر بھی 67 سال کی ہے، البتہ والدہ اس وائرس کی زد میں آ گئیں جس کی وجہ سے اُن کی حالت بگڑنے لگی اور ساتھ ہی نعیم بھائی میں وائرس کی علامات زور پکڑنے لگیں اور وہ مکان کی دوسری منزل کے کمرہ میں منتقل ہو گئے۔ جہاں دن بدن اُن کی طبیعت خراب ہوتی گئی، بخار کے ساتھ کھانسی کا بھی زور ہوتا گیا، کھانا پینا بھی نہ ہونے کے برابر تھا، جس کی وجہ سے بے حد کمزوری سے نڈھال ہو جاتے۔ کورونا کا ٹیسٹ کرایا جو مثبت آیا اُدھر والدہ ماجدہ کی صحت بھی زیادہ بگڑنے لگی گو کہ اُن کا باقاعدہ ٹیسٹ تو نہیں کروایا گیا لیکن صاف نظر آ رہا تھا کہ وائرس کا حملہ ہو چکا ہے۔ اب ایک ہی گھر میں دو مریضوں کی موجودگی میں باقی گھر والوں پر کیا بیتی ہوگی۔ اس کا تصور کرنا قدرے مشکل ہے۔ تاہم نعیم بھائی کی اہلیہ فوزیہ اور دو بچے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے بڑی ہمت کے ساتھ خطرات کے سایہ میں خدمت بجالاتے رہے، یہ محض والدہ کی خدمت کی برکت کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا فضل اور خلیفۂ وقت کی دعائیں تھیں کہ تمام امکانات کے ہوتے ہوئے بھی یہ سب وائرس کے حملہ سے محفوظ رہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ دونوں (امی جان اور نعیم بھائی) کی طبیعت زیادہ بگڑنے لگی جس کی وجہ سے پریشانی میں اضافہ ہوتا چلا گیا کہ صورت حال کو کیسے سنبھالیں۔ خاص طور پر نیویارک میں کورونا وائرس کے زور کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کرنے کے لئے بھی سب کو انقباض تھا، اس کسمپرسی کی حالت میں چھوٹے بھائی ڈاکٹر کریم احمد شریف صدر جماعت باسٹن کو جب صورت حال کا پتہ چلا تو بغیر کسی توقف کے اپنے گھر سے نیویارک آ گئے۔ کئی لوگوں نے منع کیا اور بے شمار لوگوں نے حیرت کا اظہار بھی کیا کہ جس گھر میں، وائرس کے دو مریض موجود ہیں اور نیویارک ویسے ہی اس مہلک وائرس کا گڑھ بنا ہوا ہے وہاں جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ لیکن اپنی بزرگ والدہ کی خدمت اور دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ بڑے بھائی کی خبر گیری کا جذبہ سب سوچوں، اندیشوں اور خطروں پر غالب آ گیا۔ ایک عزیز نے یوں تبصرہ کیا کہ گویا جانتے بوجھتے ہوئے آگ میں چھلانگ لگا دی۔ بہرحال انہوں نے آ کر حالات کو سنبھالا اور خدمت کا خوب حق ادا کیا وہ بتاتے ہیں کہ:

’’جب میں آیا تھا تو امی جان اور نعیم بھائی میں کورونا وائرس کی علامات شروع ہو چکی تھیں اور دونوں کی حالت کافی تشویشناک تھی جس کی وجہ سے بہت زیادہ کمزور تھیں، جمعہ کے دن طبیعت زیادہ خراب ہونے پر فکر ہوئی کہ اگر ویک اینڈ پر انہیں سانس کی تکلیف زیادہ ہو گئی تو کیا ہوگا۔ اسی دوران بھائی جان مبارک جمیل (کزن) کا فون آیا تو میں نے اُن سے اِس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر سے آکسیجن کی فراہمی کا کہہ کے دیکھ لیں اِس پر ڈاکٹر سے مشورہ کر کے آکسیجن گھر پر منگوالی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بے حد فضل کیا اور امی جان کو معجزانہ طور پر شدید بیماری کے باوجود محفوظ رکھا اور زندگی عطا کی۔‘‘

کچھ دنوں کے علاج، احتیاط اور سب سے بڑھ کر دعاؤں سے امی جان کے ساتھ ساتھ نعیم بھائی جان کی طبیعت بھی بحال ہونا شروع ہوگئی۔ لیکن اس دوران چھوٹے بھائی کریم کو وائرس کا اُن سے بھی زیادہ شدید حملہ ہو گیا اور دن بدن اِس کی شدت میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ بخار اور شدید کمزوری کے ساتھ ساتھ سانس لینے میں بہت دشواری ہونے لگی اور وہی آکسیجن جو والدہ کے لئے منگوائی تھی اُن کے کام آئی۔ اللہ کی شان ہے کہ کس طرح پہلے سے اُس نے انتظام کروا دیا اور کافی دن آکسیجن لینے کی ضرورت پڑتی رہی۔

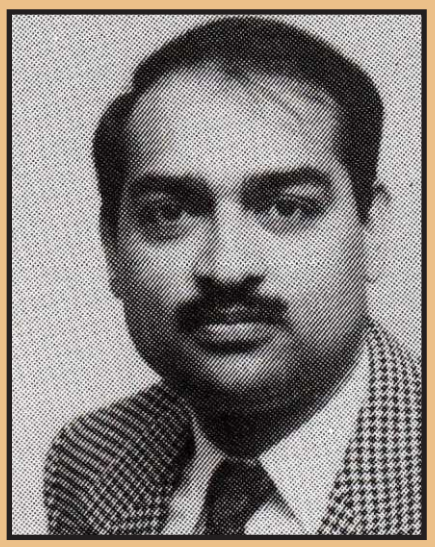
(باقی صفحہ 40)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے ایک فدائی، شفیق اور محنتی خادم سلسلہ

کمپیوٹر کے مایہ ناز پروگرامر اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے اولین تکنیکی ستون

مکرم منصور مظفر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن



مکرم منصور مظفر مرحوم

ہدایت اللہ ہادیؔ ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

یہ خبر انتہائی رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت احمدیہ کینیڈا حال امریکہ کے نہایت مخلص، فدائی اور ہونہار پروگرامر مکرم منصور مظفر صاحب 12 مئی 2020ء کو 65 سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ کمپیوٹر کے مکرم دانیال خاں صاحب لکھتے ہیں کہ مکرم منصور صاحب نے ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی اور پھر IBM کے سسٹم پر کام کرتے رہے۔ جس کا جماعت احمدیہ کینیڈا کو اُن کی یہاں ہجرت کے بعد بہت فائدہ ہوا۔ منصور صاحب اپنی فیملی میں واحد احمدی تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی لاہور کی ایک مسجد میں جانا شروع کیا۔ اور گھر میں کہا کرتے تھے کہ مجھے احمدیہ مسجد میں نماز اور خطبہ کا زیادہ مزہ آتا ہے اور تسکین ملتی ہے۔ اپنے غیر احمدی والدین اور بھائی کو بھی توجہ دلاتے لیکن اُن میں سے کوئی بھی احمدی نہ ہوا۔ اُنہوں نے 20-21 سال کی عمر میں بیعت کر لی تھی۔

اِن کی والدہ تقریباً 90 سال کی ہیں اور لاہور میں ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ مکرم منصور صاحب کئی بار امریکہ سے کئی کئی مہینوں کے لئے سب کچھ چھوڑ کر اپنی والدہ کی خدمت کرنے لاہور جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِن کی اِس سعادت کو قبول فرمالے۔

مکرم منصور صاحب 1987ء میں لاہور سے ٹرانٹو منتقل ہوگئے۔ اور آتے ہی جماعت احمدیہ کینیڈا کی کمپیوٹر ٹیم میں شامل ہوگئے۔ نہایت زیرک اور محنتی شخص تھے۔ 1990ء میں اُنہوں نے جماعت کے لئے PC Branch Software تیار کیا جو کہ DOS میں تھا۔ بعد ازاں 2000ء میں انہوں نے اس کو Windows میں تیار کیا۔

ایک وقت میں اُن کا تیار کردہ یہ Software دنیا کے 18 ملکوں میں تقریباً 750 لوکل جماعتوں میں استعمال ہوتا رہا اور اب بھی 600 سے زیادہ جماعتیں اِس سے فائدہ اُٹھا رہی ہیں۔ گویا صدقہ جاریہ چھوڑ گئے ہیں۔ آخر وقت تک اِس Software کی Support بڑے احسن طریق سے ادا کرتے رہے۔ اور بعد میں منصور صاحب اور اُن کی فیملی کینیڈا سے امریکہ منتقل ہوگئے۔ اور آخر وقت تک وہیں مقیم تھے۔

امریکہ میں بھی کینیڈا کی AIMS ٹیم کے سرگرم کارکن کے طور پر کام کرتے رہے۔ نیز امریکہ کی جماعت میں I.T. اور فنانس ڈیپارٹمنٹ میں آپ کی مصروفیات میں اضافہ ہوگیا لیکن رضا کارانہ روح کے ساتھ اپنے شب و روز خدمتِ دین میں صرف کرتے رہے، اکثر اوقات ساری رات نیشنل ہیڈکوارٹرز میں کام کرتے ہوئے گزر جاتی اور صبح گھر جاتے، اِس کے باوجود طبیعت میں وہی بشاشت اور دلجمعی برقرار رہی۔

وفات سے ایک دو روز قبل ایک پراجیکٹ پر کام شروع کیا جو کہ جماعت امریکہ کے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اُنہیں دیا تھا۔ بتایا جاتا ہے وفات سے 10 منٹ پہلے تک بھی اُسی پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے۔ اُن کی وفات اچانک دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے ہوئی۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے ایڈیٹر ہدایت اللہ ہادیؔ لکھتے ہیں کہ مرحوم کا تعلق لاہور سے تھا۔ آپ مکرم نواب احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا شعبہ کمپیوٹر سے گہرا تعلق تھا لیکن اس کے باوجود احمدیہ گزٹ کینیڈا سے دلی لگاؤ رکھتے تھے اور اُس کی ترویج و ترقی میں مرحوم کا گراں قدر حصہ ہے۔ ابتداء میں اردو حصہ ہاتھ سے لکھا جاتا تھا جب کہ انگریزی حصہ مکرم حسن محمد خاں عارف صاحب مرحوم خود ٹائپ کیا کرتے تھے۔

اُس دور میں گزٹ کے لئے ابھی کمپیوٹر کا استعمال شروع نہیں ہوا تھا۔ مرحوم نے سب سے پہلے احمدیہ گزٹ کے لئے اردو سافٹ ویئر متعارف کروایا جس کا نام سرخاب تھا۔ جسے مرحوم چوہدری محمد علی صاحب ''سرخاب کا پر'' کہتے تھے، چونکہ اُسی کی بدولت ''اشکوں کے چراغ'' کا پہلا خاکہ تیار ہوا تھا۔ یہ بات برسبیل تذکرہ یاد آ گئی۔ اُس وقت مکرم منصور صاحب نے عاجز کو سرخاب سافٹ ویئر کا استعمال سکھایا۔ شروع شروع میں وہ ایک کالم میں لکھا جاتا رہا اور بعد میں رفتہ رفتہ پورے صفحے کا متحمل ہو گیا۔ انہوں نے اپنی مصروفیات میں سے ایک حصہ مستقلاً گزٹ کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ ایک لمبا عرصہ تک امریکہ منتقل ہوجانے کے باوجود گزٹ کے ڈیسک ٹاپ پبلیشنگ Desktop Publishing میں مدد کرتے رہے۔ اور کافی عرصہ کے بعد مکرم نبیل احمد رانا صاحب نے گرافکس کی ذمہ داری سنبھال لی۔

مرحوم جب بھی امریکہ سے کینیڈا تشریف لاتے عاجز سے ضرور ملتے اور احمدیہ گزٹ کے بارہ میں ضرور دریافت فرماتے۔ ان کا احمدیہ گزٹ کینیڈا سے ایک گونا قلبی، طبعی اور فطری لگاؤ تھا۔ گزٹ کے رضا کاروں سے محبت بھی تھی۔ یہ سب اوصاف حمیدہ اُنہی کا حصہ تھے جو اب قصۂ پارینہ بن گئے ہیں۔ خاکسار بھی جب کبھی امریکہ جاتا تو مسجد بیت الرحمٰن میں اُن سے ضرور ملتا۔

خاص طور پر مجھے وہ زمانہ خوب اچھی طرح یاد ہے جب مسجد بیت الاسلام کا افتتاح 16 اکتوبر 1992ء کو ہونا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری سے قبل احمدیہ گزٹ کینیڈا کا خصوصی مسجد نمبر نکالنا تھا جو کمپیوٹر پر منتقل ہونے کی

پہلی کاوش تھی۔ اور مسجد بیت الاسلام کی تعمیر میں بے لوث خدمات بجالانے والوں کا شاندار تذکرہ اور مالی قربانیاں پیش کرنے والوں کی درخشندہ مثالیں پیش کرنا مقصود تھا، یہ تمام مراحل کم سے کم وقت میں بڑی عجلت سے مکمل کئے گئے۔ عاجز ان دنوں نہ تو کی بورڈنگ (Keyboarding) سے زیادہ واقف تھا اور نہ ہی سرخاب کی اردو ٹمپلیٹ (Urdu Template) سے آشنا تھا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ خصوصی نمبر کمپوز کرنے کی کوشش کرتا۔ مگر یہ رفتار گزٹ کو بروقت شائع کرنے کے لئے بالکل ناکافی تھی۔ چنانچہ مکرم منصور مظفر صاحب ساری ساری رات از خود گزٹ کی کمپوزنگ میں مدد کرتے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان ایام میں اگر منصور مظفر صاحب کا خصوصی تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید احمدیہ گزٹ کینیڈا کا خصوصی مسجد بیت الاسلام نمبر شائع نہ ہوتا۔ اس زمانے میں I.T. Support کا کوئی باقاعدہ اہتمام نہ تھا جیسا کہ اب ہے۔ لیکن اُس وقت بھی ایک ہمارے منصور صاحب تھے کہ جب کوئی مسئلہ گزٹ کے کمپیوٹر کو ہوتا، عاجز ان سے درخواست کرتا تو کام سے آتے ہی فوراً درست کر دیتے۔ امر واقع یہ ہے کہ منصور صاحب احمدیہ گزٹ ٹیم کے ایک بہت ہی مہربان اور شفیق رکن تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی مرتبہ کینیڈا تشریف لائے اس وقت احمدیہ گزٹ کینیڈا کے گروپ فوٹو میں مکرم منصور مظفر صاحب شامل تھے۔

منصور مظفر صاحب انتھک محنت، جذبے اور لگن سے کام کرنے والے مخلص نوجوان تھے۔ خلیق، ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ کم گو، کام سے کام رکھتے۔ طبیعت میں عاجزی، انکساری اور فروتنی پائی جاتی تھی۔ ہمہ وقت مسکراتا اور دمکتا ہوا چہرہ ہوتا۔ احساس ذمہ داری کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وقت کے پابند، کاموں میں نظم وضبط، غریب پرور، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خوش گفتار اور خوش لباس تھے۔

امیر کی اطاعت اور فرمانبرداری مرحوم کے خون میں رچی بسی تھی۔ خلافت سے غیر معمولی والہانہ عشق تھا۔

مرحوم حد درجہ ملنسار تھے جو ایک مرتبہ آپ سے ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ دوستوں سے شفقت سے پیش آتے۔ اپنے اعزہ واقارب سے حسنِ سلوک روا رکھتے۔ کبھی کسی سے شکوہ نہ کرتے۔ عاجز سے جب بھی اپنی والدہ کا ذکر کرتے تو ہچکی بندھ جاتی۔ چھٹیاں لے کر محض والدہ کی خدمت کے لئے لاہور چلے جاتے۔ اور اُن سے ڈھیروں عائیں لیتے۔ اپنی والدہ کے انتہائی سعادت منداور خوش نصیب بیٹے تھے۔ اُن کی غم زدہ سوگوار والدہ کی عمر نوے سال کے لگ بھگ ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور انہیں اس پیرانہ سالی میں یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔

بالآخر اپنے علم وفن کا شیدائی، عجز وانکسار کا پیکر، محبت وشفقت کا مجسم، نیک اور پارسا وجود روزہ کی حالت میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے 12 مئی 2020ء کو اپنی بھرپور زندگی گزار کر 65 سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَo

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ o وَیَبْقَی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ o (سورۃ الرحمٰن 55: 27-28)

16 مئی 2020ء کو مقبرۃ السلام لیک ویو میموریل قبرستان میری لینڈ میں ایک بجے مکرم عمر نیر صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد تدفین ہوئی اور مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں ضعیف سوگوار والدہ ماجدہ، اہلیہ محترمہ رومیلہ منصور صاحبہ، پانچ بیٹیاں محترمہ ماہم منصور صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد ملک صاحب سلی کان ویلی، محترمہ انعم منصور صاحبہ اہلیہ مکرم کامران احمد مرزا صاحب میری لینڈ، محترمہ نگہم منصور صاحبہ اہلیہ مکرم Joshua Watson صاحب میری لینڈ، محترمہ فلزا منصور صاحبہ، محترمہ ثنا منصور صاحبہ اوران بچیوں کے نانا مکرم ناصر احمد صاحب میری لینڈ یادگار چھوڑے ہیں۔

مرحوم نے عاجز سے ذکر کیا کہ وہ اپنی پانچوں بیٹیوں کو اللہ تعالیٰ کا خاص انعام بلکہ نعمتِ عظمیٰ سمجھتے ہیں۔ وہ ان سب سے بے حد پیار اور محبت کرتے تھے۔ آپ نے ان کی اعلیٰ تربیت کی اور علم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ کیا۔ اور اُن میں سے تین بیٹیاں اپنے گھروں میں آباد و دلشاد ہیں۔ دو بیٹیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم منصور مظفر صاحب نے 20-21 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی تھی اور تادم حیات ثابت قدم رہے اور جماعت کے لئے بے لوث اور گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ رومیلہ منصور صاحبہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے ہونہار نوجوان بیرسٹر مکرم موعود احمد طاہر صاحب ٹرانٹو کی تایازاد ہمشیرہ ہیں۔

آپ کی اچانک وفات یقیناً جماعت احمدیہ کینیڈا، جماعت احمدیہ امریکہ کے I.T. اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لئے بالخصوص ایک گہرے صدمے کا موجب ہے۔

مکرم مختار احمد ملہی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ ایک اعلامیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم منصور مظفر صاحب امریکہ آتے ہی فنانس ڈیٹا بیس سسٹم میں سرگرمی سے شامل ہو گئے تھے اور تادم آخر کام کرتے رہے۔ اُنہوں نے برانچ سافٹ ویئر پروگرام تشکیل دیئے، جو اب تک امریکہ کی مقامی جماعتوں میں استعمال ہو رہے ہیں اور ایک وقت میں دنیا بھر کی تقریباً 800 مقامی جماعتیں اِس سے استفادہ کر رہی تھیں۔

فنانس ڈیٹا بیس سسٹم کے کام میں ایک مخلص رضا کار کی حیثیت سے وہ چوبیس گھنٹے اور ساتوں دن خدمت کے لئے موجود رہتے تھے، بعض اوقات نیشنل ہیڈ کوارٹر میں ساری ساری رات کام کرتے رہتے تھے۔

ہمارے نیشنل فنانس سیکرٹری مکرم طلحہ چوہدری صاحب نے بتایا کہ آج بھی اِس افسوسناک اطلاع سے ایک روز قبل تک مکرم منصور مظفر صاحب نے Owusu Sahib اور نعیم صاحب کے ساتھ مل کر سسٹم کے مسائل سلجھانے کے لئے منصور صاحب کے ساتھ ایک گھنٹہ سے زائد کانفرنس کال پر گفتگو کی۔ وفات سے 10 منٹ پہلے تک ہمارے ساتھ اُسی پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے کہ اچانک اُنہیں پہلی بار دل کا شدید دورہ پڑا اور وفات پا گئے۔

مکرم منصور صاحب نے جماعت احمدیہ امریکہ مرکز میں I.T. اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کا کام سنبھالا ہوا تھا۔ آپ ایک نہایت محنتی، فرض شناس، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مکرم منصور مظفر صاحب کی مغفرت فرمائے، اپنے قرب میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، اُن کی خوبیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ (آمین)

ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اور تمام قارئین احمدیہ گزٹ، مکرم منصور مظفر صاحب کے جملہ لواحقین اور اعزہ واقارب کے غم میں شریک ہیں اور ان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر



کرسیوں پر بیٹھے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف) ڈاکٹر بشارت منیر مرزا مرحوم، ہدایت اللہ ہادی، عبدالعزیز خلیفہ مرحوم، حضور انور، نسیم مہدی، ملک لال خاں، حسن محمد خاں عارف مرحوم، عبدالوکیل خلیفہ مرحوم،
کھڑے ہوئے (بائیں سے دائیں طرف) شفیق اللہ، نبیل رانا، منصور مظفر، اکرم یوسف، بشیر ناصر (برموقع دورۂ کینیڈا جولائی 2004ء)



جماعت احمدیہ گھانا کے شعبہ مال کے ساتھ فنانس ڈیٹا بیس سسٹم سمجھاتے ہوئے



منصور مظفر اپنی نواسی Anayah Muzaffar کو گود میں لئے ہوئے



عبدالوہاب آدم مرحوم گھانا منصور مظفر کو اعزاز سے نوازے ہوئے



بائیں سے دائیں طرف: الیاس خاں، دانیال خاں، عبدالعزیز خلیفہ مرحوم، نسیم مہدی، منصور مظفر، رفیق جدران



جماعت احمدیہ ہنڈورَس کا پہلا جلسہ سالانہ 2020ء

مکرم ظاہر احمد صاحب مربی سلسلہ ہنڈورَس

ہنڈورَس میں جماعت احمدیہ کا قیام

ہنڈورَس وسطی امریکہ میں واقع گوئٹے مالا کے نزدیک ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کے شمال میں کریبین کا ساحل اور جنوب میں بحرالکاہل موجزن ہے۔اِس کی کل آبادی تقریباً دس ملین کے قریب ہے۔اس ملک کا سب سے بڑا شہر Tegucigalpa ہے جو اس کا دارالخلافہ ہے۔یہ ایک پس ماندہ ملک ہے۔اس کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت، کافی، چینی شکر وغیرہ پر ہے۔

ہنڈورس میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا نفوذ فروری 2017ء میں اُس وقت ہوا جب کینیڈین جماعت کے ایک واقفین عارضی مکرم محمد صدیق صاحب کو بیرونی مشن کے شعبہ نے جماعت قائم کرنے کے لئے وہاں روانہ کیا تھا۔اُن کی ہنڈورس میں آمد سے ہی اللہ تعالیٰ کے لُطف واحسان کی بارش شروع ہوگئی۔آپ کے بعد چند دوسرے واقفین عارضی جن میں مکرم مبشر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا برائے بیرون کینیڈا مشن ہاؤسز بھی شامل ہیں، آئے اور انہوں نے وہاں تربیت اور دعوت الی اللہ کا کام شروع کر دیا۔ 24 مئی 2017ء کو خاکسار ظاہر احمد کا تقرر ہنڈورس کے پہلے مبلغ کے طور پر ہوا اور میں اپنے اہل خانہ سمیت وہاں پر چلا گیا۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تیاری

ہنڈورس میں خاکسار ظاہر احمد نے جلسہ سالانہ یوکے 2017ء میں شرکت سے واپس آتے ہی محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور مکرم مبشر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا برائے بیرون کینیڈا مشن ہاؤسز سے ہنڈورس میں پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے بارہ میں رہنمائی اور مشورے کے بعد ہنڈورس کے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد پر کام شروع کر دیا۔ مختلف شہروں میں بہت سی جگہیں، رہائش کے لئے ہوٹل اور جلسہ کے لئے ہال وغیرہ زیرِغور آئے۔غالب امکان تھا کہ جلسہ سالانہ دسمبر 2017ء میں منعقد کیا جائے۔لیکن عین انہی ایام میں ہنڈورَس کے صدر کے انتخابات کے بعد سیاسی منظر نامہ یکسر بدل گیا اور ملک سیاسی خلفشار کا شکار ہوگیا۔لہٰذا اس افراتفری میں جماعت احمدیہ ہنڈورس کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ناممکن ہوگیا۔اور دسمبر میں جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ مؤخر کرنا پڑا۔رفتہ رفتہ ملکی حالات بہتر ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ ملک کے پہلے جلسہ سالانہ کے لئے 6۔7 مارچ 2020ء کی تاریخوں کا فیصلہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ ہنڈورَس کا پہلی تاریخی جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ ہنڈورَس نے اپنا پہلا جلسہ سالانہ 6۔7 مارچ 2020ء کو منعقد کیا جس میں کینیڈا، گوئٹے مالا، بلیز اور دوسرے قریبی شہروں، ریجن اور جزائر ہنڈورَس کے دور ونزدیک سے رضا کار اور جلسہ کے مہمان شامل ہوئے۔2020ء کے اوائل میں ہی ہنڈورَس کے سب سے بڑے شہر Tegucigalpa میں نئے مشن ہاؤس کا قیام عمل میں آ گیا تھا۔جلسہ کے ایام میں تہجد، نمازوں اور درسوں وغیرہ کا التزام کیا گیا۔

مشن ہاؤس میں ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو خطبہ جمعہ فرمودہ 6 مارچ 2020ء براہ راست سننے کا اہتمام کیا گیا۔

جلسہ کا اصل پروگرام 7۔مارچ کو ہوا، جمعہ 6۔مارچ کے بارہ میں فیصلہ کیا گیا کہ مقامی ممبران جماعت اور باہر سے آئے ہوئے احمدی احباب کے لئے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر وقائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس کا اہتمام کیا گیا۔حاضرین نے بڑی دلچسپی سے سوال کئے۔ان سوالات سے اندازہ ہوتا تھا کہ نومبائعین دل سے دین سیکھنے کے متمنی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسہ سالانہ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیاد ی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(اشتہار 27 دسمبر 1892ء۔مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امام الزماں کی یہ پیشگوئی ایک بار پھر اس دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور ہنڈورَس کی قوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا نشان بن کر دنیا کے سامنے رونما ہوئی۔

ناشتہ کی تیاری

حضورانور کے خطبہ جمعہ سننے کے بعد کینیڈا سے آئے ہوئے مکرم سیّد تنویر احمد شاہ صاحب اور دیگر واقفین عارضی نے احباب کے لئے ناشتہ تیار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کی۔فجزاہم اللہ احسن الجزاء

جلسہ سالانہ کے انتظامات

جلسہ سے قبل اراکین جماعت، مہمانوں، بیرونی ممالک کے وفود، مختلف شہروں اور جزائر سے جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے مہمانوں اور رضا کاروں کے لئے جملہ انتظامات کرنے کے لئے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی رہنمائی سے جلسہ سالانہ کی انتظامیہ تشکیل دی گئی۔چنانچہ جماعت احمدیہ ہنڈورَس کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات جماعتی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے درج ذیل افسران کا تقرر کیا گیا۔

افسر رابطہ	مکرم محمد صدیق صاحب
افسر جلسہ سالانہ	مکرم مبشر احمد صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا برائے بیرون کینیڈا مشن ہاؤسز
افسر جلسہ گاہ	خاکسار ظاہر احمد مربی سلسلہ ہنڈورَس
افسر خدمت خلق	مکرم طلال احمد کاہلوں صاحب مربی سلسلہ

جلسہ کا پہلا دن

جمعۃ المبارک۔مؤرخہ 6مارچ2020ء

جلسہ سالانہ کے پہلے روز جماعت احمدیہ ہنڈورس کے مشن ہاؤس میں مقامی جماعت کے اراکین کے ساتھ نماز تہجد مکرم محمد صدیق صاحب نے پڑھائی۔اورنماز فجر کی امامت کے فرائض مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے انجام دئے اور بعدہ درس دیا۔

اس کے بعد شرکاء کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ارشادفرمودہ مسجد مبارک اسلام آباد،ٹلفورڈ، یوکے سے براہ راست سننے کا انتظام کیا گیا۔

ظہرانہ

مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب اور دیگر واقفین عارضی نے ہی مل کر دوپہر کا کھانا تیار کیا اور مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔

نماز جمعہ

ظہرانے کے بعد نماز جمعہ کے لئے مشن ہاؤس میں تمام شرکاء جمع ہوگئے اور پہلی اذان دی گئی اور لوگوں نے نفل ادا کرنے شروع کردیئے۔

دوسری اذان کی سعادت مکرم طلال احمد کاہلوں صاحب مربی سلسلہ گوئٹے مالا کے حصہ میں آئی۔

خطبہ جمعہ

دو بجے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطبہ جمعہ ارشادفرمایا۔ آپ نے ممبران جماعت کی توجہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے قیام کے اغراض ومقاصد اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں کی طرف مبذول کرائی نیز جلسہ سالانہ میں خصوصی دعاؤں کی تحریک کی۔

مکرم مولانا صاحب موصوف کے انگریزی خطبہ جمعہ کا رواں ہسپانوی زبان میں ترجمہ خاکسار نے پیش کیا۔

وقفہ چائے

جمعہ کی ادائیگی کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

پہلا اجلاس

جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کا افتتاح خطبہ جمعہ سے ہی ہوجاتا ہے۔

نماز جمعہ کی ادائیگی اور مختصر وقفہ کے بعد پہلے اجلاس کا باقاعدہ آغاز 4 بجے عمل میں آیا۔جلسہ کا پہلا حصہ ممبران جماعت کے لئے مختص کیا گیا تھا۔جلسہ کے اِس حصہ کی صدارت ہنڈورس جماعت کے نئے مبلغ انچارج مکرم مولانا ظفر اقبال جاوید صاحب نے کی،جن کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر جماعت احمدیہ ہنڈورس کے لئے 25 فروری2020ءکوتقرر فرمایا تھا۔

مکرم محمد صدیق صاحب نے سورۃ نور کی آیات نمبر58-56 کی تلاوت کی اور ان آیات کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ گوئٹے مالا کے مکرم فیض احمد عمر صاحب نے پیش کیا۔گوئٹے مالا جماعت کے مربی سلسلہ مکرم طلال احمد کاہلوں صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے شیریں کلام کے چند اشعار سُنائے جن کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ جماعت ہنڈورس کے Percy Murillo صاحب نے پیش کیا۔

مہمانوں کا تعارف

خاکسار نے ہسپانوی زبان میں حاضرین سے رضا کاروں اور مہمانوں کا تعارف کروایا۔

سلسلہ تقاریر

جس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم محمد صالح صاحب مربی سلسلہ بلیز کی تھی۔آپ نے ’’خلافت اور ذکرِ الٰہی‘‘ کے موضوع پر ہسپانوی زبان میں تقریر کی۔

ان کے بعد ہنڈورس کی جماعت کے ایک مقامی دوست Percy Murillo صاحب نے ’’خلافت کی برکات‘‘ کے موضوع پر مختصر خطاب کیا اور جلسہ سالانہ برطانیہ کے بارہ میں اپنے تجربات اور اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے خط و کتابت اور ملاقات کی حسین یادوں کا ذکر کیا۔

مجلس سوال و جواب

تقاریر کے بعد مجلس سوال و جواب میں محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے دوستوں کے تسلی بخش جوابات عطا فرمائے۔

ہسپانوی زبان میں ترجمانی کے فرائض خاکسار ظاہر احمد مربی سلسلہ ہنڈورس نے ادا کئے۔اور یہ دلچسپ سلسلہ بہت دیر تک جاری رہا۔

نماز مغرب وعشاء

مجلس سوال و جواب کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

عشائیہ

نمازوں کے بعد شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

جلسہ کا دوسرا دن

ہفتہ۔مؤرخہ 7مارچ 2020ء

حسب معمول دوسرے دن نماز تہجد مکرم محمد صدیق صاحب نے پڑھائی۔اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے نماز فجر کی امامت کرائی۔اور بعدہ مکرم مولانا عامر نفیس صاحب امیر ومبلغ انچارج گوئٹے مالا نے قرآن کریم کا درس دیا۔

ناشتہ وظہرانہ

اسی طرح اللہ تعالیٰ سے توفیق پاتے ہوئے چند احباب نے ناشتہ ظہرانے وغیرہ کے انتظام میں حصہ لیا۔

جلسہ گاہ

دوسرے روز جلسہ سالانہ کا اہتمام Scouts Community Hall میں کیا گیا جو مشن ہاؤس سے صرف دو منٹ کے فاصلہ پر تھا۔

وہاں پر سٹیج اور ہال کی تزئین وزیبائش کے فرائض مکرم داؤد اسماعیل صاحب اور مکرم طلال احمد کاہلوں صاحب مربی سلسلہ گوئٹے مالا نے انجام دئے۔

مشن ہاؤس میں مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔اور اس کے بعد تمام شرکاء اس ہال میں پہنچ گئے۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا عامر نفیس صاحب امیر ومبلغ انچارج جماعت احمدیہ گوئٹے مالا نے کی۔

اجلاس کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز 1:40 پر ہوا۔مکرم طلال

احمد کاہلوں صاحب مربی سلسلہ جماعت احمدیہ گوئٹے مالا نے سورۃ الجمعۃ کی 2 تا5 کی آیات کی تلاوت کی ۔ اوران آیات کریمہ کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ جماعت احمدیہ ہنڈورس کے مکرم Jonny Ruiz Funes نے پیش کیا۔اور تلاوت کے بعد مکرم سید تنویر احمد شاہ صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شیریں کلام ترنم سے پڑھ کر سنایا ۔ ان اشعار کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ مکرم Percy Murillo صاحب جماعت احمدیہ ہنڈورس نے پیش کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

صدر مجلس مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر وقائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت احمدیہ ہنڈورس کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ کے موقع کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام انگریزی میں پڑھ کر سنایا جس کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ خاکسار ظاہر احمد مربی سلسلہ ہنڈورس نے پیش کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے متن کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

پہلے جلسہ سالانہ ہنڈورس کے موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

3 اپریل 2020ء

عزیز ممبران احمدیہ مسلم جماعت ہنڈورس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا پہلا جلسہ سالانہ 7 مارچ 2020ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بہت کامیاب فرمائے اور تمام شاملین جلسہ بے انتہا روحانی فوائد اوران گنت برکتیں اس منفرد مذہبی اجتماع سے حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے کہ آپ کا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے۔ پس یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ احمدی مسلمان ہونے کے ناطے اپنے مقاصد کو نبھائیں اور بہترین رنگ میں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

آپ کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے ہیں جو اس زمانے کے امام اور مصلح ہیں اور جن کے ظہور کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی اور تمام مسلمانوں پر آپؑ کی اطاعت وفرمانبرداری کو لازم قرار دیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد 3، صفحہ 46-47)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کے ناطے آپ ہمیشہ اپنے عہد بیعت کو یاد رکھیں جو آپ نے کیا ہے اور اس کو ہر دم پورا کرنے کی کوشش کریں۔ احمدی مسلمان ہونے کے ناطے آپ سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے ہر کام اور عمل میں بہترین نمونہ پیش کریں گے اور ہر کسی کے ساتھ پیار ومحبت سے پیش آئیں گے۔ آپ کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنی اندرونی حالت کا جائزہ لیتے رہیں اور ہمیشہ اچھائی، ایمانداری اور سب سے بڑھ کر تقویٰ کی اعلیٰ مثال قائم کرنے والے ہوں کیونکہ اس جماعت کو خود خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے اور اس کا واحد مقصد احیائے اسلام اور حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔

آپ کو ہنڈورس میں اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ نیز اپنے ملک کا مثالی شہری بننے کی کوشش کریں اور اپنے ملک سے محبت کا اظہار کریں کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے کہ حب الوطن من الایمان

میں آپ کو یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ ہمیشہ خلافت احمدیہ کے بابرکت نظام کے ساتھ منسلک رہیں اور وفا کا تعلق رکھیں کیونکہ احیائے اسلام کا فعل اور دنیا میں امن صرف نظام خلافت کے ساتھ وابستہ رہ کر ہی قائم ہوسکتا ہے۔ اسی لئے ہمیشہ اس بابرکت مقام کا پاس رکھیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ آپ اور آپ کی آئندہ نسل ہمیشہ خلافت کی ہدایت کے سائے تلے رہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ سالانہ بہت کامیاب فرمائے، آپ کو تقویٰ میں بہت بڑھائے، آپ روحانیت میں ترقی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں نیکی و بہترین اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام انسانیت کی خدمت کی توفیق دے۔ اللہ آپ سب پر بہت فضل فرمائے۔ آمین

والسلام ۔خاکسار

(مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

پہلی تقریر

اس اجلاس کی پہلی تقریر صدر مجلس مکرم مولانا عامر نفیس صاحب امیر ومبلغ انچارج جماعت احمدیہ گوئٹے مالا کی تھی ۔ آپ نے ہسپانوی زبان میں تقریر کی۔ جس میں آپ نے جلسہ سالانہ اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر

جلسہ کی دوسری تقریر جماعت ہانڈورس کے ایک مقامی دوست Dr. Rolando Antunez Murillo صاحب نے ہسپانوی زبان میں کی ۔آپ کی تقریر کا موضوع تھا’’اسلام کے بنیادی عقائد‘‘۔ آپ نے اسلام کے مبادیات پر روشنی ڈالی۔

ایک معلوماتی ویڈیو

ان کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک معلومات افزا ہسپانوی زبان میں ویڈیو دکھائی گئی۔

جماعت احمدیہ کا انتظامی ڈھانچہ

اس ویڈیو کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا بیرون کینیڈا مشن ہاؤسز نے جماعت احمدیہ کے انتظامی ڈھانچہ اور نظم ونسق کے بارہ میں گراں قدر معلومات فراہم کیں جو نومبائعین کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

وقفہ چائے

ان کی تقریر کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔ دوست احباب ایک دوسرے سے ملے جلے جو باہمی تعارف بڑھانے کا ذریعہ بنا۔

تیسرا اجلاس

آخری اور اختتامی اجلاس کی کارروائی ساڑھے تین بجے شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر وقائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔

اس اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔مکرم محمد صدیق صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے سورۃ الحشر کی 19 تا 25 کی آیات تلاوت کیں۔جن کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ مکرم فیض احمد عمر صاحب گوئٹے مالا نے پیش کیا۔

پہلی تقریر

اختتامی اجلاس کی پہلی تقریر Dr. Joe Edgardo صاحب جماعت احمدیہ ہنڈورس کی تھی۔آپ نے بتایا کہ وہ اسلام کی طرف کیسے مائل ہوئے اور انہوں نے احمدیت سے کیا حاصل کیا؟ اور اپنے اندر ایک نمایاں اور پاکیزہ تبدیلی اور تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

دوسری تقریر

مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد خاکسار ظاہر احمد مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ہنڈورس نے سپینش میں تقریر کی۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کے بارہ میں علمی تقریر کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی واحدانیت کا تصور تمام زمان ومکان میں کسی نہ کسی شکل میں رہا ہے اور اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا۔یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اس کی واحدانیت سے کسی کو بھی مفر نہیں۔

معزز مہمانوں کے خطابات

ان کی تقریر کے بعد معزز مہمانوں کی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔جلسہ پر تشریف لائے ہوئے کچھ معززین کو مختصر خطاب کی دعوت بھی دی گئی۔ان میں مندرجہ ذیل شامل تھے:

☆ ڈسٹرکٹ آف Olancho کی نیشنل پارٹی کے نمائندہ

☆ منسٹری آف انرجی کے ڈائریکٹر

☆ ایک مقامی خاتون جو میڈیکل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن آف ہنڈورس کی نمائندگی کر رہی تھیں۔

معزز مہمانوں نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ کے نظم وضبط اور خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

اختتامی وصدارتی خطاب

اس تاریخی جلسہ میں مرکزی نمائندہ کے طور پر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر وقائم مقام مشنری انچارج نے ''ذکر الٰہی، ذاتی اور معاشرتی امن وسکون کا ذریعہ ہے'' کے عنوان پر انگریزی میں تقریر کی۔

تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے سورۃ الرعد کی آیت 29 تلاوت کی۔اور آپ نے مختصر طور پر اس کے معانی اور اس میں مذکور جامع ہدایتوں کے ذکر کے بعد قرآن کریم میں بیان شدہ اس ازلی ابدی سچائی کو پیش کیا کہ'' اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ''(سورۃ الرعد 29:13) کہ جو ایمان والے ہیں ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان پکڑتے ہیں۔سنو! کہ دل اللہ کے ذکر سے ہی اطمینان پاتے ہیں۔پس اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر سکون و اطمینان کو پانا ممکن نہیں۔

آپ نے ان آیات کی روشنی میں ذکر الٰہی کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے سامعین کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا اور توجہ دلائی کہ انسان اگر ان قرآنی تعلیمات کے تحت اپنی زندگی کو ڈھالے اور ان اصولوں کو اپنائے جو ذکر الٰہی کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں تو ہی انسان کے اپنے لئے اور معاشرہ کے لئے امن کی راہیں استوار ہو سکتی ہیں۔اس سے ہٹ کر انسان کے بنائے ہوئے اصول،قوانین اور حربے نہ انسان کو ذاتی طور پر سکون دے سکتے ہیں نہ معاشرہ میں امن کے ضامن ہیں۔بلکہ دنیا کا چپہ چپہ گواہ ہے کہ انسان نے ہی اس کے امن وسکون کو برباد کیا ہے۔

آپ نے قرآنی آیت ''وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ ''(سورۃ الذّٰریات 57:51) کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ انسانی پیدائش کی غرض اگر یہ ہے کہ وہ ایک خریدے ہوئے غلام کی طرح اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی ہدایتوں پر عمل کرے اور اپنے ایک مالک باری تعالیٰ کی عبادت کرے تو ہی وہ کامیابی کے ساتھ اپنی پیدائش اور اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔یہ عبدیت اور عبودیت اُسے اعلیٰ کامیابیوں سے ہمکنار کرتی ہے۔

آپ نے بتایا کہ اس عبادت اور اللہ تعالیٰ کی ہدایتوں پر عمل کا اصل اور صحیح راستہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہے۔یہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے کہ''قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ''(سورۃ آل عمران 32:3) کہ اے رسول! تو کہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو،اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس کی محبت جیتنے کے لئے،اللہ تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے سب سے بہترین طریق یہ کہ انسان رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرے۔رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ذکر قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ آپؐ بھی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔پس امن و اطمینان انسان کا اپنی ذات کا ہو یا معاشرہ کا یا پوری دنیا کا وہ اسلام کی تعلیم کے ساتھ وابستہ ہے۔یہ تعلیم انسان کو اللہ تعالیٰ سے ملاتی ہے اور انسان کا اللہ تعالیٰ سے ملنا ہی امن وسلامتی کی ضمانت ہے۔آج انسان کو اور دنیا کو صرف اور صرف اسلام کی تعلیم کی ضرورت ہے جو اس کو ہر مشکل اور ہر مصیبت سے بچا سکتی ہے۔دنیا میں سے بے چینی اور ظلم وجبر کو ختم کرنے کی طاقت صرف اور صرف اسلام کی تعلیم اور رسول اللہ ﷺ کے نمونہ کی تعمیل میں ہے۔پس ہمیں اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہو کر اپنا ہر عمل،ہر قول اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس کی تعلیم کے مطابق اور اس کے ذکر کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے اسوہ کے تحت گزارنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس تقریر کا ساتھ ساتھ ہسپانوی زبان میں ترجمہ خاکسار پیش کرتے رہے۔

مجلس سوال وجواب

آپ نے اختتامی تقریر کے بعد حاضرین کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔

اختتامی دعا

جماعت احمدیہ ہنڈورس کا یہ پہلا تاریخی جلسہ سالانہ تقریباً 5 بجکر 50 منٹ پر مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا کی اجتماعی دعا کے ساتھ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔الحمدللہ۔

عشائیہ

دعا کے بعد ڈبوں میں عشائیہ تقسیم کر دیا گیا تا کہ جلسہ سالانہ کے شرکاء آسانی سے جہاں سہولت ہو تناول کر سکیں اور اپنے گھروں کے لئے بھی لے جا سکیں اور سفروں پر بخیر وخوبی روانہ ہو سکیں۔

Scouts Community Hall کی صفائی

جلسہ کے اختتام کے فوراً بعد اسٹیج، ہال کی تزئین وزیبائش، بینرز،کرسیوں اور دیگر اشیاء وغیرہ کمال پھرتی سے سمیٹنے اور سنبھالنے کے فرائض مکرم نعیم اقبال صاحب اور مکرم آفتاب مجید صاحب نے ادا کئے۔اور ہال کو صاف ستھرا کر کے انتظامیہ کے سپرد کر دیا۔

نماز مغرب وعشاء

ہال کی صفائی وغیرہ کے بعد مشن ہاؤس کے ساز وسامان کو سب لوگوں نے مل جل کر سمیٹا اور صفائی وغیرہ کی۔ اس کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے پڑھائیں۔

جن لوگوں نے کام کاج کی وجہ سے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا ان کے کھانے کا وافر انتظام مشن ہاؤس میں موجود تھا۔

جلسہ کا عمومی تاثر

جلسہ میں شامل متعدد مہمان خوشی ومحبت کے ملے جلے جذبات سے لبریز دکھائی دیئے، مقامی احباب کو جماعتی روایات اور تعلیمات کے بارہ میں جاننے اور باہمی روابط بڑھانے کا موقع ملا۔

جلسہ سالانہ پر نمائشوں کا اہتمام

جلسہ کے دوسرے دن کتب کی دو نمائشوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پہلی نمائش قرآن کریم کی علمی اور تحقیقی پیاس کو بجھانے کے لئے تھی اور دوسری نمائش ریویو آف ریلیجن کے سپینش ایڈیشن کے بارہ میں تھی۔ قرآن کریم کی نمائش میں مہمانوں کو قرآن کریم کے متعدد تراجم ملاحظہ کرنے کا موقع ملا۔ نمائش میں 15 سے زائد تراجم قران کریم نمائش کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے جلسہ کے مہمانوں کو ضرورت کے مطابق لٹریچر اور فلائرز مفت پیش کئے جارہے تھے۔

حاضری

جلسہ کی کل حاضری 64 ریکارڈ کی گئی۔ جس میں مقامی دوستوں کے علاوہ 4 ممالک ہانڈورس، کینیڈا، گوئٹے مالا اور بلیز کی نمائندگی ہوئی۔ کینیڈا سے 8 احباب، جن میں 4 واقفینِ عارضی، گوئٹے مالا کا ایک وفد جو 11 احباب پر مشتمل تھا اور جماعت احمدیہ بلیز کے 5 دوست شامل ہوئے۔ یاد رہے کہ علاقہ میں COVID-19 کورونا وائرس کے پھیلنے کی وجہ سے جلسہ کی حاضری پر اثر پڑا اور کچھ دوست بحالتِ مجبوری جلسہ میں شامل نہ ہو سکے۔

احمدیت کا شیریں ثمر۔ بیعت کا تحفہ

ہنڈورس جماعت کو اس تاریخ ساز موقع پر ایک خاتون کی بیعت کا تحفہ بھی نصیب ہوا، جو ہنڈورس کے Bay Islands of Honduras سے تشریف لائیں تھیں۔ جن کا نام Larissa Abelina Arriola Nixon ہے۔ آپ پہلے سے زیر تبلیغ تھیں اور پہلی بار جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت پائی اور شرح صدر حاصل ہونے کے بعد یہ بیعت 7۔مارچ 2020ء کے پہلے اجلاس کی کاروائی شروع ہونے سے پہلے عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نومبائعہ خاتون اسلام اور احمدیت پر پائے ثبات کرے اور ان کے ایمان اور یقین میں برکت ڈالے۔ آمین

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اس تاریخی جلسہ سالانہ کی بدولت اہل ہانڈورس میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرے۔ نیک اور سعادت مند روحیں اسلام اور احمدیت کے چشمہ سے سرشار ہو جائیں۔ اور خلافت احمدیہ کی جملہ برکات سے وافر حصہ پانے والے ہوں۔ آمین۔











Ritza Martinez Pere



Dr. Jose Edgardo Quiroz



محمد صدیق



ہادی علی چوہدری، ظاہر احمد



Vera Matute



Dr. June Lizeth Cruz



Dr. Rolando Antunez Murillo



Persy Daniel Murillo





عامر نفیس امیر و مشنری انچارج گوئٹے مالا تقریر کرتے ہوئے



جماعت احمدیہ ہنڈورس کا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ 2020ء کے شرکاء کا ایک منظر



ہادی علی چوہدری نمائندہ مرکز نائب امیر وقائم مقام مشنری انچارج کینیڈا جلسہ سے اختتامی خطاب کرتے ہوئے



طلال کاہلوں مربی گوئٹے مالا جمعہ کی دوسری اذان دیتے ہوئے



آفتاب مجید، ہادی علی چوہدری، داؤد اسماعیل



ہادی علی چوہدری اختتامی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے۔ ظاہر احمد مربی ہانڈورس بطور ہسپانوی زبان کے ترجمان



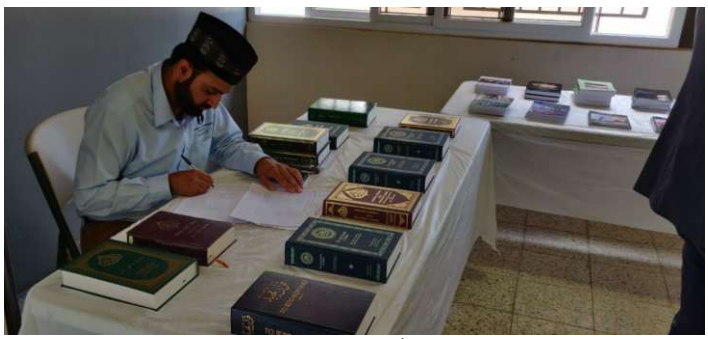
سید تنویر احمد شاہ تقریر کرتے ہوئے



جماعت احمدیہ ہانڈورس کے مشن ہاؤس میں جمعہ کی نماز کا ایک منظر



7 مارچ۔ پہلا اجلاس سٹیج پر ہادی علی چوہدری، نفیس عامر، مبشر احمد



جلسہ سالانہ کی قرآن نمائش کی فائز احمد عمر جسٹریشن کرتے ہوئے



عامر نفیس امیر ومشنری انچارج گوئٹے مالا اور ظفر اقبال جاوید مشنری انچارج ہانڈورس



افسران جلسہ سالانہ اور بعض دوسرے

داؤد اسماعیل، نعیم اقبال، سید تنویر احمد، محمد صدیق، محمد صالح، ظاہر احمد، مبشر احمد، آفتاب مجید، طلال کاہلوں



جماعت احمدیہ وان کا نیا نماز سینٹر Klienburg

مکرم محمد زبیر منگلا صاحب، لوکل امیر جماعت احمدیہ وان

پسِ منظر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وان جماعت سات حلقوں پر مشتمل ہے اور اس کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ چونکہ ہمارے اکثر حلقہ جات مسجد بیت الاسلام کے قریب واقع ہیں، اس لئے پاکستان اور دیگر ممالک سے نئے آنے والے احباب پیس ویلج او روان جماعت میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں۔

تقریباً چھ سال قبل جب ہماری جماعت وان (امارت) کا قیام عمل میں آیا تو اسی دن سے ہم اس کوشش میں تھے کہ جماعت میں خدا کا گھر قائم کیا جائے خواہ وہ نئی مسجد کی صورت میں ہو یا پہلے سے تعمیر شدہ چرچ وغیرہ خریدا جائے۔ کوشش کے باوجود کوئی مناسب جگہ نہ مل سکی۔ جولائی 2019ء میں حلقہ وڈبرج نارتھ کو تقسیم کیا گیا اور ایک نیا حلقہ Kleinberg علیحدہ بنا دیا گیا۔ اِس حلقہ کی پہلی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں نئی عاملہ سے پُر زور درخواست کی گئی کہ وہ اپنے علاقہ میں ایسی کوئی جگہ تلاش کریں جو نہ صرف ایک نماز سنٹر کا کام دے بلکہ اس کے علاوہ وان امارت کے دفاتر کی ضروریات بھی پورا کر سکے۔ Kleinberg کا علاقہ نئی تعمیرات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں بڑے بڑے گھر تعمیر ہو رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بہت سے افراد اس علاقہ میں اپنے لئے رہائشی مکان کی تلاش میں ہیں۔

تجویز پر غور اور عملدرآمد کے لئے نئی عاملہ نے ایک مسجد کمیٹی تشکیل کی اور جگہ کی تلاش کے لئے بھرپور کوششیں شروع کر دیں اس دوران قریباً 12 مختلف مقامات زیرِ غور آئے اور اُن میں ایک گھر جو 5240-Kirby Rd Kleinberg پر واقع ہے کو مشترکہ طور پر مناسب سمجھا گیا۔

پراپرٹی کی تفصیل

یہ پراپرٹی مسجد بیت الاسلام سے صرف 8 منٹ کی مسافت پر واقع ہے۔ یہ ایک بنگلہ نما گھر ہے اور تقریباً 3,000 مربع فٹ جگہ پر تعمیر شدہ ہے۔ بالکل نیا تعمیر شدہ ہے اور تعمیر کے اعتبار سے انتہائی خوبصورت ہے۔ چار خوبصورت بیڈ رومز اور وسیع باورچی خانہ اور ڈرائنگ روم ہے۔ پراپرٹی کے عقب میں تقریباً ایک ایکڑ ہموار زمین پر سبزہ اپنی بہار دکھا رہا ہے جو اس کا حصہ ہے۔ اس میں تین عدد گیراج ہیں۔ باہر بیس کاریں پارک ہو سکتی ہیں سٹریٹ پارکنگ اس کے علاوہ ہے۔

بیسمنٹ (Basement) بڑی وسیع ہے اور اس کا رخ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین خانہ کعبہ کی طرف ہے۔ اس بیسمنٹ میں بیک وقت 150-175 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ خواتین اور مردوں کے داخلہ کے لئے علیحدہ علیحدہ دروازے ہیں۔

پراپرٹی کا معائنہ

اکتوبر 2019ء کے اواخر میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے نیشنل سیکرٹری جائیداد، National Capital Project کے ایک ممبر اور چند دیگر ممبران عاملہ کے ہمراہ پراپرٹی کا معائنہ کیا، مکرم امیر صاحب نے موقع پر ہی مختصر میٹنگ کی جس میں پراپرٹی کے مخالف وموافق پہلوؤں پر بحث کے بعد ممبران نے اس پراپرٹی کو ہی مناسب خیال کیا۔ مکرم امیر صاحب نے مالکان سے مزید گفت وشنید کی ہدایت دی۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں اجازت کے لئے ایک خط بھی تحریر فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور پراپرٹی کا سودا

نومبر 2019ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے پراپرٹی خریدنے کی اجازت موصول ہوئی۔ مالکان سے طویل بحث کے بعد پراپرٹی کا سودا 1.7 ملین ڈالرز میں طے پا گیا۔ الحمدللہ

احباب جماعت کو اس پراپرٹی کے بارہ میں مطلع کیا گیا اور مختلف مقامی اجلاسوں میں پراپرٹی کی تفصیلات بتائی گئیں۔ اس سلسلہ میں تمام صدران حلقہ جات اور وان امارت کی عاملہ کے ممبران کو بھی پراپرٹی کی تفاصیل سے آگاہ کیا گیا۔ پراپرٹی کا سودا طے کرنے (Closing) کی تاریخ 7 فروری 2020ء مقرر ہوئی۔

مالی وسائل کا انتظام اور دُعائیں

چونکہ 1.7 ملین ڈالر فوری طور پر اگلے دو ماہ میں مہیا کرنے تھے، یہ ٹارگٹ انتہائی مشکل نظر آ رہا تھا۔ اتنی بڑی رقم کا انتظام اتنے تھوڑے وقت میں اور ایک چھوٹی سی جماعت سے خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت کے بغیر ناممکن نظر آتا تھا۔ چونکہ یہ سنٹر Kleinberg کے حلقہ میں واقع ہے۔ اس لئے اس حلقہ کے ممبران سے گزارش کی گئی کہ وہ اس مالی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور باقی حلقوں کی نسبت زیادہ قربانی کریں۔

چنانچہ اس حلقہ کی عاملہ نے 5 لاکھ ڈالرز کے وعدہ جات کر لئے اور نیز اپنے حلقہ سے مزید تین لاکھ ڈالرز وصول کرنے کی حامی بھر لی۔ اس اعتبار سے باقی 6 حلقوں سے ایک ملین ڈالرز اکٹھا کرنا تھے۔ بفضلِ تعالیٰ تمام صدران اور وان امارت عاملہ نے اپنے وعدہ جات لکھوانا شروع کئے مگر وصولی کا کام ابتدا میں قدرے سست تھا۔

ادائیگی کی تاریخ سے دو ہفتے پہلے تک ہم صرف 6 لاکھ ڈالر اکٹھا کر سکے اس پریشانی کے عالم میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں وقفے وقفے سے خطوط بذریعہ فیکس روانہ کئے گئے اور خصوصی دعاؤں کی درخواست کی گئی۔

بیش بہا قربانیوں کے ایمان افروز نظارے

اس دوران احباب جماعت، عہدیداران، لوکل مربیان اور ممبران عاملہ کو اخلاص اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار کے نظارے بخوبی دیکھنے کو ملے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ہمیں ایسی ایسی جگہوں سے رقوم موصول ہوئیں جہاں سے ہمیں وہم وگمان تک نہ تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی پیاری اور مخلص جماعت قائم فرما دی ہے جو اپنے خلیفہ کی اقتدا میں سمعنا واطعنا کے جذبہ سے سرشار ہے اور عظیم الشان قربانیوں کا رنگ







رکھتی ہے۔

Kleinberg نے 8,50,000 ڈالرز اور وڈبرج نارتھ نے قریباً 300,000 ڈالرز کی قربانی پیش کی۔اس کے علاوہ دوسرے حلقوں نے بڑھ چڑھ کر اس نیک کام میں اپنا حصہ ڈالا۔

7 فروری 2020ء کی Dead Line سے ایک دن پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے اپنا ٹارگٹ حاصل کرلیا اور یہ پراپرٹی بخیر وخوبی جماعت احمدیہ کینیڈا کے نام منتقل ہوگئی۔الحمدللہ ثم الحمدللہ

موجودہ صورت حال

خدا تعالیٰ کے فضل سے پراپرٹی کے حصول کے اگلے روز سے ہی اس مرکز میں تین نمازوں کا اجرا ہو چکا ہے۔ظہر اور عصر کی نمازیں بھی بہت جلد شروع ہو جائیں گی۔ابھی نئے فرنیچر اور کارپٹ وغیرہ کا انتظام بڑے زور وشور سے جاری ہے۔

ان شاء اللہ العزیز مربی سلسلہ مکرم نوفل بن زاہد صاحب اس میں بہت جلد منتقل ہو کر رہائش پذیر ہوں گے اور نمازوں اور درسوں کا سلسلہ شروع کریں گے۔ وان جماعت کے تمام حلقہ جات کی عاملہ میٹنگ اور صدران کی میٹنگ اب اسی سنٹر میں منعقد ہوا کریں گی۔

دعا ہے کہ خداوند کریم محض اپنے فضل سے اس سنٹر کے مقصد کے حصول کو جماعت کے لئے ممکن فرمائے۔قربانی کرنے والے احباب کے اموال ونفوس کو بے شمار فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور ان کی قربانیوں کو اپنی جناب میں منظور فرمائے۔آمین

آخر میں وان جماعت کے حلقہ جات کے تمام احباب اور صدران کے لئے خصوصاً دعا کی درخواست ہے چند احباب کے نام درج ذیل ہیں، جنہوں نے غیر معمولی محنت اور کوشش اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت سے اس مرکز کے حصول کو کامیابی اور کامرانی سے منزل مقصود تک پہنچایا۔

مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب۔کلائن برگ

مکرم اکبر محمود صاحب۔میپل

مکرم محمد افضل بجہ صاحب ۔وان نارتھ

مکرم اعجاز احمد خاں صاحب۔وان ساؤتھ

مکرم محمد اقبال صاحب۔وان ایسٹ

مکرم کامران اشرف صاحب۔وڈبرج نارتھ

مکرم اعجاز احمد خاں صاحب۔وڈبرج ساؤتھ










بقیہ از کورونا وائرس کی بیماری۔ مستند معلومات اور مفید احتیاطی تدابیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اس وباء نے اور کتنا پھیلنا ہے اور کس حد تک جانا ہے، اللہ تعالیٰ کی کیا تقدیر ہے۔ لیکن اگر یہ بیماری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے ظاہر ہو رہی ہے اور اِس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد مختلف قسم کی وبائیں، امراض، زلزلے، طوفان بہت زیادہ بڑھ گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے بداثرات سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہر احمدی کو ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ 6 مارچ 2020ء)

ٹل جائے گی تقدیر سے آفاتِ کرونا
بدلیں گے دعاؤں سے ہی حالاتِ کرونا

بے چین ، فکرمند ، پریشان ہو گر تم
سجدوں میں بیاں سارے یہ حالات کرو نا

رحمت سے خداوند کی مایوس نہ ہونا
وا اُس کا ہے در آؤ مناجات کرو نا

(انیس احمد ندیم)

بقیہ از: سائنس کی اساس قرآن کریم ہے

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو صریحاً نظر انداز کر دیا اور ہر کوئی اپنے تئیں بہترین بن بیٹھا ہے۔ اور ملت واحدہ کو چور چور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''یعنی مشرک لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو پراگندہ کر دیا اور دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ہر گروہ اس خیال سے خوش ہے کہ جو ٹکڑا ہم نے لیا ہے وہی بہتر ہے۔'' (سورۃ الروم 33:30)

اب بھی وقت ہے کہ تمام دینی مدارس، درس گاہیں اور جامعات میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سائنسی علوم بھی پڑھائے جائیں تا کہ وہاں سے فارغ التحصیل طلباء دورِ جدید کے علوم سے واقف ہوں اور دنیا کی رہنمائی کر سکیں۔ ورنہ ان دینی مدارس اور جامعات پر خرچ ہونے والے اربوں کھربوں ڈالر اسی طرح مسلمانوں کو تفرقہ میں ڈال کر کبھی عراق میں، کبھی شام میں، کبھی لیبیا میں اور کبھی مصر میں ذلیل و خوار کرتے رہیں گے۔ خدارا ہوش کے ناخن لیں اور سنبھل جائیں۔ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہود و نصاریٰ کے ساتھ میثاق مدینہ کر سکتے ہیں تا کہ دشمن سے یکسوئی کے ساتھ نبٹا جا سکے تو ایک خدا، ایک رسول، ایک الہامی کتاب قرآن کریم اور ایک کعبہ کو ماننے والے کیوں ایک نہیں ہو سکتے۔ ہم اُس قدر مشترک پر کیوں ایک اکائی نہیں ہو سکتے!

ہر کسی کو اپنے اعمال کے لئے جواب دہ ہونے دیں اور یہ تکفیر بازی بند کر کے مشترکہ دشمن کے خلاف متحد ہو جائیں اس میں دین کی فتح ہے اور سربلندی ہے۔ ورنہ مسلمانوں کا یہی حال رہے گا جو اس وقت ہے۔ امت مسلمہ دنیا کی ایک بڑی طاقت ہے مگر باہمی اختلافات، انتشار اور خلفشار کی وجہ سے ذلت و رسوائی، ناکامی اور نامرادی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے سامان پیدا کر دے تا دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے۔ آمین

بقیہ از کورونا وائرس اور والدہ کی خدمت کے ایمان افروز نظارے

بہرحال ایسی بے بسی کی کیفیت رہی جس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ چند دن تو بے حد پریشانی میں گزرے، باسٹن میں اُن کی بیگم اور بچے الگ فکرمند تھے، حالات کی وجہ سے نہ وہ آ سکتے نہ یہ وہاں جا سکتے۔ ہسپتال جانے کے تو خیال سے ہی ڈر لگتا تھا۔ چنانچہ ایک دن اُن کی بیٹی نے دعا کے لئے کہا اور بتایا کہ اگلے 24 گھنٹے بہت اہم ہیں۔ تو خاکسار نے فوراً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے خط لکھا اور بطور خاص اس بات کا ذکر کیا کہ بھائی کو ہسپتال میں داخل نہ ہونا پڑے۔ چنانچہ گھر میں ہی علاج کیا جاتا رہا اور اب وہی بھائی جن کا خیال رکھنے کے لئے یہ آئے تھے، شفایابی کے بعد ان کا خیال رکھ رہے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی اپنی جاب اور دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ ہمیشہ کی طرح بڑی ہمت کے ساتھ خدمت میں مصروف رہیں گویا ہر ایک ایثار و قربانی کے جذبہ کے ساتھ اپنی پرواہ کئے بغیر دوسرے کی خدمت میں کوشاں دکھائی دیتا رہا۔ چھوٹے بھائی کی طبیعت مزید بگڑتی گئی اور بات کرنا بھی مشکل ہو گئی، ایسی نازک صورت حال تھی کہ ان دنوں فون کی گھنٹی بجتی یا واٹس ایپ پر امریکہ سے کسی فیملی ممبر کا میسج آتا تو یکدم دل دھڑک سا جاتا کہ یا اللہ خیر ہو، بس ایک ہی اور ایک ہی سہارا دعا کا تھا، بار بار پیارے آقا کی خدمتِ اقدس میں دعا کے لئے لکھتے رہے، صدقہ و خیرات کا سلسلہ بھی جاری رہا، اور ساتھ ممکنہ علاج بھی ہوتا رہا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت اور سب کی دعاؤں کو سنتے اور قبول کرتے ہوئے انہیں بھی اس وائرس کے شدید حملہ سے معجزانہ رنگ میں شفا دی۔ الحمدللہ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے نہ صرف والدہ کو پیرانہ سالی میں اس خطرناک وائرس کے شدید حملہ کے باوجود زندگی عطا کی بلکہ اُن کی خدمت کے بدلہ میں تین بیٹوں کے علاوہ بقیہ گھر کے افراد پر بھی اپنا خاص فضل اور رحم فرمایا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

حقیقت میں ہم احمدی کتنے خوش قسمت ہیں کہ خدا کا پیارا خلیفہ دن رات درد اور تڑپ کے ساتھ ہمارے لئے دعائیں کرتا ہے اور ہم اس کی برکات کا فیض پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شکرگزار بندے بنائے۔ خلافت سے وابستہ رکھے اور والدین کی کما حقہ خدمت کی توفیق ملتی رہے۔ اللہ تعالیٰ والدہ کو صحت و تندرستی والی زندگی دے، انجام بخیر کرے اور سب خدمت کرنے والوں کو اجرِ عظیم عطا کرے۔ اس سارے عرصہ میں دنیا بھر سے لوگ حال پوچھتے اور دعائیں کرتے رہے، ان سب کا شکریہ، اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''یہ مت سمجھو کہ جس کو ہم و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے۔ نہیں خدا اس کو پیار کرتا ہے جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔ ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔''

(ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 200-201 ایڈیشن 1984)

دعائے مغفرت

☆ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ

23 رمئی 2020ء کو محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعظیم صاحب مرحوم حلقہ ٹرانٹو سینٹرل 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 27 رمئی گیارہ بجے نیشنل قبرستان میں مکرم آصف خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ ٹرانٹو سینٹرل نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہ تدفین ہوئی۔

مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار تھیں۔ آپ کا خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم طاہر احمد ندیم صاحب امریکہ، مکرم طارق احمد ندیم صاحب وان، مکرم مصور احمد صاحب، سینٹرل ٹرانٹو اور دو بیٹیاں محترمہ امۃ المتین صاحبہ، محترمہ صبیحہ خانم صاحبہ سینٹرل ٹرانٹو یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

27 رمئی 2020ء کو محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم پیس ویلج جماعت 95 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 27 رمئی کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں سوا تین بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 28 رمئی کو نیشنل قبرستان میں دو بجے تدفین ہوئی اور مرحومہ کے بڑے صاحبزادے مکرم جاوید صادق صاحب، شعبہ امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نیک، صالح، صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، خلیق، ملنسار، دعا گو، مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ خلافت کے ساتھ صدق ووفا کا تعلق تھا۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم جاوید صادق صاحب پیس ویلج، مکرم سلیم صادق صاحب ٹرانٹو ویسٹ اور ایک صاحبزادی محترمہ نوید صادق صاحبہ پیس ویلج یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم جاوید صادق صاحب، ان کی اہلیہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ اور ان کے بچوں کو ایک لمبا عرصہ مرحومہ کی غیر معمولی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

☆ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ

یکم جون 2020ء کو محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیمان صاحب مرحوم بریمپٹن ویسٹ جماعت 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 2 رجون کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں سوا ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 3 رجون کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن نے دعا کرائی۔

مرحومہ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، ملنسار اور فدائی خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم ارشد علی صاحب پاکستان، مکرم محمد اشرف صاحب آسٹریلیا، مکرم وارث علی صاحب بریمپٹن ویسٹ اور تین بیٹیاں محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، محترمہ زرینہ بی بی صاحبہ آسٹریلیا، ثمینہ ناز صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب

9 جون 2020ء کو مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب حلقہ سکاربرو نارتھ 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 10 رجون کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں سوا ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 11 رجون کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں گیارہ بجے صبح تدفین ہوئی اور مربی سلسلہ مکرم انصر رضا صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد اور دعا گو تھے۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

سمن آباد لاہور میں بیس سال سے زائد بطور آڈیٹر جماعت کی خدمات کی توفیق پائی۔ مرحوم کا تعلق شعبہ بنکاری سے تھا۔ آپ اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک آف پاکستان سے سبکدوش ہوئے۔ معاملہ فہم تھے، لوگوں کے مسئلے مسائل کو حل کرنے اور روزگار فراہم کرنے میں مدد کرتے۔ بذلہ سنج، علم دوست اور مطالعہ کے شوقین تھے۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ امۃ الباسط صاحبہ، سابق نگران قیادت لجنہ اماء اللہ بیت التوحید لاہور، حال مقیم سکاربرو نارتھ دو بیٹے مکرم عبداللطیف صاحب زعیم انصاراللہ Kaiserslautern جرمنی، مکرم عبدالعلیم صاحب ٹرانٹو، سیکرٹری اشاعت ٹرانٹو ریجن، سابق ایڈیٹر و کمپوزر جریدہ نحن انصاراللہ کینیڈا، ایک بیٹی محترمہ تسنیم کوثر صاحبہ، سکاربرو نارتھ اور ایک ہمشیرہ محترمہ رشیدہ خالق صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالخالق صاحب سابق صدر Minnesota امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب

10 جون 2020ء کو مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب اوک ول جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. 11 رجون کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں سوا ایک بجے مکرم صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 12 رجون کو بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں گیارہ بجے تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر و قائم مقام مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ مکرم چوہدری محمد اکرم خاں صاحب کے صاحبزادے اور حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے ماموں تھے اور مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مرحوم کے ہم زلف تھے۔

آپ تعلق حیدرآباد سندھ سے تھا۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں جماعت میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نہایت زیرک انسان تھے۔ خوش لباس اور خوش مزاج تھے۔ اپنے ملنے جلنے والوں کو بہت سے ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، شریف النفس، خلیق، ملنسار، مہمان نواز، ہمدرد و خیر خواہ اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم کی بیگم صاحبہ اور بچوں کو ان کی غیر معمولی خدمت بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ قدسیہ خلیل چوہدری صاحبہ، دو بیٹے مکرم مدثر چوہدری صاحب، مکرم یاسر خلیل چوہدری صاحب اور ایک صاحبزادی محترمہ ماریہ شاہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید شہزاد احمد شاہ صاحب ڈنمارک یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن مرحومین کے لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔